طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ (الحدیث)

علم کا سیکھنا ہر مسلمان (مرد و عورت) پر ضروری ہے۔

قرآن کریم اور احادیث وفقہ کی مستند کتابوں کی روشنی میں

آپ کے ظاہری و باطنی مسائل کا حل

کیا ہم صحیح طریقے سے نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج ادا کر رہے ہیں؟

ارکان اربعہ (نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج) اور اعتکاف و قربانی اور ہر قسم کے ضروری مسائل پر نیز اخلاقیات اور مسنون دعاؤں پر مشتمل مختصر مگر جامع اور نادر رسالہ جو ہر مسلمان مرد اور خاتون کے لئے ضروری بھی ہے اور مفید بھی۔

مؤلف

مولانا محمد الیاس ولد مولانا محمد زکریا صاحب ([illegible])

مکتبہ الیاس

نام کتاب ـــــــــــ آپ کے ظاہری و باطنی مسائل کا حل

نام مصنف ـــــــــــ مولانا محمد الیاس (ولد مولانا محمد زکریا صاحب دامت برکاتہم)

اشاعت اول ـــــــــــ اگست 2009ء

اشاعت ثانی ـــــــــــ اگست 2009ء

اشاعت ثالث ـــــــــــ اگست 2009ء

کراچی: مکتبہ السعید الفرقان پلازہ مرکز مدنی مسجد — اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن Phone : 34927159

مکتبہ عمر فاروق، شاہ فیصل کالونی — بیت العلم گلشن اقبال

Z-85 بہادر یار جنگ سوسائٹی، کراچی
0321-2069945

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ بندۂ ظلوم وجہول اپنے رب کریم کی رحمت واسعہ کا بلا استحقاق امیدوار۔

عرض گزار ہے کہ تمام تعریفیں اس رب عظیم کے لئے ہیں جس نے ہمیں انسان اور پھر مسلمان بنایا اور بے شمار درود وسلام ہوں اس محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے ہمیں دین کے ارکان نماز روزہ زکواۃ اور حج وغیرہ کے مسائل اور تفصیلی احکام بتلائے جن کو سیکھنے اور ان کے مطابق زندگی گزارنے پر عافیت دارین اور فلاح دارین کا وعدہ ہے الحمد للہ بندۂ ناچیز کو پوری طالب علمی کے زمانہ میں جن علوم سے خصوصی لگاؤ رہا ان میں سے ایک مسائل فقہیہ بھی ہیں اور پھر الحمد اللہ متوسطہ کے زمانے سے ہی طالبین کا مسائل دریافت کرنا اور پھر کتب کا مطالعہ اور حضرات مفتیان کرام سے مستقل ربط اور ان سے فیض کا استفادہ کا سلسلہ جاری رہا۔ وفی اموالھم حق للسائل والمحروم.

وَفِیْ الارض من کاس الکرام نصیب

اس مدت مدیدہ کے مختلف اوقات میں مختلف احباب نے بار بار اصرار کیا کہ ایک ایسا مجموعہ جو سہل تر اور مختصر ہو اور جامع ہو روزمرہ کے ضروری مسائل اور اخلاقیات کا اس کو افادہ عام کے لئے طبع کروا دیا جائے مگر اپنی بے بضاعتی کے پیش نظر ایک زمانے تک تو اس کا خیال ہی پیدا نہ ہوا پھر کچھ عرصے سے یہ کیفیت رہی کہ کئی بار اس خیال کی چنگاری چمکی اور بجھ گئی لیکن کل امر بوقتہ رھین ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے اس میں خلاق عظیم علام الغیوب لطیف وخبیر کی حکمت کون سمجھے پھر امت مسلمہ کی احکام اسلام اور دین معاشرت سے کوسوں دوری محرک بنی بالخصوص نماز کے متعلق آپ کو علم ہے کہ مسلمان مسنون نماز میں کتنی بڑی غلطیاں کرتے ہیں اور بعض غلطیاں اتنی خوفناک اور اصول شکن ہیں کہ ان سے نماز باطل ہو جانے کا ڈر ہے۔ اکیلے نماز پڑھتے وقت بھی نمازی لاعلمی کی وجہ سے نماز کا حلیہ بگاڑ

کر رکھ دیتے ہیں، اور دیکھ کر دل کڑھتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی اور پڑھ کر دکھائی ہوئی باضابطہ نماز (جس کا اتباع امت پر واجب ہے) کہاں اور مسلمانوں کی رسمی بے قاعدہ نماز کہاں۔ مسنون نماز کی سنت سے ثابت ہیئت اور مسلمانوں کی نماز کی صورت مروجہ میں بہت فرق ہے اور جب نماز باجماعت پڑھی جاتی ہے تو دیکھ کر دل جلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ارشادات اور مقررہ اصول کے مطابق نہ صفیں سیدھی کی جاتی ہیں، نہ مل جل کر کھڑے ہونے کا خیال ہے، نہ مونڈھے سے مونڈھا ملا کر صف بندی کرنے میں تعمیل رسول ﷺ کی جاتی ہے۔ کوئی تکبیر تحریمہ میں امام کی تکبیر کے اختتام سے پہلے ہی تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ لیتا ہے، کوئی امام کے سجدہ میں پہنچنے سے قبل ہی پیشانی زمین پر رکھ دیتا ہے اور کوئی امام کے کھڑا ہونے سے پہلے ہی قیام میں پہنچ جاتا ہے۔ علامہ اقبال مرحوم ٹھیک فرما گئے ہیں:

مسلمانوں میں خوں باقی نہیں ہے　　محبت کا جنوں باقی نہیں ہے
صفیں کج، دل پریشاں، سجدہ بے ذوق　　کہ جذبہ اندروں باقی نہیں ہے

مسلم از سرّ نبی بے گانہ شد

چونکہ نماز ارکان اسلام میں سے ایک بہت بلند پایہ رکن ہے اور عبادت الٰہی میں سے روزمرہ کی بڑی رفیع الشان عبادت ہے اور اس عبادت کو مسنون طور پر بجالانا واجب ہے، اور مسلمانوں کی اکثریت مسنون نماز اور اس کے متعلقہ مسائل سے ناواقف ہے۔ اس لئے میں نے ارادہ کیا کہ اللہ کے پیارے رسول سید البشر، اکرم الاولین والآخرین امام الانبیاء والمرسلین محمد ﷺ (ہماری جانیں آپ پر قربان) کی بتائی اور پڑھ کر دکھائی ہوئی نماز لکھوں، تاکہ میرے پیارے بھائی اور بہنیں اسے پڑھ کر نمازیں سنت کے مطابق ادا کریں اور نماز کے مسائل متعلقہ سے کماحقہ واقف ہوجائیں۔

اور یکایک قلب میں یہ خیال بھی آیا کہ شاید قادر مطلق اس خدمت کو صدقہ جاریہ اور الباقیات الصالحات کی فہرست میں داخل فرما کر ذخیرہ آخرت بناوے وما ذالک علی اللہ بعزیز پھر اچانک حدیث قدسی انا عند ظن عبدی بی ذہن میں آئی جس

نے اس امید کو یقین سے بدل دیا جس سے طباعت کا خیال مبدل بعزم ہو گیا۔

یارب واجعل رجائی غیر منعکس

لدیک واجعل حسابی منخرم

پس توکلا علی اللہ وثقۃ بہ اپنی ان تھک کوششیں ان مسائل کی ترتیب کے لئے اور تمام باتوں کا حتی المقدور ماخذ کے ساتھ لکھنے میں صرف کردیں۔

فمنی الحمدُ والا نابۃُ ومنہُ الاصابۃُ والاثابۃ اللّٰھم تقبلہ بحق نبی الرحمۃ

منگر اندر ما کمی در ما نظر

انداز اکرام وسخائے خودنگر

محمد الیاس عفا اللہ عنہ

۲۰ رمضان ۱۴۲۹، ۲۰۰۸ء

تقریظ

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف ھالیجوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

استاذ حدیث ومفتی جامعۃ العلوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون صدق اللہ العظیم

ترجمہ بیشک ہم ہی نے ذکر کو وقفہ وقفہ سے (۲۳ برس میں) نازل کیا ہے اور ہم ہی اسکی حفاظت کرتے رہیں گے یعنی قرآن پاک کا نازل کرنا اور قیامت تک محفوظ رکھنا اسکا ذمہ اللہ تعالیٰ نے ہی لیا ہے جس طرح انسان کے جسم کے ضروریات ہوا پانی زمین سورج (توانائی کا مرکز) ان کی قیامت تک حفاظت اللہ تعالیٰ نے لی ہے جبکہ یہ چیزیں صرف جسمانی ضروریات ہیں اسی طرح روحانی ضروریات یعنی وحی الٰہی کا نزول اور اسکی حفاظت بھی ہوگی چنانچہ وحی الٰہی کے الفاظ آج تک محفوظ ہیں زیر زبر شد جزم کسی میں بھی صدیوں تک فرق نہیں آیا ہے اسی طرح حروف کی ادائیگی (تجوید) آج تک محفوظ ہے اسی طرح اسکے معانی (یعنی حدیث اور فقہ علم الاخلاق وغیرہ) آج تک محفوظ ہیں انکی حفاظت کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے انتخاب ہوتا ہے کسی کو بھی ان علوم کے حاصل کرنے اور پھیلانے کیلئے متعین کرتے ہیں چاہے کسی غیر مسلم کو ایمان کی توفیق دے کر احمد علی لاہوریؒ کی شکل میں مفسر اور مربی بنائے اگر نہ چاہے تو بڑے عالم اور پیر کی اولاد کو محروم کردے اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے اندر مختلف رجحانات رکھے ہیں کوئی چرواہا کوئی دوکاندار کوئی عالم اور مربی بنتے ہیں اسی سلسلہ کی کڑی میں عزیزی مولانا محمد الیاس بن مولانا ذکریا صاحب کو بھی اللہ تعالیٰ

نے اسی کام کیلئے منتخب کیا ہے چنانچہ صاحب موصوف کو دوران تعلیم ہی اسی طرف رجحان تھا
یہ اللہ کی دین اور انتخاب ہے اور اب تازہ صاحب موصوف نے ایک کتاب لکھی ہے جس
میں فقہ اور اخلاقیات کے متعلق تفصیلی معلومات جمع کی ہیں میں نے اول سے آخر تک اس پر
نظر ڈالی ہے ماشاء اللہ توقع سے بڑھ کر اسکو پایا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مصنف کو مزید
توفیق اور استقامت عطا فرمائے اور ہم سب کو اس سے فائدہ حاصل کرنے کی توفیق عطا
فرمائے میں تصدیق کرتا ہوں کہ جو لکھا گیا ہے وہ صحیح ہے

عبدالرؤف ھالیجوی

۱۰ رجب ۱۴۳۰ھ

Dr. Manzoor Ahmed Maingal
Principal Jamia Siddiquia
P.H.D. Jamshoro University Sindh
0322 - 2870363 , 0333 - 7974023

حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل
رئیس جامعہ صدیقیہ
پی ایچ ڈی سندھ یونیورسٹی جامشورو

تقریظ

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاضل موصوف (مولوی الیاس زکریا) نے زیر نظر رسالہ میں عبادات کے مسائل و فضائل اختصار و جامعیت سے مصادر کی طرف مراجعت کر کے جمع کیے ہیں، عنفوان شباب ہی میں ایسی محنت قابل قدر ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ فاضل موصوف کی اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور اسے امت مسلمہ کیلئے نافع اور موصوف کیلئے ذخیرہ آخرت بنائے۔

آمین

مولوی محمد زکریا

حوالہ نمبر ________
تاریخ ________

تقریظ

والدِ محترم استاذ العلماء حضرت مولانا محمد زکریا صاحب دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم امابعد

چونکہ اللہ پاک نے انسانوں کو دونوں جہانوں میں کامیاب کرنے کیلئے اپنا پیارا اور قیمتی دین عطا فرمایا ہے جسکا خلاصہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ادا کرنا ہے۔ اسی کے بقدر انسان خدا کا محبوب اور مقرب بن کر دونوں جہانوں میں خوش حال اور سرخ رو اور سرفراز ہوتا ہے اور ان دونوں کے حقوق کی ادائیگی ان کے علم پر موقوف ہے اس واسطے عزیزم نے ان دونوں مضامین کو مختصر آسان وسہل الفاظ میں معتمد کتب سے نقل کرکے ہمارے اکابرین ومشائخ کی خدمت کو عام کرنے کی سعی کی ہے۔ تاکہ اُن مقبول اور مقرب بزرگوں کی تعلیم بذریعہ تالیف عام ہونے کے ساتھ ساتھ ان کی جوتیوں میں آخرت میں جگہ مل جائے عزیزم نورچشم مولوی محمد الیاس سلمہٗ کی اس کاوش کو اللہ پاک مثمر ثمرات اور مشرف بقبول فرمائے

از
مولوی محمد زکریا

تقریظ

حضرت مولانا مفتی عبدالباری صاحب دامت برکاتہم رفیق دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ و صحبہ ومن تبعھم باحسان الیٰ یوم الدین

عبادات کی اہمیت ہر مسلمان پر روز روشن کی طرح واضح ہے، قرآن وحدیث میں عبادات کو جس قدر اہتمام کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، اس قدر اہتمام شاید کسی اور چیز کے بارے میں وارد نہ ہو، پھر ساری عبادتوں کو اس لئے لازم قرار دیا گیا کہ بندہ اپنے خالق کی ہر اعتبار سے بندگی کرے، دن ہو یا رات، سفر ہو یا حضر، جانی ہو یا مالی غرضیکہ ہر اعتبار سے اپنے رب کے احکامات کی بجا آوری کی کوشش کرے، نیز جتنی بھی عبادتیں ہیں سب میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور محبت کو ملحوظ رکھا گیا ہے، بعض عبادتوں میں شانِ ملوکیت غالب ہے اور بعض میں شانِ محبت کا زیادہ ظہور ہے، نماز اور زکوۃ میں تو شانِ ملوکیت کا زیادہ ظہور ہے اور حج اور روزہ میں شانِ محبت کا۔

اسی بناء پر حضرات علماء کرام نے حسب ضرورت وقتاً فوقتاً عبادات کے فضائل و مسائل کو جمع کر کے کتابیں مرتب کی ہیں، بعض حضرات نے صرف مسائل کو جمع کیا ہے، بعض نے صرف فضائل کو اور بعض حضرات نے عبادات میں سے صرف نماز کے، بعض نے زکوۃ کے بعض روزے کے اور بعض نے حج کے مسائل کو جمع کیا، غرضیکہ حضرات اکابر نے ہر اعتبار سے عبادات کی خوب خوب خدمت کی ہے زیر نظر مجموعہ بھی اسی سلسلۃ الذھب کی ایک کڑی ہے، جس میں برادر محترم مولانا محمد الیاس زکریا صاحب نے طالب علمی کے دوران فارغ اوقات میں ارکان اربعہ میں سے نماز، روزہ اور زکوۃ کے ضروری مسائل کو

امہات کتب سے مراجعت کے بعد بڑی عرق ریزی سے جمع کیا ہے، مسائل کے ساتھ ساتھ فضائل کو بھی دلنشین انداز میں بیان کیا ہے، یقیناً یہ رسالہ اسی قابل ہے کہ اس کو سفر و حضر میں اپنے پاس رکھ کر اس سے خوب استفادہ کیا جائے، امید ہے کہ تمام مسلمان اس سے استفادہ کریں گے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فاضل مرتب کی شبانہ روزی محنتوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، انہیں بیش از بیش علم دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور اس مجموعے کو ان کیلئے، ان کے والدین اور ہم سب کیلئے آخرت کا ذخیرہ بنائے۔

این دعاء از من و از جملہ جہاں آمین باد

عبدالباری غفرلہ

رفیق دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی

۴،۸،۱۴۳۰ھ

تقریظ

حضرت مولانا عبدالستار صاحب دامت برکاتہم
امام وخطیب بیت السلام مسجد، ڈیفنس کراچی۔

الحمد لله رب العالمین والصلاۃ والسلام علی نبیه الکریم و علی آله و اصحابه و من تبعهم باحسان إلی یوم الدین۔ اما بعد

دین اسلام کے پانچ بنیادی شعبے عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاق، میں عقائد کے بعد عبادات بلاشبہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ علمائے کرام نے اس شعبے میں جتنی تصانیف لکھی ہیں وہ اس کی اہمیت کے لیے کافی ہیں۔ عبادات کے ایک ایک حصہ کو لے کر علمائے کرام نے کئی کئی جلدوں پر مشتمل کتب تصنیف کی ہیں۔

پیش نظر تصنیف بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، جس سے فاضل نوجوان، (اللہ تعالی ان کے علم اور عمل میں برکتیں عطا فرمائے)، کی اولوالعزمی اور عرق ریزی صاف جھلکتی ہے۔ زیر نظر کتاب کے چیدہ چیدہ مقامات سے استفادے کا موقع ملا، ماشاء اللہ! مصنف نے "نماز، روزہ، زکاۃ اور حج" جیسے اہم اور بنیادی مسائل کو بڑے مدلل اور خوش اسلوبی کے ساتھ بیان کیا ہے۔

اللہ رب العزت کے حضور بدست دعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو اپنی بارگاہ عالی میں قبول فرمائیں، اس کو خالص اپنی رضا کا وسیلہ بنائیں اور اس کو مسلمانوں کی رہنمائی کا ذریعہ بنائیں۔ آمین

ابوعفراء
بیت السلام مسجد، ڈیفنس فیز ۴ کراچی
۱۱/۸/۱۴۳۰ھ

فہرست مضامین

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر

دعاؤں کا بیان

مختلف اوقات کی مختلف دعائیں

نماز کی تاکید کا بیان

اولاد کو نماز سکھاؤ:

وَعَنْ عَمْرِوبْنِ شعیب عن ابیه عن جده قال: قال رسول الله ﷺ: مروا اولادکم بالصلاة وهم ابناء سبع سنین واضربوهم علیها وهم ابناء عشر سنین وفرقوا بینهم فی المضاجع.

(رواہ ابوداؤد)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہوجائیں اور جب وہ دس سال کے ہوجائیں (اور نماز کی پابندی نہ کریں) تو ترک نماز پر انہیں مارو، اور ان کے خواب گاہ الگ کردو"۔

اس حدیث شریف میں رسول اللہ ﷺ بچوں کے والدین کو ارشاد فرمارہے ہیں کہ وہ اپنی اولاد کو سات برس کی عمر میں ہی نماز کی تعلیم دے کر نماز کا عادی بنانے کی کوشش کریں، اور اگر دس برس کے ہوکر نماز نہ پڑھیں تو والدین تادیبی کارروائی کریں، انہیں سزا دے کر نماز کا پابند بنائیں اور دس برس کی عمر کا زمانہ چونکہ بلوغ سے قریب ہے، اس لئے بہن بھائی وغیرہ کو اکٹھا نہ سونے دیں۔

ترکِ نماز سے کفر:

وعن جابر قال: قال رسول الله ﷺ: بین العبد وبین الکفر ترك الصلاة

جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بندۂ (مومن) اور کفر کے درمیان (فاصلہ) ترکِ نماز ہے"۔ (رواہ مسلم ص ۸۲)

اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان اور کفر کے درمیان نماز دیوار کی طرح حائل ہے، جب نماز ترک کی تو نماز جو کفر میں روک تھی، اٹھ گئی، اور مسلمان کفر سے بے حجاب ہو کر مل گیا، یا دوسرے لفظوں میں نماز کا ترک مسلمان کو کفر تک پہنچانے والا ہے۔

بے نمازی سے متعلق صحابہ اور ائمہ دین کا فتویٰ:

واضح ہو کہ تارک الصلوٰۃ اصحاب ظواہر کے نزدیک کافر ہے۔ چنانچہ عمرؓ، عبد اللہ بن مسعودؓ، عبد اللہؓ بن عباس و معاذ بن جبل و جابر بن عبد اللہ و ابو درداء و ابو ہریرہ و عبد الرحمٰن بن عوف اور غیر صحابہ میں امام بن حنبل و اسحاقؒ بن راہویہ و ایوب السختیانی و ابوداؤد الطیالسی و ابو بکر بن ابی شیبہ کے قول کے مطابق تارکِ صلوٰۃ کافر ہو جاتا ہے اور امام حماد و مکحول و امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک کافر تو نہیں ہوتا مگر (ان کا فتویٰ ہے کہ) قتل کیا جائے۔ اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک کفر اور قتل کا حکم نہیں، مگر (ان کے فتویٰ کی رو سے) قید شدید میں رکھنا چاہئے اور خوب سزا دینی چاہئے اور اس قدر ماریں کہ بدن سے خون بہنے لگے، یہاں تک کہ توبہ کرے یا اسی حالت میں مر جائے۔ (فتاویٰ اشرفیہ بحوالہ تفسیر مظہری، نیل المنتقی و درمختار)

وعن عبد الله بن شقيق قال: كان أصحاب رسول الله ﷺ لا يرون شيئا من الاعمال تركه كفر غير الصلاة. (الترمذی)

عبد اللہ بن شقیق روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب اعمال میں سے کسی چیز کے ترک کو کفر نہیں سمجھتے تھے، سوائے (ترک) نماز کے۔

معلوم ہوا کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سوائے ترکِ نماز کے کسی اور عمل کے ترک کو کفر نہ جانتے تھے۔ گویا ان کے نزدیک نماز کا چھوڑنا کفر کے برابر گناہ تھا۔

ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ابن ماجہ میں آئی ہے، جس میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

فمن تركها متعمدا فقد برئت منه الذمة جو کوئی نماز کو عمداً چھوڑ دے تو اس سے (اللہ تعالیٰ) بری الذمہ ہو گیا"

مطلب یہ ہے کہ تارک نماز سے اسلام کا عہد، جو اس کو قتل اور تعزیر وغیرہ سے امن میں رکھنے کا ضامن تھا، بوجہ ترک نماز جاتا رہا۔ اور اب وہ اسلام کی ذمہ داری ختم ہونے کے سبب اسلام کی تلوار سے مامون نہیں ہوسکتا۔

مسلمان بھائیو! اللہ کے واسطے غور کرو، نماز کا ترک کتنا بڑا گناہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق بے نمازی سے اسلام بری الذمہ ہوجاتا ہے۔ اور اس سے اپنا تعلق، واسطہ اور ذمہ داری ختم کر دیتا ہے۔ کاش! مسلمان نماز کی اہمیت کو سمجھیں:

فرعون کے ساتھ حشر:

عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وان لم یحافظ علیھا لم تکن لہ نوراً وبرھانا ولا نجاۃ وکان یوم القیامۃ مع قارون وفرعون وھامان وابی بن خلف" (رواہ احمد والدارمی والبیہقی)

"جو کوئی نماز پر محافظت نہیں کرتا (یعنی مداومت نہیں کرتا، ہمیشہ نہیں پڑھتا، نماز کے فرائض، واجبات سنتیں پوری طرح ادا نہیں کرتا، تو ایسی غیر مستقل اور بے قاعدہ نماز) اس کے لئے نہ نور، اور نہ (ایمان کی) دلیل اور نہ بخشش (کا سبب) ہوگی اور قیامت کے دن وہ (عذاب میں) قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا"۔

مسلمان بھائیو اور بہنو! غور کرو کہ یہ حال اس شخص کا ہوگا جو پوری پانچ نمازیں نہیں پڑھتا، یا کبھی پڑھتا ہے اور کبھی چھوڑ دیتا ہے اور نماز کے رکوع وسجود اور قومے، جلسے کو اطمینان اور آرام سے پورا ادا نہیں کرتا۔ نماز پر محافظت نہ کرنے والے ایسے آدمی کے حشر کے تصور سے تو رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں تو جو بالکل نماز پڑھتا ہی نہیں ہے، اس کا کیا انجام ہوگا؟!

پیارے بھائیو اور بہنو! اس آنی فانی اور ہنگامی دنیا میں ہمیشہ نہیں رہنا، ایک دن اللہ کے حضور پیش ہونا ہے، اس لئے تہیہ کرلو، کہ آئندہ کبھی کوئی نماز نہیں چھوڑیں گے، اور اپنی تمام

اولاد کو نماز سکھاؤ پڑھاؤ اور اس کا عادی بنادو، اپنی ذات پر اور سب بچوں پر کڑی نگرانی رکھو کہ کوئی نماز چھوٹنے نہ پائے کہ یہی مسلمان کی نشانی ہے۔

نماز کے فضائل کا بیان

ترکِ نماز سے متعلق کفر و عذاب کی تہدیدی اور تخویفی احادیث تو آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اب قیامِ نماز کی برکتوں، رحمتوں اور بشارتوں کا عملِ مصفّی بھی گوش جان کرلیں۔

عن أبی هریرة قال: قال رسول الله ﷺ "الصلوات الخمس مکفرات لما بینهن اذا اجتنبت الکبائر" (مسلم)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پانچوں نمازیں ان کے درمیان ہوئے گناہوں کو مٹادیتی ہیں، جب تک کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے"۔

مثلاً فجر کی نماز کے بعد جب ظہر پڑھیں گے تو دونوں نمازوں کے درمیانی زمانے میں جو گناہ، لغزشیں اور خطائیں ہو چکی ہوں گی، اللہ غفور رحیم بخش دے گا۔ اسی طرح رات اور دن کے تمام گناہ سوائے کبائر کے نمازِ پنجگانہ سے معاف ہو جاتے ہیں، اور اسی طرح پانچوں نمازوں کی مداومت مسلمانوں کے نامۂ اعمال کو ہر وقت صاف اور سفید رکھتی ہے اور پھر انسان نماز کی برکت سے آہستہ آہستہ صغائر سے باز رہتے ہوئے کبائر کے تصور سے ہی کانپ اٹھے گا۔

اعمال نامہ دھلتا ہے:

ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور پھر فرض نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس دن (نماز پنجگانہ کے سبب) وہ گناہ جو چلنے سے ہوئے ہوں اور وہ گناہ جو اس کے ہاتھوں نے کئے ہوں اور وہ گناہ جو اس کی آنکھوں سے صادر ہوئے ہوں اور وہ گناہ جو اس کے دل میں پیدا ہوئے ہوں سب معاف

کر دیتا ہے"۔ (مجمع الزوائد)

ملاحظہ: آدمی گناہگار ہے، ہو نہیں سکتا کہ اس سے کم از کم صغیرہ گناہ سرزد نہ ہوں، خطا ونسیان کے پتلے کی آنکھوں، کانوں، ہاتھوں، پاؤں اور زبان سے ضرور بھول چوک اور لغزش ہوتی رہتی ہے، پھر جو شخص سنوار کر وضو کر کے خلوص دل سے مسنون طریقہ پر پانچوں نمازیں پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی روزمرہ کی خطاؤں کو معاف کرتا رہتا ہے، گویا نمازوں سے ہر روز اعمال نامہ دھلتا رہتا ہے، پس خطا کار، اور گناہگار انسان کو ہر روز پانچ دفعہ اللہ کے حضور سجدہ ریز رہنا چاہئے۔

نماز کے لامثال محاسن:

نماز کی خوبیوں، اچھائیوں، برکتوں، رحمتوں اور فائدوں کو شمار نہیں کیا جا سکتا۔ صحاح ستہ سے ہم اختصار کے ساتھ اس کے مزید محاسن بیان کرتے ہیں، تاکہ قارئین کرام کا ایمان تازہ ہو، اور نماز پر مداومت کرنے کا شوق بڑھے۔ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ نے سب چیزوں سے پہلے میری امت پر نماز فرض کی اور قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا۔ (حلیۃ الاولیاء (۵/۳۳۳) و ابو یعلی)

۲۔ نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو! نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو! نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو! (تاریخ بغداد (۱۰/۱۹۹) ومشکل الآثار (۳/۳۳۵، ۲۳۶)

۳۔ نماز دین کا ستون ہے۔ (ابن ماجہ ۳۹۷۳)

۴۔ نماز مؤمن کا نور ہے۔ (ابو یعلی، ۳۶۵۵)

۵۔ نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔ (مسند الفردوس ۲/ ۲۵۳)

۶۔ جب کوئی آفت آسمان سے اترتی ہے تو مسجد آباد کرنے والوں سے ہٹ جاتی ہے۔ (ابن عدی ۳/ ۱۰۸۸، بیہقی "شعب الایمان" ۳/ ۳۱۰)

۷۔ اللہ نے سجدہ کی جگہ کو آگ پر حرام کر دیا ہے۔ (بخاری ۸۰۶، مسلم ۱۸۲)

۸۔ اللہ تعالیٰ کو آدمی کی ساری حالتوں میں سب سے زیادہ یہ پسند ہے کہ اس کو سجدہ میں پڑا

ہو اور یکھے کہ پیشانی زمین پر رگڑ رہا ہے۔ (ضعیف الجامع ۵۱۶۷)

۹۔ جب آدمی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اور اس نمازی کے درمیان کے پردے دور ہو جاتے ہیں۔ جب تک کہ (نمازی) کھانسی وغیرہ میں مشغول نہ ہو۔ (طبرانی ۲۹۹/۸)

۱۰۔ نمازی شہنشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے، اور یہ قاعدہ ہے کہ جو دروازہ کھٹکھٹاتا رہے وہ (آخر) کھلتا ہی ہے۔ (مسند الشہاب ۱۱۵۷)

۱۱۔ نماز جنت کی کنجی ہے۔ (ترمذی ۴)

۱۲۔ نماز کا مرتبہ دین میں ایسا ہے جیسا کہ سر کا مرتبہ بدن پر۔ (طبرانی فی الاوسط والصغیر ۶۱/۶۰/۱)

۱۳۔ زمین کے جس حصہ پر نماز کے ذریعہ سے اللہ کی یاد کی جاتی ہے وہ حصہ زمین کے دوسرے حصوں پر فخر کرتا ہے۔ (ابو یعلی ۴۱۱۰)

۱۴۔ صبح کو جو شخص نماز کو جاتا ہے، تو اس کے ہاتھ میں ایمان کا جھنڈا ہوتا ہے، اور اور جو شخص (بغیر نماز پڑھے) بازار کو جاتا ہے، اس کے ہاتھ میں شیطان کا جھنڈا ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ)

۱۵۔ جب آدمی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو رحمتِ الٰہی اس کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔
(ابوداؤد، ۹۴۵، ترمذی، ۳۷۹، نسائی ۶/۳، ابن ماجہ ۱۰۲۷)

پیشاب پاخانہ کے آداب

پاخانے میں جاتے وقت کی دعا:

انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب پاخانہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرتے تو فرماتے:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ" (بخاری و مسلم)

"اے اللہ! ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

ملاحظہ: ابوداؤد میں زید بن ارقمؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پاخانے جنوں اور شیطانوں کے حاضر ہونے کی جگہ ہیں، اس لئے جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں جائے تو کہے: اللہ کے نام سے خبیث جنوں اور جنیوں سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں"۔

(ابوداؤد)

معلوم ہوا کہ خبیث شیاطین پاخانوں میں حاضر اور منتظر ہوتے ہیں کہ آدمی کو ایذا پہنچائیں۔ کیونکہ آدمی وہاں ستر کھول کر بیٹھتا ہے، ذکر الٰہی سے غافل ہوتا ہے۔ اس لئے سب مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق پاخانہ کو جاتے وقت مذکور دعا پڑھ لینی چاہئے۔ گھر میں پاخانہ جاتے ہوئے داخل ہوتے وقت پڑھیں اور جنگل وغیرہ میں جب زمین پر دامن سمیٹ کر بیٹھنے لگیں تو پڑھیں۔

پاخانے جاتے وقت پہلے الٹا پاؤں اندر رکھیں۔

بول و براز کے مسائل:

رسول اکرام ﷺ نے فرمایا: "جب تم پاخانہ میں جاؤ، تو قبلہ کی طرف نہ تو منہ کرو اور نہ پیٹھ"۔ (بخاری ۱۴۴، ۳۹۴)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "دو لعنت والے کاموں سے بچو" صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: وہ کیا ہیں؟ فرمایا: "لوگوں کے راستے میں یا ان کے سایہ میں (یعنی سایہ دار درختوں کے نیچے) پاخانہ کرنا"۔ (مسلم ۲۶۹)

آپ ﷺ نے دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا (بخاری ۱۵۳، ۱۵۴)

نبی کریم ﷺ جب رفع حاجت کو جاتے تو (اتنی دور جا کر) بیٹھتے کہ کوئی آپ کو نہ دیکھتا۔

(صحیح ابن ماجہ ۲۷۲ صحیح ابی داؤد ۲)

پیشاب کرتے وقت شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے پکڑنا اور دائیں ہاتھ سے ڈھیلے پونچھنے کو رسول ﷺ نے منع فرمایا۔ (مسلم ۲۶۷، بخاری ۱۵۳، ۱۵۴)

پیشاب سے بچنے کی سخت تاکید:

ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور باعث عذاب کوئی بڑی چیز نہیں''۔ (جس سے بچنا مشکل ہو) پھر دونوں میں سے ایک کے متعلق فرمایا:

''لایستتر من البول'' کہ ''پیشاب سے نہیں بچتا تھا''۔ (بخاری)

انتباہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیشاب کی چھینٹوں سے سخت پرہیز کرنا چاہئے۔

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دیوار کے پاس نرم زمین پر پیشاب کیا (کہ چھینٹیں نہ پڑیں) اور فرمایا: ''جب کوئی تم میں سے پیشاب کا ارادہ کرے ''فلیرتد لبولہ'' تو پیشاب کے لئے نرم زمین تلاش کرے''۔ (ابوداؤد)

وہ لوگ جو پیشاب کرتے وقت چھینٹوں سے پرہیز نہیں کرتے، اپنے کپڑوں کو نہیں بچاتے، پیشاب کرکے بغیر پونچھے فوراً کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ان کے پاجامے، پتلونیں اور جسم وغیرہ پیشاب سے آلودہ ہو جاتے ہیں اور اسی طرح جو مستورات بھی پیشاب سے اپنے کپڑوں اور جسم کو نہیں بچاتیں، رسول اللہ کی تخویف اور تہدید سے خوف کھائیں کہ پیشاب سے نہ بچنا باعث عذاب ہے اور بڑا گناہ ہے، وہ آئندہ پیشاب اور اس کی چھینٹوں سے سخت پرہیز کریں، پاکی اور طہارت ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ ایک دوسری حدیث میں رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

''استنزھو من البول فان عامۃ عذاب القبر منہ'' یعنی پیشاب سے پاکی حاصل کرو کیونکہ اکثر عذاب قبر اسی سے ہوتا ہے''۔

وضو کرنے کا بیان

کبھی آپ نے اس پر غور فرمایا کہ نماز کے متعلق قرآن کریم اور احادیث طیبہ میں بے شمار انوار و برکات اور فوائد و ثمرات کا ذکر ہے نماز پڑھنے سے وہ ہمیں کیوں حاصل نہیں ہوتے؟ اس محرومی کی بہت سی وجوہات میں سے غالباً ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم میں کامل

طریقہ سے وضو کرنے کا اہتمام ختم ہو گیا اس لئے اولاً وضو کے متعلق کچھ لکھتا ہوں۔

وضو کے لفظی و شرعی معنی

وضو کے لفظی معنی صفائی و ستھرائی کے ہیں اور شریعت کی زبان میں چہرہ اور دونوں ہاتھوں اور دونوں قدم دھونے اور چوتھائی سر کے مسح کرنے کو وضو کہتے ہیں۔ (بحر الرائق)

مسنون وضو سے گناہوں کی معافی

ترجمہ: عبداللہ صنابحیؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بندۂ مومن وضو کرتا ہے اور کلی کرتا ہے تو اس کے منہ سے گناہ نکل جاتے ہیں، پھر جب ناک جھاڑتا ہے تو اس کی ناک سے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر جب چہرہ دھوتا ہے تو چہرہ سے گناہ صاف ہو جاتے ہیں، یہاں تک کہ اس کی آنکھوں کی پلکوں کے نیچے سے گناہ نکل جاتے ہیں، پھر جب اپنے دونوں ہاتھ کو دھوتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھوں کے گناہ دھل جاتے ہیں، یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخن کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں، پھر جب سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے گناہ صاف ہو جاتے ہیں، یہاں تک کہ دونوں کانوں کے گناہ بھی نکل جاتے ہیں، پھر جب اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے دونوں پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں، پھر (وضو کے بعد) اس کا مسجد جانا اور نماز ادا کرنا اس کے لئے بلندئ درجات میں اضافے کا باعث ہے''۔

(موطا، نسائی)

ملاحظہ: اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ کامل اور سنوار کر مسنون وضو کرنے سے آدمی پورے طور پر گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے، اور پھر اس کا گھر سے باوضو (گناہوں سے پاک) ہو کر مسجد کی طرف چلنا اس کے درجات کو بلند کرتا ہے، اور مسجد میں پہنچ کر پھر نماز کا پڑھنا درجات کی بلندی اور قرب الٰہی کو چار چاند لگا دیتا ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو کیا تو اس کے جسم سے سارے گناہ

(صغیرہ) نکل جائینگے یہاں تک اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی۔

حشر میں چہرے کا نور:

ابو الدرداءؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: "کیف تعرف امتك من بين الامم". "(اے اللہ کے رسول!) آپ اپنی امت کو (میدانِ محشر میں) دوسری امتوں کے (بے شمار لوگوں کے) درمیان کیسے پہچانیں گے"۔

قال: "هم غر محجلون من اثر الوضوء ليس احد كذلك غيرهم".

فرمایا! وہ (میری امت کے لوگ) وضو کے اثر سے سفید (نورانی) چہرے اور سفید (نورانی ہاتھ پاؤں (والے) ہوں گے، اس طرح (نورانی چہرے اور روشن ہاتھ پاؤں والے) سوائے ان کے اور کوئی نہیں ہوگا۔ (رواہ احمد)

پیارے بھائیو اور بہنو! اگر آپ نماز پڑھیں گے تو نمازوں کے لئے لامحالہ وضو بھی کریں گے، پھر وضو کے اثر سے آپ کے چہرے میدانِ محشر میں روشن ہوں گے، اور رسول اللہ ﷺ پھر آپ کو پہچان لیں گے کہ یہ اُمتی ہیں۔ اس لئے آپ وضو کا بہت شوق پیدا کریں اور بڑی محبت اور خلوص سے نہایت سنوار کر وضو کر کے نماز پڑھیں، تاکہ آپ کے چہرے میدانِ محشر میں نورانی ہوں۔

وضو کا مسنون طریقہ اور آداب:

جب آپ وضو کرنا چاہیں تو وضو کرنے سے پہلے دل میں ارادہ کریں کہ میں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے وضو کرتا ہوں پھر وضو کرنے کے لئے قبلہ کی طرف منہ کر کے کسی پاک اور اونچی جگہ پہ بیٹھ جائیں تاکہ وضو کا پانی جسم اور کپڑوں پر نہ گرے اور وضو شروع کرتے وقت۔

بسم الله الرحمن الرحيم پڑھیں یا یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ

ترجمہ:۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، رحق تعالیٰ کا شکر ہے دین اسلام کے نصیب ہونے پر۔ پھر مسواک کریں

مسواک کا بیان

مسواک والی نماز:

عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے، وہ بغیر مسواک والی نماز سے ستر درجے فضیلت میں زیادہ ہے''۔ (شعب الایمان)

جاگ کر مسواک کرنا:

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی کہ رسول اللہ ﷺ رات کو اور دن کو سو کر اٹھنے کے بعد وضو سے پہلے مسواک کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

مسواک سے رضائے الٰہی:

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسواک منہ کے لئے طہارت کا سبب ہے اور پروردگار کی رضامندی کا ذریعہ ہے''۔ (داری، نسائی)

مسواک کی اہمیت:

ابوسلمہ، زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اگر میری امت کے مشقت و پریشانی میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا (کہ مسواک کرنی واجب ہے)''۔ (رواہ الترمذی)

مسواک کرنے کا طریقہ:

مسواک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مسواک داہنے ہاتھ میں اس طرح لیں کہ مسواک کے ایک کنارہ کے قریب انگوٹھا اور دوسرے کے نیچے آخری کی انگلی اور درمیان میں اوپر کی

جانب باقی انگلیاں رکھیں اور مٹھی باندھ کر پکڑیں اور پہلے اوپر کے دانتوں کی لمبائی میں داہنی طرف مسواک کریں پھر بائیں طرف اس طرح پھر نیچے کے دانتوں میں کریں اور ایک بار مسواک کرنے کے بعد مسواک کو منہ سے نکال کر نچوڑیں اور دوبارہ پانی سے بھگو کر کریں اس طرح تین بار کریں اور دانتوں کی چوڑائی میں مسواک نہ کریں۔ (درمختار صفحہ ۷۸ جلد ۱)

اگر مسواک نہ ہو یا دانت نہ ہوں تو کپڑے یا انگلی سے مسواک کا کام کرنا چاہیے

پھر تین مرتبہ کلی کریں، اگر روزہ دار ہوں تو خیال رہے کہ حلق میں پانی نہ جائے پھر سیدھے ہاتھ سے تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالیں اور الٹے ہاتھ سے ناک صاف کریں اور کوشش کریں کہ پانی نرم حصے میں اچھی طرح پہنچ جائے روزہ دار پانی نہ چڑھائے پھر تین مرتبہ چہرہ دھوئیں اس طرح کی پیشانی کے بالوں سے تھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک سب جگہ پانی بہہ جائے پھر تین بار سیدھا ہاتھ کہنی سمیت دھوئیں پھر بایاں ہاتھ کہنی سمیت دھوئیں اس طرح کہ انگلیوں سے دھوتے ہوئے کہنیوں تک لے جائیں اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کر کے حرکت دیں انگوٹھی پہنی ہو یا چھلا وغیرہ عورت نے پہن رکھا ہو تو خوب ہلائیں کہ کوئی جگہ سوکھی نہ رہ جائے پھر ایک بار تمام سر کا مسح کریں پھر کان کا مسح کریں اندر کان کا مسح شہادت کی انگلی سے اور باہر کان کا مسح انگوٹھوں سے کریں پھر انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کریں لیکن حلق کا مسح نہ کریں کہ یہ منع ہے پھر سیدھے پاؤں کو ٹخنوں سمیت تین مرتبہ دھوئیں پھر الٹے پاؤں کو دھوئیں اور الٹے ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے شروع کریں اور الٹے پاؤں کی چھوٹی انگلی پر ختم کریں سیدھے ہاتھ سے پانی ڈالیں اور الٹے ہاتھ سے پاؤں ملیں پھر وضو ختم ہونے پر آسمان کی طرف منہ کر کے کلمہ شہادت پڑھیں اور یہ دعا پڑھیں۔

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

اے اللہ! آپ پاک ہیں اور میں آپ کی تعریف کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ صرف آپ ہی معبود ہیں اور میں آپ سے مغفرت چاہتا ہوں اور پھر

میں آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

وضو کے درمیان میں کسی جگہ یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَ وَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ

ترجمہ: اے اللہ میرے گناہ معاف فرما اور میرے لئے میرے گھر میں وسعت پیدا فرما اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھیں کہ احادیث میں اس کی بڑی فضیلت ہے پورے اہتمام سے طریقہ مذکورہ کے مطابق وضو کریں چند بار کرنے سے سہولت اور پھر انشاء اللہ عادت ہو جائے گی (شامی و عالمگیری)۔

تحیۃ الوضو سے جنت واجب:

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص وضو کرے اور خوب سنوار کر اچھا وضو کرے، پھر کھڑا ہو کر دل اور منہ سے (ظاہری و باطنی طور پر) متوجہ ہو کر دو رکعت نماز (نفل) پڑھے، تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔

(مسلم)

وضو کب فرض ہے؟

وضو ہر نماز کے لئے فرض ہے خواہ وہ نفل ہو یا سنت واجب ہو یا فرض جنازہ کی نماز ہو یا سجدۂ تلاوت۔ (در مختار جلد نمبر ۱)

وضو کب واجب ہے؟

وضو خانہ کعبہ کا طواف کرنے کے لئے اور قرآن کریم چھونے کے لئے واجب ہے۔

(در مختار جلد نمبر ۱)

وضو ان چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے۔

۱۔ پیشاب، پاخانہ یا ان دونوں راستوں سے کسی بھی چیز کا نکلنا جیسے منی، مذی، ہوا، کیڑا،

کنکری البتہ اگر آگے کے راستے سے ہوا نکلے جیسا کہ بعض مرتبہ بیماری میں ایسا ہوتا ہے تو اس سے وضو نہ ٹوٹے گا۔ (فتاویٰ ہندیہ)

۲۔ جسم کے کسی حصے سے خون یا پیپ زخم کے منہ سے نکل کر بہہ جانا، لہٰذا اگر زخم کے منہ پر ہی خون ہے اور بہا نہیں ہے تو اس سے وضو نہ ٹوٹے گا (درمختار جلد نمبر ۲)۔

۳۔ منہ بھر کر قے ہو اور اس میں کھانا یا پانی نکلے اور منہ بھر کا مطلب یہ ہے کہ مشکل سے رکے اگر صرف بلغم نکلے تو وضو نہ ٹوٹے گا (کبیری صفحہ ۱۲۷)۔

۴۔ بیماری یا کسی وجہ سے بے ہوش ہو جائے یا کسی چیز کھانے کی وجہ سے اتنا نشہ ہو جائے کہ قدم ادھر اُدھر بہکتے ہیں اور ڈگمگاتے ہیں تو وضو ٹوٹ جاتا ہے (درمختار صفحہ ۹۷)۔

۵۔ بالغ آدمی کا رکوع اور سجدہ والی نماز میں اتنے زور سے ہنسنا کہ آواز خود بھی سن لے اور پاس والے بھی سن لیں لہٰذا بچے کے ہنسنے سے یا سجدہ تلاوت و نماز جنازہ میں ہنسنے سے یا ہلکی آواز سے ہنسنے سے وضو نہ ٹوٹے گا۔ البتہ نماز یا سجدہ تلاوت ٹوٹ جائے گا

(کبیری صفحہ ۱۳۹ اور عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۹)۔

۶۔ لیٹے لیٹے سونا یا بیٹھے ہوئے نیند کا ایسا ہونا کہ فوراً آنکھ نہ کھلے یا کسی چیز سے ٹیک لگا کر اس طرح سونا کہ اگر وہ ٹیک ہٹا دیا جائے تو وہ گر پڑے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اگر اس طرح نہ ہو حتیٰ کہ اگر لیٹ کر جھونکے آرہے ہیں اور قریب بیٹھنے والوں کی باتوں کو سن رہا ہے تو اس کا وضو نہ ٹوٹے گا۔ (حدیہ طحطاوی صفحہ ۵)

وضو کے بعد ناخن کٹانے کا حکم

وضو کے بعد ناخن کٹانے یا صرف زخم کی کھال نوچ ڈالنے سے وضو نہ ٹوٹے گا اور نہ اتنی جگہ کو پھر تر کرنے کا حکم ہے۔ (کبیری صفحہ ۱۴۱)

وضو کے بعد بلغم نکلنے حقہ وغیرہ پینے کا حکم

بلغم نکلنے حقہ اور سگریٹ پینے نسوار کھانے سے وضو نہ ٹوٹے گا۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ص ۱۱۲ ج ۱)

معذور کے وضو کا حکم

معذور بننے کی شرط:

شریعت میں معذور ایسے شخص کو کہتے ہیں کہ جس کو (پیشاب کے قطرے کی بیماری ہو یا دست لگے ہوں یا اس کی ہوا نکلتی ہو یا عورت کو استحاضہ کی بیماری ہو وغیرہ) کوئی بھی ایسی بات پائی جاتی ہو جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے پہلی دفعہ جب یہ عذر لاحق ہو جائے اور اس کا یہ عذر پورے نماز کے وقت میں پایا جائے اس طور سے کہ پورے وقت میں اتنی مہلت بھی نہ ملے کہ وضو کر کے فرض نماز بغیر اس حدث کے (یعنی بیماری کے جو وضو کو توڑنے والی ہے) ادا کر سکے شرعاً معذور بننے کے لئے یہ شرط ہے۔ اگر پورا وقت ایسا نہ گزرے اور درمیان میں وہ عذر اتنی دیر کے لئے بند ہو جائے تو وہ معذور نہ بنے گا اور اس بیماری سے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

اور معذور کے باقی رہنے کیلئے پورے نماز کے وقت میں ایک دفعہ اس عذر کا پایا جانا ضروری ہے اگر پورا وقت گزر گیا اور وہ عذر نہیں پایا گیا تو اب وہ معذور نہ رہے گا۔

معذور کا شرعاً حکم

اس کا حکم یہ ہے کہ ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کرے جب تک وہ وقت رہے گا اس عذر کی وجہ سے جس سے وہ معذور بنا ہے اس کا وضو نہ ٹوٹے گا اور جو فرض نفل جو نماز چاہے اس وضو سے پڑھ لے۔ (درمختار صفحہ ۳۱۲ جلد ۱)۔

جب وقت نکل جائے گا تو اس کو وضو ٹوٹ جائے گا (درمختار ج ا ص ۳۱۵)

اور معذور کا یہ حکم اس وقت ہوگا یعنی عذر سے اس کا وضو نہ ٹوٹے گا جبکہ اسکا یہ عذر اور بیماری پورے نماز کے وقت میں ایک دفعہ پائی جائے اور پھر وضو کرے اب تو دوبارہ اس بیماری سے وضو نہ ٹوٹے گا اسی طرح کوئی اور بات وضو کو توڑنے والی نہ پائی جائے اگر اس نے اپنی بیماری کے پائے جانے کی وجہ سے ایک دفعہ وضو کیا اور پھر کوئی دوسری بات وضو کو توڑنے والی پائی گئی ہے مثلاً اس کو قطرے کی بیماری تھی اور ریح خارج ہو جائے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

خلاصہ یہ ہے کہ دو باتیں ہوئیں۔

(۱) اگر اس نے کسی اور بات مثلاً ہوا نکلنے کی وجہ سے وضو کیا اور اس کی بیماری یعنی قطرے کی وجہ سے وضو نہ کیا پھر اس کی بیماری قطرے نکل گئے تو بھی وضو ٹوٹ گیا اب اس قطرے کی وجہ سے وضو کرنے کے بعد دوبارہ قطرے نکلنے سے وضو نہ ٹوٹے گا۔

نمبر۲۔ اگر قطرے کی وجہ سے وضو کیا جس کی بیماری تھی مگر پھر اس کی ہوا نکل گئی یا خون بہہ گیا تو وضو ٹوٹ جائے گا (تلخیص العبارۃ در مختار صفحہ ۲۱۶ جلد ۱)۔

معذوری کے پیشاب و خون کپڑے پر لگ جانے کا حکم

اگر شرعاً معذور کا پیشاب جس کو قطرے کی بیماری تھی یا خون جس کے زخم سے بہہ رہا ہو نماز کے وقت کپڑے پر لگا ہوا ہے تو اندازہ لگائے کہ اگر نماز سے فارغ ہونے تک دوبارہ لگ جائے گا تو دھونا واجب نہیں اگرچہ وہ درہم کی مقدار سے زیادہ ہو جائے اور اگر اتنا نہ ہو بلکہ اس کو دھو کر نماز آسانی کے ساتھ پڑھی جا سکے اور دوبارہ نہ نکلے تو پھر اس کو دھونا پڑے گا اسی پر فتویٰ ہے۔ (در مختار صفحہ ۲۱۵ جلد ۱)۔

پیشاب وغیرہ سے کپڑا پاک کرنے کا طریقہ

پیشاب کی طرح کوئی ایسی نجاست کپڑے پر لگ گئی ہو جو نظر نہیں آتی تو تین مرتبہ دھوئے اور ہر مرتبہ نچوڑے اور تیسری مرتبہ خوب زور لگا کر نچوڑے یہاں تک کہ پانی کا بہنا بند ہو جائے اور اس میں ہر نچوڑنے والی کی طاقت کا اعتبار ہے۔ (مراقی الفلاح صفحہ ۹۲)

فائدہ: بعض لوگ قطرے نکلنے کے بعد اس طرح پاک کرنے کے بجائے وہ گیلا ہاتھ اس ناپاک جگہ پر لگا دیتے ہیں اس طرح وہ ناپاکی اور پھیل جاتی ہے اور کپڑا پاک نہیں ہوتا چونکہ اس طرح تمام دھاگوں میں سے پانی کا گزرنا شرط ہے۔

مسئلہ: پیشاب یا خون یا بہنے والی کوئی گندگی کپڑے یا بدن میں لگ جائے تو اگر پھیلاؤ میں ہتھیلی کے گہراؤ کے برابر یا اس سے کم ہو تو معاف ہے اور اگر اس سے زیادہ ہو تو بغیر پاک کئے نماز درست نہ ہوگی جب کہ پاک کرنے پر قدرت ہو۔ (مراقی صفحہ ۸۹)

اور معاف ہونے سے مراد یہ ہے کہ نماز کا فرض ادا ہو جائے گا یہ مطلب نہیں کہ مکروہ بھی نہ ہوگی۔ (بحرالرائق صفحہ ۲۲۸ جلد ۱)

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

کس قسم کے موزوں پر مسح درست ہے؟

واضح رہے کہ عربی میں دو لفظ استعمال ہوتے ہیں۔ (۱) خف (چمڑے کا موزا) (۲) جراب پاؤں کے لفافے یا لباس کو کہتے ہیں چاہے سوتی ہوں یا اونی ہوں اور ٹخنوں سے اوپر تک پہنچ جائیں (ذکرہ علامہ عینی والامام السیوطی فی قوت المغتذی والامام ابوبکر فی عارضۃ الاحوذی)۔

چمڑے کے موزوں پر مسح کرنے کا حکم

چمڑے کے موزوں پر مسح کرنا حدیث سے ثابت ہے اور احادیث اس بارے میں بہت کثرت سے آئیں ہے یہاں تک کہ کہا گیا ہے کہ جو شخص اسکو جائز نہیں سمجھتا وہ بدعتی ہے۔ لیکن جو شخص اسکو جائز تو سمجھتا ہے مگر پھر مشقت برداشت کر کے مسح نہ کرے تو اسکو اجر ملے گا۔ (ھدایہ ص ۵۷)

جرابوں پر مسح کرنے کا حکم:

جراب پر مسح کرنا درست نہیں ہے البتہ اگر انپر چمڑا چڑھا دیا گیا ہو یا صرف نیچے چمڑا چڑھا دیا گیا ہو یا وہ اتنے سخت ہوں کہ بغیر کسی چیز سے باندھے ہوئے آپ ہی آپ ٹھہرے رہتے ہوں اور انکو پہن کر تین چار میل پیدل بھی چل سکتے ہوں تو ان صورتوں میں جراب پر بھی مسح درست ہے۔ (در مختار ص ۲۷۵ ج ۱)

مسح کے صحیح ہونے کی شرائط:

۱۔ موزہ اتنا بڑا ہو کہ ٹخنے موزے کے اندر چھپ جائیں۔ (در ص ۲۶۹)

۲۔ کامل طہارت کی حالت میں (وضو کر کے) موزے پہنے ہوں اور (غسل کی بھی حاجت نہ ہو)

۳۔ موزے کے اوپر کی طرف مسح کرے موزے کے نیچے اور دائیں بائیں مسح درست نہ ہوگا۔ (ھدایہ ص ۵۸)

مسح کرنے کا طریقہ

ہاتھ کی انگلیاں تر کر کے موزے کے اگلے حصہ پر رکھے (صرف انگلیاں رکھے اور ہتھیلی اوپر کی طرف اٹھا کر رکھے پھر ان کو کھینچ کر پنڈلی تک لے جائے اور اگر انگلی کے ساتھ ہتھیلی کو بھی رکھ دے اور پورا ہاتھ تر کر کے پنڈلی تک کھینچ لے تو بھی درست ہے۔

(منیہ ص ۴۰)

واضح رہے کہ فرض مقدار صرف تین انگلیوں کے بقدر ہے۔ (منیہ ص ۴۰)

مسح صرف وضو کرتے وقت ہو سکتا ہے:

جس پر غسل واجب ہے اس کیلئے موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں۔ (ھدایہ ص ۹ ۵ ج ۱)

مسح کی مدت کا بیان:

مقیم کیلئے ایک دن اور ایک رات اور مسافر کیلئے تین دن تین رات تک موزوں پر مسح کرنا جائز ہے اور جب سے وضو ٹوٹے گا اس کے بعد سے مدت کی ابتداء ہوگی۔ (ھدایہ ص ۵۷)

مسح جن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے

۱۔ جو چیزیں وضو کو توڑ دیتی ہیں ان سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے اور موزوں کے اتار دینے سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے۔ (ھدایہ ص ۵۹ ج ۱)

۲۔ اسی طرح مدت کے پورا ہونے سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے اگر اسکی مدت پوری ہوگئی یا اس نے موزے اتار دیئے اور اسکا وضو ہے تو صرف پاؤں دھولے اور دوبارہ موزے پہن لے اس پر پورے وضو کا لوٹانا ضروری نہیں ہے۔ (ھدایہ ص ۶۰ ج ۱)

۳۔ موزے کے اندر پانی چلے جانے سے اور آدھے سے زیادہ پاؤں بھیگ جانے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے۔ (در وشامی ص ۲۰۵)

۴۔ ایک موزے کے اندر پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر پھٹن ہو جانے سے بھی مسح

ٹوٹ جاتا ہے اور اس سے کم پھٹن ہو تو مسح جائز ہے (ھدایہ ص۵۹ ج۱)

برقعوں اور دستانوں پر مسح کرنے کا مسئلہ:

برقعوں اور دستانوں پر مسح جائز نہیں۔

غسل کا مسنون طریقہ

جب کبھی کوئی غسل کرنا ہو خواہ فرض ہو یا سنت یا مستحب پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین مرتبہ دھوئے پھر بدن پر جس جگہ ناپاکی لگی ہو تو اس کو تین مرتبہ پاک کرے پھر چھوٹا اور بڑا استنجا کرے (خواہ ضرورت ہو یا نہ ہو) اس کے بعد مسنون طریقہ پر وضو کرے پھر پانی سر پر ڈالے پھر دائیں کندھے پر پھر بائیں کندھے پر اتنا پانی ڈالے کہ سر سے پاؤں تک پہنچ جائے تین دفعہ اس طرح کرے اور اچھی طرح ملے۔ (درمختار)

نوٹ: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا وضو کے دوران اچھی طرح ہو۔

غسل کے بعد بدن کو پونچھنا

غسل کے بعد بدن کسی کپڑے سے پونچھنا اور نہ پونچھنا دونوں سنت سے ثابت ہے لہٰذا جس طرح بھی کریں سنت ہونے کی نیت کر لیں۔ (مشکوٰۃ)

ناپاکی کی حالت میں ان باتوں سے پرہیز کیا جائے:

جنابت کی حالت میں مسجد میں داخل ہونا، خانہ کعبہ کا طواف کرنا، قرآن کی تلاوت کرنا حرام ہے مسجد میں اگر حاجت پیش آ جائے تو فوراً تیمم کر کے مسجد کے باہر نکل جائے اگر سخت مجبوری مثلاً دشمن کے خوف وغیرہ کی وجہ سے مسجد میں ٹھہرنا پڑے تو تیمم کرنا واجب ہے۔

(درمختار)

تیمم کا بیان

لغت میں تیمم کے معنی قصد کے ہیں۔ اصطلاح شرع میں پانی نہ ملنے کی حالت میں

طہارت کی نیت سے پاک مٹی کا قصد کر کے اسے ہاتھوں اور منہ پر ملنا تیمم کہلاتا ہے۔

جنابت کی حالت میں تیمم:

عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب نماز سے پھرے، تو اچانک آپ کی نظر ایک آدمی پر پڑی جو لوگوں سے الگ بیٹھا ہوا تھا اور اس نے لوگوں کے ساتھ نماز (بھی نہ پڑھی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے (اس سے) فرمایا: "اے فلاں! لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے تجھے کس چیز نے روکا؟ اس نے کہا: مجھے جنابت لاحق ہے اور پانی نہ مل سکا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تجھ پر مٹی لازم ہے کیونکہ وہ (تیمم کے لئے) کافی ہے"۔ (متفق علیہ)

احتلام میں تیمم اور زخموں پر مسح:

جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم سفر میں نکلے تو ہم میں سے ایک شخص کو پتھر لگا اور اس کے سر میں زخم کر ڈالا، پھر اس کو احتلام ہو گیا (جس سے غسل کرنے کی حاجت ہوئی) اس نے اپنے رفقاء سے دریافت کیا کہ کیا آپ میرے لئے شریعت میں تیمم کی رخصت پاتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہم تمہارے لئے کوئی رخصت نہیں پاتے (کیونکہ) تم پانی پر قادر ہو، یعنی پانی موجود ہے پھر تیمم کیسا۔ پھر اس زخمی نے نہالیا اور مر گیا، جب ہم لوٹ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ کو اس واقعہ کی اطلاع ملی، آپ ﷺ نے فرمایا: "ان لوگوں نے اسے مار ڈالا اللہ انہیں غارت کرے، جب وہ خود (مسئلہ) نہیں جانتے تھے، تو پوچھا کیوں نہیں؟ کیونکہ مرض نادانی کی شفا سوال ہے، اس کے لئے تو بس اتنا ہی کافی تھا کہ تیمم کر لیتا اور اپنے زخم پر پٹی باندھ لیتا، اور اس پر مسح کر لیتا، پھر اپنا باقی بدن دھو ڈالتا"۔
(ابوداؤد)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کمزور یا بیمار آدمی کو احتلام ہو جائے، اور غسل کرنا (خاص کر سردیوں میں) اس کے لئے مرض کو پیدا کرنے والا ہو یا مرض کے بڑھنے کا سبب دکھائی دے اور گرم پانی کا انتظام بھی نہ ہو سکے تو اسے تیمم کر کے نماز پڑھ لینی

چاہئے، نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ زخموں اور پھوڑوں وغیرہ کی پٹی پر مسح کر لینا درست ہے۔ اور محتلم، حائض اور نفاس والی عورتیں بھی بوقت ضرورت تیمم کر کے نماز وغیرہ پڑھ سکتی ہیں۔ اس لئے کہ تیمم عذر کی حالت میں وضو اور غسل دونوں کے قائم مقام ہے۔

تیمم کا مسنون طریقہ:

صحیح بخاری میں عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں سفر کی حالت میں جنبی ہوگیا، اور پانی نہ ملنے کے وجہ سے خاک پر لوٹا اور نماز پڑھ لی، پھر (سفر سے واپس آکر) یہ حال رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیان کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "انما کان یکفیك هکذا فضرب النبی ﷺ بکفیه الارض ونفخ فیهما ثم مسح بهما وجهه وکفیه" "تمہارے لئے اس طرح کر لینا کافی تھا۔ پھر نبی ﷺ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر ماریں اور ان میں پھونک مارا، پھر اس سے اپنے چہرۂ مبارک اور دونوں ہتھیلیوں پر مسح کیا"۔ (بخاری)

رسول اللہ ﷺ کے کر کے دکھائے ہوئے طریقۂ تیمم سے معلوم ہوا کہ تیمم کرنے والے کو (طہارت کی نیت کر کے بسم اللہ پڑھ کر) دونوں ہاتھ پاک مٹی پر مارنے چاہئیں، پھر پھونک کر منہ پہ ملے، اور پھر دونوں ہاتھوں پر، بس تیمم ہوگیا۔ قرآن مجید کے حکم: فتیمموا صعیدا طیبا کی رو سے تیمم پاک مٹی سے کرنا چاہئے۔ ایک تیمم سے وضو کی طرح کئی نمازیں پڑھ سکتے ہیں۔ کیونکہ تیمم کرنے والا پورا پورا وضو کرنے والے کے حکم میں ہو جاتا ہے۔ (مدیہ ص ۲۲ بحذف)

تیمم کے صحیح ہونے کی شرائط:

پہلی شرط یہ ہے کہ وضو یا غسل کی نیت ہو اگر نیت نہ ہوگی تو پاکی نہ ہوگی۔

دوسری شرط یہ ہے کہ پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہو اور اس کی کئی صورتیں ہیں۔

اوّل یہ کہ پانی ہی نہ ہو، اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ (۱) وہ شخص آبادی سے دور ہو اور وہاں کوئی انسان بھی نہ ہو جو پانی کا پتہ بتلائے تو تیمم کرنا درست ہے اور اگر کوئی سچا آدمی

پانی کا پتہ بتلادے یا کسی علامت وغیرہ سے گمان ہے کہ ایک میل کے اندر جو 1.60 کلومیٹر بنتا ہے کہیں پانی ہے تو اتنا تلاش کرنا کہ اس کو اور اس کے ساتھیوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو تو پھر تیمم کرنا جائز نہیں بلکہ وضو کرنا ضروری ہے (بدائع)۔

اور اگر یقین ہو جائے کہ پانی ایک میل کے اندر ہے تو بھی وضو کرنا اور پانی کا لانا واجب ہے غرض اگر اس کے اور پانی کے درمیان ایک میل کی مسافت ہو تو تیمم کرنا درست ہے چاہے وہ شرعاً مسافر ہو یا شہر سے تھوڑا دور جانے کے لئے نکلے ۔۔۔ یا

(۲)۔ پانی تو موجود ہے مگر یا تو مرض کے پیدا ہو جانے کا خوف ہو یا وضو اور غسل کرنے سے ٹھنڈک کی وجہ سے جان چلی جانے کا خوف ہو یا بیماری بڑھ جانے کا خوف ہو یا دیر سے ٹھیک ہونے کا خطرہ ہو تو تیمم کرنا درست ہے (ھدایہ صفحہ ۵۲ جلد ۱)۔

لیکن اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرے اور گرم پانی نقصان نہ کرے اور وہ دستیاب ہو سکتا ہو یا خریدا جا سکتا ہو تو گرم پانی سے غسل کرنا واجب ہے (عالمگیری صفحہ ۷ جلد ۱)۔

۳۔ یا کنواں تو موجود ہے مگر ڈول یا رسی نہ ہو نہ کسی سے مانگی جا سکتی ہو یا ریل سے اترنے کی صورت میں ریل گاڑی کے چلنے کا خوف ہو یا کسی دشمن یا سانپ وغیرہ کے نقصان کا خوف ہو تو بھی ان تمام صورتوں میں تیمم کی اجازت ہے۔

(منیہ ص ۲۰ و درمختار صفحہ ۲۳۹ جلد ۱)۔

اسی طرح اگر پانی پاس موجود ہے لیکن اگر اس سے وضو کیا جائے تو پینے کے لئے نہ بچے اور جان جانے کا خوف ہو تو بھی تیمم کرنا درست ہے (منیہ صفحہ ۲۶)۔

کن چیزوں سے تیمم درست ہے؟

(۱) پاک زمین (۲) جو چیز زمین کی جنس سے ہو جیسے مٹی، ریت، سرمہ، چونہ، اور پتھر (اگرچہ اس پر بالکل گرد و غبار نہ ہوتی کہ اگر دھلا ہوا بھی ہو تب بھی اس سے تیمم کرنا درست ہے)(منیہ صفحہ ۲۷ و درمختار صفحہ ۲۲ جلد ۱)۔

اسی طرح لال مٹی وغیرہ سے تیمم درست ہے۔

جن چیزوں سے تیمم درست نہیں ہے

جو چیز زمین کی جنس سے نہ ہو جیسے سونا، چاندی، گیہوں، لکڑی، اناج، کپڑا وغیرہ ان سے تیمم درست نہیں، لیکن اگر ان چیزوں پر اتنی گرد وغبار ہو کہ ہاتھ مارنے سے اڑے اور ہتھیلیوں پر لگ جائے تو تیمم درست ہے۔ (منیہ صفحہ ۲۷)

زمین کی جنس سے ہونے اور نہ ہونے کی پہچان

جو چیز نہ تو آگ میں جلے اور نہ گلے وہ مٹی اور زمین کی جنس سے ہے اور اس پر تیمم کرنا درست ہے اور جو جل جائے یا راکھ ہو جائے وہ زمین کی جنس سے نہیں اور اس پر تیمم کرنا درست نہیں۔ (شامی صفحہ ۲۲۲ جلد ا عالمگیری ص ۲۱ ج ۱)

تیمم جن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے

جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان چیزوں سے تیمم بھی ٹوٹ جائے گا اسی طرح پانی کے استعمال پر قدرت ہو جائے وضو کا ہو یا غسل کا یا پانی قریب رہ جائے ایک میل سے اس سے بھی تیمم ٹوٹ جائے گا، شرط یہ ہے کہ پانی کے استعمال پر قدرت ہو۔

(درمختار و شامی ص ۲۶۳ ج ۱)

نماز کا مسنون طریقہ

بارگاہِ لم یزل میں حاضری:

نماز بارگاہِ لم یزل کی حاضری کا نام ہے۔ ابن ماجہ کے اندر ابو ہریرہ کی روایت میں رسول اکرم ﷺ نے نماز پڑھنے کو رب کے ساتھ سرگوشی کرنا فرمایا ہے، تو گویا نماز پڑھنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کرنا ہے۔ مردوں اور عورتوں کا قیام نماز، ان کا رکوع، سجود، قومہ و جلسہ اور قعدہ وغیرہ اپنے رب کے ساتھ مکالمے کے مختلف موضوع ہیں۔ کبھی سینے پر ہاتھ باندھ کر سینے کی صفائی سے اظہار مدعا ہوتا ہے، کبھی عبودیت جھک کر اقرار عجز کرتی ہے، پھر انسانیت سرو قد ہو کر ربوبیت کی حمد و ستائش کا کلمہ پڑھتی ہے، اس کے بعد پیشانی خاک و

وصول پر سجدہ ریز ہو کر "رب اعلیٰ" کا قرب چاہنے لگتی ہے، پھر سر اٹھتے ہی دستِ حوائج بابِ اجابت کو دستک دینے لگتا ہے، اور فرطِ محبت اور ذوق تماشا ایک بار پھر بندے کو رب الأرباب کے حضور سربسجود کر دیتے ہیں۔ سر اٹھا کر پھر غلام اپنے مالک کے سامنے دو زانو بیٹھ کر حیاتِ سرمدی کی پاکیزہ التجاؤں سے اس کی رضا و رغبت کی تمنا کرتا ہے، کہ شانِ کریمی اپنے ملاقاتی کو فضل و رحمت کے ہدایا سے رخصت کرے۔

آپ یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ کوئی شخص جب اپنے سے بڑے صاحبِ اوصاف انسان کی ملاقات کو جاتا ہے تو تہذیب و شائستگی اور آداب و احترام کو ضرور ملحوظ رکھتا ہے۔ اگر کسی حاکم کے ہاں جانا ہو تو پیشی کے آداب و قواعد کی پابندی کا التزام کیا جاتا ہے۔ کمرۂ عدالت میں پہنچ کر بے ضابطہ کارروائی کرنا توہینِ عدالت کے مترادف ہے۔ جب تمام امورِ دُنیا کی حسین و صحیح انجام پذیرائی ان کے مقررہ قواعد و ضوابط کی پابندی پر منحصر ہے، تو کیا احکم الحاکمین کے دربار کی حاضری کے لئے نمازی کے واسطے کوئی قواعد و اصول نہیں ہیں۔ کیوں نہیں! ضرور ہیں اور ان کا التزام قبولِ نماز کے لئے شرط ہے۔

دربارِ الٰہی کی حاضری کے لئے صفائی، ستھرائی اور طہارت کے مسائل تو آپ پڑھ چکے ہیں اور وضو کی تکمیل بھی ہو چکی ہے۔ اب بارگاہِ الٰہی کی حضوری کے اصول و قواعد اور مکالمے، مخاطبے کے آداب و شرائط اللہ کے سچے رسول محمد ﷺ سے سیکھنے چاہئیں۔ جیسا کہ خود رسول ﷺ نے فرمایا ہے: "صلوا کما رأیتمونی أصلی" "نماز پڑھو (اس طرح) جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو" (بخاری)

پس ثابت ہوا کہ نماز رسول اللہ ﷺ کے طریقے اور نمونے کے مطابق ہونی چاہئے۔ ہم جس قدر نماز کو زیادہ سنوار کر بڑے اطمینان اور آرام سے خاص محبت اور پیار سے، رسول اکرم ﷺ کی تمام سنتوں سے مزین اور آراستہ کر کے پڑھیں گے اتنی ہی زیادہ مقبول و منظور ہوگی اور اللہ کو اتنا ہی زیادہ خوش کرے گی۔ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "وما اتاکم الرسول فخذوہ" "اور رسول اللہ ﷺ تمہارے عمل کے لئے جو (طریقہ) تم کو دیں، پس اس کو اختیار کرو"۔ (الحشر ۷)

اب ہم آپ کو رسول اللہ ﷺ کی نماز کا طریقہ بتاتے ہیں اور تمام بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ اپنے پیارے رسول پاک ﷺ کی نماز کے طریقے کے مطابق نماز پڑھا کریں۔

نماز شروع کرنے سے پہلے

یہ باتیں یاد رکھئے اور ان پر عمل کا اطمینان کر لیجئے

۱۔ آپ کا رخ قبلے کی طرف ہونا ضروری ہے۔ کل ۹۰ ڈگری جہت قبلہ ہے نقطہ مغرب سے ۴۵ ڈگری دائیں بائیں۔

۲۔ آپ کو سیدھا کھڑے ہونا چاہئے اور آپ کی نظر سجدے کی جگہ پر ہونی چاہئے۔ گردن کو جھکا کر ٹھوڑی سینے سے لگا لینا بھی مکروہ ہے، اور بلاوجہ سینے کو جھکا کر کھڑا ہونا بھی درست نہیں۔ اس طرح سیدھے کھڑے ہوں کہ نظر قصداً سجدے کی جگہ پر رہے۔ تبعاً آگے بھی جا سکتی ہے۔

۳۔ آپ کے پاؤں کی انگلیوں کا رخ بھی قبلے کی جانب رہے، اور دونوں پاؤں سیدھے قبلہ رخ ہیں، (پاؤں کو دائیں بائیں ترچھا رکھنا خلاف سنت ہے) دونوں پاؤں قبلہ رخ ہونے چاہئیں۔

غلط طریقہ

صحیح طریقہ

۴۔ دونوں پاؤں کے درمیان کم از کم چار انگل کا فاصلہ ہونا چاہئے۔

۵۔ اگر جماعت سے نماز پڑھ رہے ہیں تو آپ کی صف سیدھی رہے، صف سیدھی کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہر شخص اپنی دونوں ایڑھیوں کے آخری سرے صف یا اس کے

نشان کے آخری کنارے پر رکھ لے۔ اس طرح:

۶۔ جماعت کی صورت میں اس بات کا بھی اہتمام کرلیں کہ دائیں بائیں کھڑے ہونے والوں کے بازوؤں کے ساتھ آپ کے بازو ملے ہوئے ہیں اور بیچ میں کوئی خلا نہ رہے۔ لیکن خلا کو پر کرنے کے لئے اتنی تنگی بھی نہ کی جائے کہ اطمینان سے کھڑا ہونا مشکل ہو جائے۔

۷۔ اگر اگلی صف بھر چکی ہو تو نئی صف بیچ میں سے شروع کی جائے، دائیں یا بائیں کنارے سے نہیں۔ پھر جو لوگ آئیں، وہ اس بات کا خیال رکھیں کہ صف دونوں طرف سے برابر رہے۔

۸۔ پاجامے کو ٹخنے سے نیچے لٹکانا ہر حالت میں ناجائز ہے، ظاہر ہے کہ نماز میں اس کی بُرائی اور بڑھ جاتی ہے، لہٰذا اس کا اہتمام کرلیں کہ پاجامہ ٹخنے سے اونچا رہے۔

۹۔ ہاتھ کی آستینیں پوری طرح ڈھکی ہوئی ہونی چاہئیں، صرف ہاتھ کھلے رہیں، بعض لوگ آستینیں چڑھا کر نماز پڑھتے ہیں، یہ طریقہ درست نہیں ہے۔

۱۰۔ ایسے کپڑے پہن کر نماز میں کھڑے ہونا مکروہ ہے جنہیں پہن کر انسان لوگوں کے سامنے نہ جاتا ہو۔

۱۱۔ نماز سے پہلے ٹوپی پہن لیں۔ اگر سستی کی وجہ سے ٹوپی نہ پہنی تو نماز مکروہ ہوگی، اور ثواب میں کمی آجائے گی۔

نماز شروع کرتے وقت

۱۔ دل میں نیت کرلیں کہ میں فلاں نماز پڑھ رہا ہوں، زبان سے نیت کے الفاظ کہنا ضروری نہیں۔

۲۔ ہاتھ کانوں تک اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہو اور انگوٹھوں کے سرے کان کی لو سے یا تو بالکل مل جائیں، یا اس کے برابر آجائیں اور باقی انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں، بعض لوگ ہتھیلیوں کا رخ قبلے کی طرف کرنے کے بجائے کانوں کی طرف کر لیتے ہیں۔ بعض لوگ کانوں کو ہاتھوں سے بالکل ڈھک لیتے ہیں۔

بعض لوگ ہاتھ پوری طرح کانوں تک اٹھائے بغیر ہلکا اشارہ کر دیتے ہیں۔ بعض لوگ کان کی لو کو ہاتھوں سے پکڑ لیتے ہیں۔

یہ سب طریقے غلط اور خلاف سنت ہیں، ان کو چھوڑنا چاہیے۔

۳۔ مذکورہ بالا طریقے پر ہاتھ اٹھاتے وقت اللہ اکبر کہیں، پھر دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں پہنچے کے گرد حلقہ بنا کر اسے پکڑ لیں اور باقی تین انگلیوں کو بائیں ہاتھ کی پشت پر اس طرح پھیلا دیں کہ تینوں انگلیوں کا رخ کہنی کی طرف رہے۔

۴۔ دونوں ہاتھوں کو ناف سے ذرا سا نیچے رکھ کر مذکورہ بالا طریقے سے باندھ لیں۔

کھڑے ہونے کی حالت میں:

۱۔ اگر اکیلے نماز پڑھ رہے ہوں یا امامت کر رہے ہوں تو پہلے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ الخ، پھر سورہ فاتحہ پھر کوئی اور سورت پڑھیں، اور اگر کسی امام کے پیچھے ہوں تو صرف سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ الخ، پڑھ کر خاموش ہو جائیں اور امام کی قرات کو

دھیان لگا کر سنیں، اگر امام زور سے نہ پڑھ رہا ہو تو زبان ہلائے بغیر دل ہی دل میں سورہ فاتحہ کا دھیان کیے رکھیں۔

۲۔ نماز میں قرات کے لئے یہ ضروری ہے کہ زبان اور ہونٹوں کو حرکت دے کر قرات کی جائے، بلکہ اس طرح قرات کی جائے کہ خود پڑھنے والا اس کو سن سکے۔ بعض لوگ اس طرح قرات کرتے ہیں کہ زبان اور ہونٹ حرکت نہیں کرتے یہ طریقہ درست نہیں، بعض لوگ قرات کے بجائے دل ہی دل میں الفاظ کا تصور کر لیتے ہیں اس طرح بھی نماز نہیں ہوتی۔

۳۔ جب خود قرات کر رہے ہوں تو سورہ فاتحہ پڑھتے وقت بہتر یہ ہے کہ آیت پر رک کر سانس توڑ دیں، پھر دوسری آیت پڑھیں، کئی کئی آیتیں ایک سانس میں نہ پڑھیں۔ مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پر سانس توڑ دیں، پھر اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پر پھر مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ پر اس طرح پوری سورہ فاتحہ پڑھیں، لیکن اس کے بعد کی قرات میں ایک سانس میں ایک سے زیادہ آیتیں بھی پڑھ لیں تو کوئی حرج نہیں۔

۴۔ بغیر کسی ضرورت کے جسم کے کسی حصے کو حرکت نہ دیں، جتنے سکون کے ساتھ کھڑے ہوں، اتنا ہی بہتر ہے۔ اگر کھجلی وغیرہ کی ضرورت ہو تو صرف ایک ہاتھ استعمال کریں اور وہ بھی صرف سخت ضرورت کے وقت اور کم سے کم۔

۵۔ جسم کا سارا زور ایک پاؤں پر دے کر دوسرے پاؤں کو اس طرح ڈھیلا چھوڑ دینا کہ اس میں خم آجائے نماز کے آداب کے خلاف ہے۔ اس سے پرہیز کریں۔ یا تو دونوں پاؤں پر برابر زور دیں، یا ایک پاؤں پر زور دیں تو اس طرح کہ دوسرے پاؤں میں خم پیدا نہ ہو۔

۶۔ جمائی آنے لگے تو اس کو روکنے کی پوری کوشش کریں۔

۷۔ ڈکار آئے تو ہوا کو پہلے منہ میں جمع کر لیا جائے، پھر آہستہ سے بغیر آواز کے اسے خارج کیا جائے۔ زور سے ڈکار لینا نماز کے آداب کے خلاف ہے۔

۸۔ کھڑے ہونے کی حالت میں نظریں سجدے کی جگہ پر رکھیں، ادھر ادھر یا سامنے دیکھنے سے پرہیز کریں۔

رکوع میں:

رکوع میں جاتے وقت ان باتوں کا خاص خیال رکھیں:

۱۔ اپنے اوپر کے دھڑ کو اس حد تک جھکائیں کہ گردن اور پشت تقریباً ایک سطح پر آجائیں نہ اس سے زیادہ جھکیں، نہ اس سے کم۔

۲۔ رکوع کی حالت میں گردن کو اتنا نہ جھکائیں کہ ٹھوڑی سینے سے ملنے لگے، اور نہ اتنا اوپر رکھیں کہ گردن کمر سے بلند ہو جائے بلکہ گردن اور کمر ایک سطح پر ہو جانی چاہئیں۔

۳۔ رکوع میں پاؤں سیدھے رکھیں، ان میں خم نہ ہونا چاہئے۔

۴۔ دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اس طرح رکھیں کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھلی ہوئی ہوں یعنی ہر دو انگلیوں کے درمیان فاصلہ ہو، اور اس طرح دائیں ہاتھ سے دائیں گھٹنے کو اور بائیں ہاتھ سے بائیں گھٹنے کو پکڑ لیں۔

۵۔ رکوع کی حالت میں کلائیاں اور بازو سیدھے تنے ہوئے رہنے چاہئیں، ان میں خم نہیں آنا چاہئے۔

۶۔ کم از کم اتنی دیر رکوع میں رکیں کہ اطمینان سے تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہا جا سکے۔

۷۔ رکوع کی حالت میں نظریں پاؤں کی طرف ہونی چاہئیں۔

۸۔ دونوں پاؤں پر زور برابر رہنا چاہئے، اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ایک دوسرے کے بالمقابل رہنے چاہئیں۔

رکوع سے کھڑے ہوتے وقت

۱۔ رکوع سے کھڑے ہوتے وقت اتنے سیدھے ہو جائیں کہ جسم میں کوئی خم باقی نہ رہے۔

۲۔ اس حالت میں بھی نظر سجدے کی جگہ پر رہنی چاہئے۔

۳۔ بعض لوگ، کھڑے ہوتے وقت کھڑے ہونے کے بجائے کھڑے ہونے کا صرف اشارہ کرتے ہیں، اور جسم کے جھکاؤ کی حالت ہی میں سجدے کے لئے چلے جاتے ہیں، ان کے ذمے نماز کا لوٹانا واجب ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس سے سختی کے ساتھ پرہیز کریں، جب تک سیدھے ہونے کا اطمینان نہ ہو جائے سجدے میں نہ جائیں۔

سجدے میں جاتے وقت

سجدے میں جاتے وقت اس طریقے کا خیال رکھیں کہ:

۱۔ سب سے پہلے گھٹنوں کو خم دے کر انہیں زمین کی طرف اس طرح لے جائیں کہ سینہ آگے کو نہ جھکے، جب گھٹنے زمین پر ٹک جائیں، اس کے بعد سینے کو جھکائیں۔

۲۔ جب تک گھٹنے زمین پر نہ ٹکیں، اس وقت تک اوپر کے دھڑ کو جھکانے سے حتی الامکان پرہیز کریں۔

آج کل سجدے میں جانے کے اس مخصوص ادب سے بے پرواہی بہت عام ہوگئی ہے، اکثر لوگ شروع سے سینہ آگے کو

جھکا کر سجدے میں جاتے ہیں، لیکن صحیح طریقہ وہی ہے جو نمبر (۱) اور نمبر (۲) میں بیان کیا گیا، بغیر کسی عذر کے اس کو چھوڑنا چاہیے۔

(۳) گھٹنوں کے بعد پہلے ہاتھ زمین پر رکھیں، پھر ناک، پھر پیشانی۔

سجدے میں

۱۔ سجدے میں سر کو دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھیں کہ دونوں انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لو کے سامنے ہو جائیں۔

۲۔ سجدے میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند ہونی چاہئیں، یعنی انگلیاں بالکل ملی ملی ہوں، اور ان کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔

۳۔ انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہونا چاہیے۔

۴۔ کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی چاہئیں، کہنیوں کو زمین پر ٹیکنا درست نہیں۔

۵۔ دونوں بازو پہلوؤں سے الگ ہٹے ہوئے ہونے چاہئیں، انہیں پہلوؤں سے بالکل ملا کر نہ رکھیں۔

۶۔ کہنیوں کو دائیں بائیں اتنی دور تک بھی نہ پھیلائیں جس سے برابر کے نماز پڑھنے والوں کو تکلیف ہو۔

۷۔ رانیں پیٹ سے ملی ہوئی نہیں ہونی چاہئیں، پیٹ اور رانیں الگ الگ رکھی جائیں۔

۸۔ پورے سجدے کے دوران ناک زمین پر ٹکی رہے، زمین سے نہ اٹھے۔

۹۔ دونوں پاؤں اس طرح کھڑے رکھے جائیں کہ ایڑھیاں اوپر ہوں، اور تمام انگلیاں اچھی طرح مڑ کر قبلہ رخ ہو گئی ہوں۔ جو لوگ اپنے پاؤں کی بناوٹ کی وجہ سے پوری

انگلیاں موڑنے پر قادر نہ ہوں، وہ جتنی موڑ سکیں، اتنی موڑنے کا اہتمام کریں، بلا وجہ انگلیوں کو سیدھا زمین پر ٹیکنا درست نہیں۔

۱۰۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ سجدے کے دوران پاؤں زمین سے اٹھنے نہ پائیں، بعض لوگ اس طرح سجدہ کرتے ہیں کہ پاؤں کی کوئی انگلی ایک لمحہ کے لئے بھی زمین پر نہیں ٹکتی، اس طرح سجدہ ادا نہیں ہوتا، اور نتیجتاً نماز بھی نہیں ہوتی۔ اس سے اہتمام کے ساتھ پرہیز کریں۔

۱۱۔ سجدے کی حالت میں کم از کم اتنی دیر گزاریں کہ تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى اطمینان کے ساتھ کہہ سکیں۔ پیشانی ٹیکتے ہی فوراً اٹھالینا منع ہے۔

دونوں سجدوں کے درمیان

۱۔ ایک سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے دو زانو سیدھے بیٹھ جائیں، پھر دوسرا سجدہ کریں، ذرا سا سر اٹھا کر سیدھے ہوئے بغیر دوسرا سجدہ کر لینا گناہ ہے اور اس طرح کرنے سے نماز کا لوٹانا واجب ہو جاتا ہے۔ اگر ۴۵ ڈگری سے کم اٹھا تو ایک سجدہ ہوا اگر زیادہ اٹھا مکمل اطمینان نہ ہوا تو لوٹانا واجب ہے۔

۲۔ بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں، اور دایاں پاؤں اس طرح کھڑا کر لیں کہ اس کی انگلیاں مڑ کر قبلہ رخ ہو جائیں، بعض لوگ دونوں پاؤں کھڑے کر کے ان کی ایڑیوں پر بیٹھ جاتے ہیں، یہ طریقہ صحیح نہیں۔

۳۔ بیٹھنے کے وقت دونوں ہاتھ رانوں پر رکھے ہونے چاہئیں، مگر انگلیاں گھٹنوں کی طرف لٹکی ہوئی نہ ہوں، بلکہ انگلیوں کے آخری سرے گھٹنے کے ابتدائی کنارے تک پہنچ جائیں۔

۴۔ بیٹھنے کے وقت نظریں اپنی گود کی طرف ہونی چاہئیں۔

۵۔ اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں کم از کم ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ کہا جاسکے اور اگر اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ پڑھا جاسکے تو بہتر ہے لیکن فرض نمازوں میں یہ پڑھنے کی ضرورت نہیں، نفلوں میں پڑھ لینا بہتر ہے۔

دوسرا سجدہ اور اس سے اٹھنا

۱۔ دوسرے سجدے میں بھی اس طرح جائیں کہ پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھیں، پھر ناک، پھر پیشانی۔

۲۔ سجدے کی ہیئت وہی ہونی چاہئے جو پہلے سجدے میں بیان کی گئی۔

۳۔ سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی زمین سے اٹھائیں، پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے۔

۴۔ اٹھتے وقت زمین کا سہارا نہ لینا بہتر ہے لیکن اگر جسم بھاری ہو یا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے مشکل ہو تو سہارا لینا بھی جائز ہے۔

۵۔ اٹھنے کے بعد ہر رکعت کے شروع میں سورہ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھیں۔

قعدے میں

۱۔ قعدے میں بیٹھنے کا طریقہ وہی ہوگا جو سجدوں کے بیچ میں بیٹھنے کا ذکر کیا گیا۔ اور یہ تشہد بھی پڑھیں

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ علینا وعلی عبادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ○ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

۲۔ التحیات پڑھتے وقت جب ''اَشْهَدُ اَنْ لَّآ'' پر پہنچیں تو شہادت کی انگلی اٹھا کر اشارہ

کریں، اور "اِلَّا اللّٰہُ" پر گرادیں۔

۳۔ اشارے کا طریقہ یہ ہے کہ بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنائیں، چھنگلی اور اس کے برابر والی انگلی کو بند کرلیں، اور شہادت کی انگلی کو اس طرح اٹھائیں کہ انگلی قبلے کی طرف جھکی ہوئی ہو، بالکل سیدھی آسمان کی طرف نہ اٹھانی چاہیے۔

۴۔ "اِلَّا اللّٰہُ" کہتے وقت شہادت کی انگلی تو نیچے کرلیں، لیکن باقی انگلیوں کی جو ہیت اشارے کے وقت بنائی تھی، اس کو آخر تک برقرار رکھیں۔ (اور درود شریف پڑھیں اگر آخری قعدہ ہو)

سلام پھیرتے وقت

۱۔ دونوں طرف سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑیں کہ پیچھے بیٹھے آدمی کو آپ کے رخسار نظر آجائیں۔

۲۔ سلام پھیرتے وقت نظریں کندھے کی طرف ہونی چاہئیں۔

۳۔ جب دائیں طرف گردن پھیر کر "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہ" کہیں تو یہ نیت کریں کہ دائیں طرف جو انسان اور فرشتے ہیں ان کو سلام کر رہے ہیں، اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف موجود انسانوں اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کریں۔

دعا کا طریقہ

۱۔ دعا کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے جائیں کہ وہ سینے کے سامنے آجائیں، دونوں ہاتھوں کے درمیان معمولی سا فاصلہ ہو، نہ ہاتھوں کو بالکل ملائیں اور نہ دونوں کے درمیان زیادہ فاصلہ رکھیں۔

۲۔ دعا کرتے وقت ہاتھوں کے اندرونی حصے کو چہرے کے سامنے رکھیں۔

فرض نماز کے بعد کے سنت معمولات

وعن ثوبان قال كان رسول الله ﷺ اذا انصرف من صلاته

استغفر ثلاثا وقال.

ثوبان روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب اپنی نماز سے پھرتے تو تین بار أَسْتَغْفِرُ اللّٰه فرماتے اور یہ پڑھتے:

ذکر اول:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ (مسلم)

"اے اللہ! تو سراسر سلام ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے۔ اے عزت وجلال اور انعام واکرام کے مالک! تو بابرکت ہے"۔

ذکر دوم:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص ہر نماز کے بعد یہ پڑھے:

سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ ۳۳ بار اللہ اکبر ۳۳ بار

پس یہ ننانوے ہوئے، اور سو پورا کرنے کے لئے پڑھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ترجمہ: "اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کے لئے ہے اور سب تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے"۔

تو اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے، اگرچہ سمندر کے جھاگ کے مانند ہوں"۔
(رواہ مسلم ص ۵۹۷)

ذکر سوم:

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"امرلی رسول اللّٰه ﷺ ان اقرا بالمعوذات فی دبر کل صلاۃ"۔

''اللہ کے رسول نے مجھے حکم دیا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات پڑھا کروں''

(رواہ أبوداود واحمد والنسائی)

ملاحظہ: معوذات ان سورتوں کو کہتے ہیں، جن کے شروع میں اعوذ کا لفظ ہے۔ یعنی قرآن کی آخری دو سورتیں: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

نوٹ: معوذات لفظ جمع ہے، اور سورتیں دو ہیں۔ معوذات اس لئے لائے ہیں کہ دو بھی اقل جمع ہے، اور بعض سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کو معوذات میں تغلیباً داخل کرتے ہیں۔ یعنی آخری دو سورتوں کو غالب کر کے چاروں کو معوذات سے تعبیر کر لیتے ہیں۔ آخری دو پڑھیں یا چاروں پڑھا کریں، دونوں طرح معوذات پر عمل ہو جائے گا۔

ذکر چہارم:

علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے اس منبر کے اوپر رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''من قرأ آية الكرسي دبر كل صلاة لم يمنعه من دخول الجنة الا الموت'' (رواه البيهقي في شعب الايمان)

''جو کوئی ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے (تو) اس کو جنت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے اور کوئی چیز نہیں روکتی''۔

مطلب یہ ہے کہ آیۃ الکرسی پڑھنے والا موت کے بعد سیدھا جنت میں جائے گا۔ یعنی وقت مقررہ پر صرف موت آنے کی دیر ہے، جب دنیا کی زندگی موت نے ختم کی تو یہ جنت میں پہنچ گیا۔

ملاحظہ: آیۃ الکرسی قرآن مجید کی ایک آیت ہے، جو تیسرے سیپارے کے دوسرے رکوع میں ہے۔ جن کو زبانی نہیں آتی، وہ اسے یاد کر لیں۔ نمازوں کے بعد دوسرے اذکار کے ساتھ اسے بھی پڑھا کریں۔ آیۃ الکرسی کی احادیث میں بہت فضیلت آئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من قرأ حين يأخذ مضجعه آمنه الله على داره و دار جاره و اهل دويرات حوله" (شعب الایمان)

"یعنی جو کوئی اسے سوتے وقت پڑھے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر کو اس کے ہمسایہ کے گھر کو اور اس کے ہمسایہ کے اردگرد کے گھروں کو (آفتوں اور بلاؤں سے) امن و امان دیتا ہے"۔

خواتین کی نماز

پیچھے نماز کا جو طریقہ بیان کیا گیا ہے، وہ مردوں کے لئے ہے۔ عورتوں کی نماز مندرجہ ذیل امور میں مردوں سے مختلف ہے، لہٰذا خواتین کو ان مسائل کا خیال رکھنا چاہئے۔

۱۔ خواتین کو نماز شروع کرنے سے پہلے اس بات کا اطمینان کر لینا چاہئے کہ ان کے چہرہ، ہاتھوں اور پاؤں کے سوا تمام جسم کپڑے سے ڈھکا ہوا ہو۔

بعض خواتین اس طرح نماز پڑھتی ہیں کہ ان کے بال کھلے رہتے ہیں۔

بعض خواتین کی کلائیاں کھلی رہتی ہیں۔

بعض خواتین کے کان کھلے رہتے ہیں۔

بعض خواتین اتنا چھوٹا دوپٹہ استعمال کرتی ہیں کہ اس کے نیچے بال لٹکے نظر آتے ہیں۔

یہ سب طریقے ناجائز ہیں، اور اگر نماز کے دوران چہرہ، ہاتھ اور پاؤں کے سوا جسم کا کوئی عضو بھی چوتھائی کے برابر اتنی دیر کھلا رہ گیا جس میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہا جا سکے تو نماز ہی نہیں ہوگی اور اس سے کم کھلا رہ گیا تو نماز ہو جائے گی، مگر گناہ ہوگا۔

۲۔ خواتین کے لئے کمرے میں نماز پڑھنا برآمدے سے افضل ہے اور برآمدے میں پڑھنا صحن سے افضل ہے۔

۳۔ عورتوں کو نماز شروع کرتے وقت ہاتھ کانوں تک نہیں، بلکہ کندھوں تک اٹھانے چاہئیں، اور وہ بھی دوپٹے کے

اندر ہی سے اٹھانے چاہئیں، دوپٹے سے باہر نہ نکالے جائیں۔ (بہشتی زیور)

۴۔ عورتیں ہاتھ سینے پر اس طرح باندھیں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ دیں۔ انہیں مردوں کی طرح ناف پر ہاتھ نہ باندھنے چاہئیں۔

۵۔ رکوع میں عورتوں کے لئے مردوں کی طرح کمر کو بالکل سیدھا کرنا ضروری نہیں، عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں کم جھکنا چاہئے۔ (طحطاوی علی المراقی ص ۱۴۱)

۶۔ رکوع کی حالت میں مردوں کو انگلیاں گھٹنوں پر کھول کر رکھنی چاہئیں، لیکن عورتوں کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ انگلیاں ملا کر رکھیں، یعنی انگلیوں کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔ (درمختار)

۷۔ عورتوں کو رکوع میں اپنے پاؤں بالکل سیدھے نہ رکھنے چاہئیں بلکہ گھٹنوں کو آگے کی طرف ذرا سا خم دے کر کھڑا ہونا چاہئے۔ (درمختار)

۸۔ مردوں کو حکم یہ ہے کہ رکوع میں ان کے بازو پہلوؤں سے جدا اور تنے ہوئے ہوں، لیکن عورتوں کو اس طرح کھڑا ہونا چاہئے کہ ان کے بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں۔ (ایضاً)

۹۔ عورتوں کو دونوں پاؤں ملا کر کھڑا ہونا چاہئے، خاص طور پر دونوں ٹخنے تقریباً مل جانے چاہئیں، پاؤں کے درمیان فاصلہ نہ ہونا چاہئے۔ (بہشتی زیور)

۱۰۔ سجدے میں جاتے وقت مردوں کے لئے یہ طریقہ بیان کیا گیا ہے کہ جب تک گھٹنے زمین پر نہ ٹکیں، اس وقت تک وہ سینہ نہ جھکائیں، لیکن عورتوں کے لئے یہ طریقہ نہیں ہے۔ وہ شروع ہی سے سینہ جھکا کر سجدے میں جاسکتی ہیں۔

۱۱۔ عورتوں کو سجدہ اس طرح کرنا چاہئے کہ ان کا پیٹ رانوں سے بالکل مل جائے، اور بازو بھی پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں۔ نیز عورت پاؤں کو کھڑا کرنے کے بجائے انہیں دائیں طرف نکال کر بچھادے۔

۱۲۔ مردوں کے لئے سجدے میں کہنیاں زمین پر رکھنا منع ہے، لیکن عورتوں کو کہنیوں سمیت پوری بانہیں زمین پر رکھ دینی چاہئیں۔ (درمختار)

۱۳۔ سجدوں کے درمیان اور التحیات پڑھنے کے لئے جب بیٹھنا ہو تو بائیں سرین پر بیٹھیں اور دونوں پاؤں دائیں طرف کو نکال دیں۔ (طحطاوی)

۱۴۔ مردوں کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ رکوع میں انگلیاں کھول کر رکھنے کا اہتمام کریں اور سجدے میں بند رکھنے کا، اور نماز کے باقی افعال میں انہیں اپنی حالت پر چھوڑ دیں، نہ بند کرنے کا اہتمام کریں، نہ کھولنے کا۔ لیکن عورتوں کے لئے ہر حالت میں حکم یہ ہے کہ وہ انگلیوں کو بند رکھیں، یعنی ان کے درمیان فاصلہ نہ چھوڑیں، رکوع میں بھی، سجدے میں بھی، دو سجدوں کے درمیان بھی، اور قعدوں میں بھی۔

۱۵۔ عورتوں کا جماعت کرنا مکروہ ہے۔ ان کے لئے اکیلی نماز پڑھنا ہی بہتر ہے۔ البتہ اگر گھر کے محرم افراد گھر میں جماعت کر رہے ہوں تو ان کے ساتھ جماعت میں شامل ہوجانے میں حرج نہیں ہے۔ لیکن ایسی حالت میں مردوں کے بالکل پیچھے کھڑا ہونا ضروری ہے۔ برابر میں ہرگز کھڑی نہ ہو۔

خشوع و خضوع

خشوع کی اہمیت

ایک تو نماز کا ظاہر ہے کہ رکوع اس طرح کرنا ہے، سجدہ کرنے کا یہ طریقہ ہے۔ اور ایک نماز کی روح ہے جس سے نماز کا وزن بڑھ جاتا ہے جسے خشوع کہتے ہیں جو ہر عبادت میں مطلوب ہے نماز میں، تلاوت میں، ذکر میں، دعا میں، تسبیح میں۔ خشوع کہتے ہیں دل کا اللہ کی طرف جھکنا عاجزی کے ساتھ انکساری سے اور قیامت کے قریب سب سے پہلے یہی اٹھایا جائے گا کہ بھری مسجد میں ایک آدمی بھی خشوع سے نماز پڑھنے والا نہ ملے گا

(الحدیث)

کتنے افسوس کی بات ہے کہ ایک مسلمان اللہ سے ملاقات کر رہا ہے اللہ سے ہم کلام ہے اور اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین، مالک الملک ہے شہنشاہ ارض و سماء اس کی طرف متوجہ ہے اور یہ اپنی دنیا میں گم ہے اور اللہ سے غافل ہے اس کو نہیں پتہ کہ کونسی رکعت ہے، نہ یہ پتہ ہے کہ کونسی سورت میں نے تلاوت کی جب ہی تو یہ نماز آج گناہوں سے نہیں روک رہی۔ اس نماز کے بعد مانگی جانے والی دعا قبول نہیں ہو رہی حالانکہ وہی اللہ ہے، وہی نماز ہے، وہی دعا ہے اللہ دینے کے لئے تیار ہے مگر مانگنے، عبادت کرنے کا سلیقہ امت کے اندر سے ختم ہو گیا اب اس خشوع کو پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے کچھ طریقے بزرگوں نے تجویز کئے ہیں بندے کا کام کوشش کرنا ہے باقی قبول کرنے والی ذات اللہ کی ہے مگر آج کا مسلمان اس کی کوشش بھی نہیں کر رہا ہے اللہ پاک ساری امت مسلمہ پر سے غفلت کا پردہ ہٹا دے اور ان تدابیر کے مطابق خشوع حاصل کرنے کی کوشش کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)۔

خشوع پیدا کرنے کی تدابیر

سب سے پہلی تدبیر یہ ہے کہ اللہ کی نعمتوں اور احسانات کا دھیان اور تصور کرتے جائے کہ اس کے انعامات اور احسانات ہم گناہ گاروں پر شب و روز بارش کی طرح برس

رہے ہیں۔ آنکھ، کان، زبان، معدہ وغیرہ کی نعمتوں کے ضائع ہونے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ دنیا کی کوئی قیمتی سے قیمتی چیز ان نعمتوں میں سے کسی ایک کا بھی بدل نہیں بن سکتی تو اس تصور سے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے سے اللہ کی محبت اور نماز میں خشوع پیدا ہوگا۔

۲۔دوسری تدبیر یہ ہے کہ عبادت شروع کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے مانگ لیا جائے کہ یا اللہ یہ عبادت شروع کرنے جا رہا ہوں اس کو ٹھیک ٹھیک خشوع کے ساتھ انجام دینے کی توفیق عطا فرمائیے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے طواف کی یہ دعا منقول ہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِكَ الْحَرَامِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَ تَقَبَّلْ مِنِّیْ

ترجمہ "یا اللہ میں آپ کے گھر کا طواف کرنا چاہ رہا ہوں اس کو آسان بھی فرما دیجئے اور قبول بھی فرما دیں"

اس میں خشوع کی دعا بھی ہے کہ کامل مقبولیت بھی تب ہی ہوگی جب عمل خشوع سے ہو۔

۳۔تیسری تدبیر یہ ہے کہ تلاوت نئی نئی سورتوں کی کریں اور ان کو یاد کرنے کی کوشش شروع کردیں ایک مسلمان کے لئے یہ بات بہت ناقدری کی ہے کہ چند چھوٹی چھوٹی سورتیں جو رٹی ہوئی ہیں انہی پر گزارا کرے اور پورے قرآن کو بھول جائے کہ اور خوب سمجھ لیجئے کہ جتنی بھی نفل عبادات ہیں ان میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا قرب جس چیز سے حاصل ہوتا ہے وہ قرآن کی تلاوت ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ کو خواب میں باری تعالیٰ کی زیارت ہوئی پوچھا یا اللہ آپ کے قرب کا سب سے بہترین ذریعہ کیا ہے فرمایا تلاوت القرآن پوچھا بفھم او بلا فھم سمجھ کر پڑھے یا بلا سمجھے۔ فرمایا بفھم او بلا فھم سمجھ کر پڑھے یا بلا سمجھے دونوں ہی طرح بہترین ذریعہ ہے۔ اس لئے جب نئی نئی سورتیں پڑھیں گے تو دھیان لگے گا کہ غلط نہ پڑھ جاؤں۔

۴۔چوتھی تدبیر یہ ہے کہ وضو سنت کے مطابق ہو جیسا کہ پیچھے بیان کیا جا چکا، خلاف سنت وضو کرنے سے نماز کا خشوع ختم ہو جاتا ہے۔

۵۔پھر فرض نماز سے تھوڑی دیر قبل مسجد میں دعا پڑھ کر داخل ہونے کے بعد تحیۃ المسجد

کی دو رکعت نفل اور ذکر وغیرہ کا اہتمام کیا جائے کیونکہ دنیاوی کام کاج سے اچانک نماز میں کھڑے ہونے سے ان کاموں کے وہ سارے خیالات دماغ میں گھومتے رہتے ہیں جن کو چھوڑ کر آیا ہے۔ ایک بزرگ سے کہا گیا کہ نماز پڑھا دیجئے تو فرمایا کہ تھوڑی دیر صبر کرو میں نماز کی تیاری کرلوں یہ کہہ کر انہوں نے نماز کی نیت باندھ لی اور تقریباً آدھے گھنٹے کی نفل نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا کہ اب میری تیاری ہوگئی، کسی نے کہا ہم تو سمجھے کہ آپ کو وضو وغیرہ کی ضرورت ہے؟ فرمایا کہ نماز کی تیاری صرف ظاہری وضو وغیرہ ہی نہیں بلکہ اس کی تیاری میں یہ بھی داخل ہے کہ آپ کا دل دنیوی خیالات سے پاک ہو جائے اور وہ کچھ دیر ذکر نفل وغیرہ پڑھنے سے ہوتا ہے۔

۶۔ پھر نماز شروع کرنے سے قبل یہ تصور اور دھیان کرے کہ میرا رخ بیت اللہ کی طرف ہے جس کی طرف ساری دنیا کے انسان رخ کر کے نماز پڑھتے ہیں اور میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے جا رہا ہوں اور وہ نماز میں میری طرف متوجہ ہونگے اور میں اس سے غافل ہوں کتنی بری بات ہے اور وہ میری ہر آیت کا جواب دے رہے ہیں چنانچہ حدیث پاک میں ہے کہ جب کوئی بندہ الحمد للّٰہ رب العلمین کہتا ہے تو اللہ کی طرف سے جواب آتا ہے حمدنی عبدی کہ میرے بندے نے میری تعریف کی جب الرحمن الرحیم کہتا ہے تو جواب آتا ہے اثنیٰ علی عبدی کہ میرے بندے نے میری ثنا بیان کی جب ملك یوم الدین کہتا ہے تو جواب آتا ہے مجدنی عبدی میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی جب کہتا ہے ایاك نعبد و ایاك نستعین تو جواب آتا ہے کہ ھذا بینی و بین عبدی و لعبدی ما سالنی اس میں بندے نے ایک بات اپنی کہی اور ایک میری، اپنی مدد اور میری عبادت کی بات کہی اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو مجھ سے مانگے پھر بندہ ہدایت کی دعا مانگتا ہے اھدنا الصراط المستقیم تو جواب آتا ہے کہ ہم نے اپنے بندے کو وہ دیا جو اس نے مانگا ایک بزرگ گزرے ہیں محمد بن عربی شیخ کبیرؒ وہ فرماتے تھے کہ میں جب تک جواب نہیں سن لیتا اس وقت تک آگے نہیں بڑھتا تو ہم اگر جواب سنتے نہیں تو کم از کم دھیان اور تصور تو کر سکتے ہیں کہ جواب آ رہا ہے کتنے افسوس کی

بات ہے کہ اوپر سے تو جواب آرہا ہو اور ہم تیز تیز بے دھیانی میں تلاوت کر رہے ہوں۔

۷۔ اور سب سے آسان تدبیر یہ ہے کہ الفاظ کے معنی اگر آتے ہیں تو ان کی طرف توجہ دے ورنہ یہ ہے کہ جو لفظ منہ سے نکل رہا ہے اس کی طرف ہی دھیان دیدے کہ اب میرے منہ سے الحمد اللہ نکل رہا ہے، اسطرح ہر آیت پر کرے کیوں کہ کسی ایک چیز کی طرف جب انسان کا دماغ متوجہ ہوتا ہے تو دوسری طرف خیال نہیں بھٹکتا۔

لیکن ایک بات ضرور ذہن میں رکھنی چاہئے کہ ایک دن میں اس طرح خشوع والی نماز نہیں ہو سکتی اس کے لئے تو مستقل کوشش جاری رکھنی پڑتی ہے کوشش کرنے کے بعد بھی اگر ادھر ادھر کا خیال آجائے تو وہ معاف ہے لیکن پھر جب تنبیہ ہو اور نماز کا خیال آجائے تو پھر متوجہ ہو جائے، اس طرح کرتے کرتے ایک دن آئے گا کہ اول سے آخر تک ایک دفعہ بھی غیر اللہ کا خیال نہ آئے گا انشاء اللہ۔ لیکن مایوس کبھی نہ ہونا چاہئے۔

۸۔ ایک اور اہم بات یہ ہے کہ انسان کی کمائی حلال ہو کیونکہ حرام کمائی بلکہ ہر گناہ سے دل سیاہ اور زنگ آلود ہو جاتا ہے اور اس کی سب سے پہلی نحوست یہ ہوتی ہے کہ عبادات دعا اور نماز کا خشوع ختم ہو جاتا ہے اسی طرح فضول گوئی سے جس میں نہ دین کا فائدہ ہو نہ دنیا کا اپنے کو بچایا جائے۔ قرآن مجید کی سورۃ مومنون کی ابتدائی آیات قد افلح المومنون جن میں اللہ نے مومنوں کی وہ صفات بیان فرمائی ہیں کہ اگر وہ کسی مومن کے اندر آجائیں تو اس کے لئے فلاح و کامیابی کا وعدہ ہے سب سے پہلی صفت یہ بیان فرمائی کہ وہ اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں اور دوسری صفت یہ بیان فرمائی کہ فضول کاموں فضول باتوں سے اپنے کو بچاتے ہیں۔ مفسرین نے یہاں پر یہ نکتہ بیان فرمایا ہے کہ خشوع کی آیات کے فوراً بعد فضول گوئی سے اپنے کو بچانے کی آیت کو ذکر کرنا اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ اگر خشوع پیدا کرنا چاہتے ہو تو فضول باتوں سے اپنے کو بچاؤ۔

اللہ پاک ہم سب کو ان تدابیر کو اختیار کر کے اپنی نمازوں میں خشوع پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ کم از کم ایک نماز تو ہماری اس قابل ہو جائے کہ ہم اپنے رب کے سامنے اس کو پیش کر سکیں بقول حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحبؒ ''ہمارا تو ایک سجدہ

بھی اس قابل نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کو پیش کر سکیں کہ یا اللہ یہ ایک سجدہ ہے جس میں تیرے علاوہ کسی کا خیال نہیں آیا"۔

از مؤلف عفی عنہ

مریض کی مختلف صورتیں اور انکی نماز کا حکم

(۱) اگر کوئی شخص رکوع اور سجدہ نہیں کر سکتا مگر قیام کر سکتا ہے تو اشارے سے نماز پڑھ سکتا ہے اس لئے کہ قیام کا رکن ہونا سجدے کے واسطے ہے اس لئے کہ سجدے کے اندر انتہائی درجے کی تعظیم ہے اور جب قیام کے بعد سجدہ نہیں کر سکتا تو قیام رکن بھی نہیں لہذا اس کو اختیار ہے۔ (البحر الرائق ص ۲۰۵ ج ۲ رشیدیہ)

(۲) اور اگر ایک شخص رکوع اور سجدے نہیں کر سکتا مگر بیٹھنے پر قادر ہے تو وہ بیٹھ کر پڑھے گا اور رکوع سجدے کا اشارہ کریگا رکوع میں سر کو اتنا جھکائیگا کہ سر گھٹنوں کے مقابل ہو جائے رکوع کا اشارہ سجدے کے اشارے سے کچھ ہلکا کریگا۔ (حاشیۃ الطحاوی علی مراقی الفلاح ص ۲۳۱)

نوٹ: کسی چیز کو سرہانے کی جانب اونچا کر کے اسپر سر ٹیکنا جس سے اشارہ زیادہ نہ ہو سکے صحیح نہیں بلکہ اشارہ ہی کرے۔ (شرح الہدایہ ص ۳۲۲ ج ۱ شرح التنویر ص ۹۳ ج ۱)

(۳) اگر بیٹھنے کی طاقت نہیں ہے تو اپنے پیچھے گاؤ تکیہ وغیرہ لگا کر چت لیٹ جائے اور اپنے پاؤں قبلے کی طرف کر کے گھٹنوں کو کھڑا کر لے تاکہ قبلے کی طرف پاؤں نہ پھیلیں اور سر کو بلند (اونچا) کرے تاکہ رخ قبلے کی طرف ہو یا دائیں یا بائیں کروٹ پر اس طرح لیٹے کہ منہ کا رخ قبلے کی طرف ہو پھر سر کے اشارے سے نماز پڑھے رکوع کا اشارہ کچھ کم کرے۔ (شرح التنویر ص ۹۳ ج ۱)

(۴) اگر مریض سر کے اشارے سے بھی نماز نہ پڑھ سکے تو اس سے فی الحال فرض ساقط ہو جائیگا اور پلکوں یا بھوؤں سے اشارہ کرنے کا اعتبار نہیں پھر اگر ایک دن رات میں نماز پڑھنے کی طاقت آگئی تو قضا واجب ہے ورنہ قضا بھی معاف ہو جائیگی۔

(فتاویٰ ھندیہ ص ۸۷ ج ۱ و منیہ ص ۹۳ و شرح التنویر ص ۹۵ ج ۱)

جماعت کی فضیلت اور تاکید کا بیان

جماعت کی فضیلت اور تاکید میں صحیح احادیث اس کثرت سے وارد ہوئی ہیں کہ اگر سب ایک جگہ جمع کی جائیں تو بہت بڑا رسالہ تیار ہو جائے ان کے مطالعہ سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جماعت نماز کی تکمیل میں ایک اعلیٰ درجے کی شرط ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اس کو ترک نہیں فرمایا حتیٰ کہ بیماری کی حالت میں بھی جب آپ کو خود چلنے کی قوت نہ تھی دو آدمیوں کے سہارے سے مسجد تشریف لے گئے اور جماعت سے نماز پڑھی جماعت کے چھوڑنے والے پر آپ کو بہت سخت غصہ آتا تھا اور سخت سے سخت سزا دینے کا آپ کا جی چاہتا تھا کہ نماز جیسی عبادت کی شان بھی اسی کو چاہتی تھی کہ جس چیز سے اس کی تکمیل ہو اس کی بھی خوب تاکید کی جائے چنانچہ قرآن پاک میں ہے وارکعوا مع الرکعین نماز پڑھنے والوں کے ساتھ ملکر نماز پڑھو یعنی جماعت کے ساتھ اسی طرح حدیث میں ہے ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جماعت کی نماز میں اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گناہ زیادہ ثواب ملتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۹۵ بخاری و مسلم)۔

حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص آذان سن کر جماعت میں نہ آئے اور اس کو عذر بھی نہ ہو تو اکیلے نماز پڑھنے سے وہ نماز قبول نہ ہوگی (یعنی پورا ثواب نہ ملے گا) صحابہ نے پوچھا کہ وہ عذر کیا ہے آپ نے فرمایا خوف یا مرض۔

حضرت ابو ھریرہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک روز آپ نے فرمایا کہ بے شک میرے دل میں ارادہ ہوا کہ کسی کو حکم دوں کہ لکڑی جمع کرے پھر اذان کا حکم دوں اور کسی شخص سے کہوں کہ وہ امامت کرے اور میں ان لوگوں کے گھروں پر جاؤں جو جماعت سے نماز نہیں پڑھتے اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔

نابینا بھی مسجد میں جائے:

عبداللہ بن ام مکتومؓ نابینے نے اپنے اندھے ہونے کا عذر پیش کر کے اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت چاہی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اذان سنتے ہو؟'' عبداللہ نے کہا: جی

ہاں! قال: فاجب پھر آپ نے فرمایا: ''تو نماز میں حاضر ہو جاؤ'' (مسلم)

بھائیو! سوچو! نابینے کو گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت نہ مل سکی اور آنکھوں والے جو اذان سن کر مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے نہیں جاتے، قیامت کے دن ان کا کیا حال ہوگا۔ جماعت سے نماز پڑھنے میں اجتماعی زندگی کا راز پنہاں ہے، اور تارک جماعت قوم میں انفرادیت پیدا کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ نابینوں تک کو مسجد میں حاضری کا حکم دیا گیا۔

ان احادیث کے پڑھنے کے بعد بھی جماعت میں سستی کرنا اور گھروں پر یا دکان وغیرہ ہی میں پڑھ لینا ایک مسلمان عقل مند کی شان کے خلاف ہے اور دنیا وآخرت کا نقصان ہے، جس کا اندازہ حقیقت کی آنکھ کھلنے کے بعد ہوگا۔

مسافر کی نماز کا بیان

شرعاً مسافر وہ شخص ہے جو شہر کی آبادی سے ۴۸ میل (جو ۷۷،۲۴۸۵ کلو میٹر بنتا ہے) دور جانے کا ارادہ رکھتا ہو ایسے شخص پر شہر کی آبادی سے نکلتے ہی سفر کے احکام شروع ہو جائیں گے۔

(شرح البدایہ ص ۱۴۸ ج ۱ احسن الفتاویٰ ص ۹۶ ج ۴)

مسافر شرعی کا حکم

ظہر عصر اور عشا کی فرض چار کے بجائے دو رکعت پڑھے اور سنتوں کا حکم یہ ہے کہ اگر جلدی ہو تو فجر کی سنتوں کے علاوہ اور سنتیں چھوڑنا درست ہے اور اگر جلدی نہ ہو تو سنتیں نہ چھوڑیں ان میں کمی نہیں ہے پوری پوری پڑھے۔

(فتاویٰ ہندیہ صفحہ ۸۹ جلد ۱، بحر الرائق صفحہ ۱۳۰ جلد ۱ شرح التنویر صفحہ ۴۸۸ جلد ۱)

فجر اور مغرب اور وتر کی نماز میں بھی کوئی کمی نہیں۔ (رد المحتار صفحہ ۸۲۱ جلد ۱)۔

راستہ میں قیام کرنے کا شرعی حکم:

اگر راستے میں کہیں قیام کر لیا تو اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہے تو وہ برابر مسافر ہے اور اگر پندرہ دن وہاں یا اس سے زیادہ کی نیت ہے تو وہ پوری نماز پڑھے اگرچہ

نیت بدل جائے اور دوبارہ پندرہ دن سے پہلے جانے کا ارادہ ہو جائے کیونکہ اس نے ایک دفعہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لی ہے (شرح البدایہ ۱۲۹ جلد ا و شرح التنویر صفحہ ۸۳۲ جلد ا)۔

مختلف جگہوں پر قیام کرنے کا شرعی حکم:

اگر مختلف مقامات میں کچھ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہے پورے پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ کہیں نہیں ہے تب بھی مسافر ہے، جب تک پندرہ دن کی نیت ایک جگہ نہ کر لے یا اپنے وطن میں داخل نہ ہو جائے۔ (شرح التنویر صفحہ ۸۳۱ جلد ا)

نوٹ منیٰ عرفات کے قیام کا شرعی حکم حج کے بیان میں ملاحظہ ہو۔

سفر کی نماز گھر پہنچ کر اور گھر کی نماز سفر میں پڑھنے کا حکم:

سفر کی نماز گھر پہنچ کر دو ہی ادا کرے گا اور غیر سفر کی نمازیں سفر میں چار ہی ادا کرے گا۔

(شرح البدایہ صفحہ ۱۵۰ جلد ا)۔

قضا نماز کے پڑھنے کے مسائل

قضا میں جلدی کرنے کی اہمیت:

جس کی کوئی نماز چھوٹ جائے تو جب یاد آئے فوراً اس کو پڑھ لے۔ نسائی شریف ص ۱۰۹ جلد ا میں حدیث ہے من نسی صلوٰۃ فلیصلھا اذا ذکرھا جو کوئی نماز بھول جائے اور اس کو یاد آوے تو فوراً اس کو پڑھ لے۔ بلا عذر قضا نماز پڑھنے میں دیر لگانا گناہ ہے اگر قضا کرنے سے پہلے موت آ گئی تو دو گنا گناہ ہوگا ایک تو نماز قضا ہو جانے کا دوسرا فوراً نہ پڑھنے کا لہٰذا اس کے متعلق کچھ مسائل عرض کئے جاتے ہیں۔

کسی نماز کی قضا کیلئے اس کا وقت ہونا ضروری نہیں:

قضا نمازوں میں یہ ضروری نہیں کہ ظہر کی قضا ظہر کے وقت اور عصر کی قضا عصر کے وقت بلکہ

ایک ایک وقت دو دو چار چار نمازوں کی قضا پڑھ سکتے ہیں (ردالمحتار صفحہ ۶۸۷ جلد ۱)۔

قضا نماز کا طریقہ

جس کی ایک نماز قضا ہوئی یا دو یا تین یا چار یا پانچ یعنی عمر بھر میں پانچ سے زیادہ قضا نہیں ہوئیں یا ہوئیں تو تھیں مگر سب کی قضا ادا کر لی تھی اب پانچ تک نمازیں دوبارہ قضا ہو گئیں تو اس کا مسئلہ یہ ہے کہ۔

۱۔ پہلے ان کی قضا کرے پھر اگلی نماز ادا کرے مثلاً فجر کی نماز فوت ہوگئی اور عمر بھر میں اس کے علاوہ کوئی اور نماز ذمہ نہیں تو پہلے اس کی قضا کرے پھر ظہر پڑھے۔

۲۔ اور ان کو ترتیب وار پڑھنا ضروری ہے مثلاً پہلے فجر پھر ظہر پھر عصر پھر، مغرب پھر عشا ایک دن کی فوت ہوگئی تو قضا میں بھی یہی ترتیب ضروری ہے ہاں اگر بھول جائے کہ میرے ذمہ قضا باقی ہے اور اگلی نماز پڑھ لی یا وقت اتنا تنگ ہے کہ اگر قضا کرنے لگے گا تو اگلی نماز کا وقت نکل جائے گا تو پہلے اگلی نماز پڑھ لے پھر اس کی قضا کرے۔

(درمختار صفحہ ۵۹۷ جلد ۱ شرح البدایہ صفحہ ۱۳۷ جلد ۱)۔

مسئلہ۔ اگر چھ نمازیں فوت ہو گئیں یا اس سے زیادہ تو اب دونوں پابندیاں ختم یعنی ان کی قضا پڑھے بغیر اگلی نماز ادا کر سکتے ہیں اور جب ان نمازوں کی قضا پڑھے تو جو نماز سب سے پہلے فوت ہوئی ہے پہلے اس کی قضا پڑھنا واجب نہیں ہے۔ (شرح البدایہ صفحہ ۱۳۸ جلد ۱)

کئی برس کی نمازوں کی قضا کا طریقہ

قضا کا جو طریقہ ذکر ہوا وہ اس صورت میں ہے کہ انسان کو معلوم ہو کہ میرے ذمہ اتنی نمازیں قضا ہیں لیکن اگر پتہ نہیں اور کئی برس کی نماز نہیں پڑھیں تو ان کا طریقہ یہ ہے کہ اس طرح نیت کرے میرے ذمہ جتنی فجر کی نمازیں ہیں ان میں سے پہلی پڑھتا ہوں یا ان میں سے آخری پڑھتا ہوں اس طرح ہر نماز کی نیت کرے اور اس وقت تک کرتا رہے جب تک دل میں یہ یقین نہ ہو جائے کہ ساری نمازیں قضا پڑھ لی ہیں اور اب کوئی باقی نہیں رہی۔

(شرح التنویر صفحہ ۱۸۷ جلد ۵ باب قضا الفوائت)

کن نمازوں کی قضا ضروری ہے؟

قضا صرف فرض نمازوں اور وتر کی پڑھی جاتی ہے سنتوں کی قضا نہیں البتہ اگر فجر کی نماز فوت ہوگئی اور اس کی قضا زوال سے پہلے کر رہا ہے تو سنت اور فرض دونوں کی قضا کرے اور زوال کے بعد اگر قضا کر رہا ہے تو صرف فرض کی قضا کرے۔ (شرح التنویر صفحہ ۷۹ ے، جلد ۱)۔

فجر کی سنتوں کا حکم:

اگر فجر کا وقت اتنا تنگ ہے کہ سنت بھی پڑھے گا تو فرض کا وقت نکل جائے گا یا جماعت کی دوسری رکعت نکل جائے گی تو سنتوں کو چھوڑ دے اور اگر سنتیں پڑھنے پر ایک رکعت جماعت سے نکل رہی ہو تو سنت پڑھ لینی چاہیے کیونکہ اس کی بڑی تاکید آئی ہے اور سنتیں چھوڑ دینے کی صورت میں زوال سے پہلے پہلے بہتر ہے کہ اس کی قضا کرلے۔

(رد المحتار صفحہ ۵۰ ے، جلد ۱)۔

توبہ سے نماز معاف نہ ہوگی:

توبہ سے نمازیں، معاف نہیں ہوتیں البتہ نہ پڑھنے سے جو گناہ ہوتا وہ توبہ سے معاف ہوگیا اب قضا نہ کرنے کی صورت میں پھر گنہگار ہوگا۔ (رد المحتار صفحہ ۵۵ ے، جلد ۱)۔

نماز کے فدیہ کا مسئلہ:

اگر ساری عمر بھی قضا نہ پڑھی تو مرتے وقت نمازوں کی طرف سے فدیہ کی وصیت کر جانا واجب ہے ورنہ گناہ ہوگا۔ اور ایک نماز کا فدیہ ایک صدقۂ فطر کے مقدار ہے تو دن رات کی نماز کے چھ فدیے ہوگئے پانچ فرض اور ایک وتر۔

نماز جنازہ کے مسائل

نماز جنازہ کے فرائض:

نماز جنازہ میں دو چیزیں فرض ہیں (۱) چار مرتبہ اللہ اکبر کہنا (۲) قیام یعنی کھڑا ہونا

جس طرح سے قیام فرض واجب نمازوں میں فرض ہے اور بے عذر اس کو چھوڑنا جائز نہیں۔

(درمختار ص ۱۲۱، بحر الرائق صفحہ ۱۸۰ جلد ۲)

نماز جنازہ کا مسنون و مستحب طریقہ:

نماز جنازہ کا طریقہ سنت سے یہ ثابت ہے کہ میت کو آگے رکھ کر امام اس کے سینہ کے مقابل کھڑا ہو جائے اور سب لوگ یہ نیت کریں۔

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ صَلٰوةَ الْجَنَازَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَ دُعَاءً لِّلْمَيِّتِ

یعنی میں نے یہ ارادہ کیا کہ نماز جنازہ اللہ کو خوش کرنے اور میت کی مغفرت کے لئے پڑھوں۔

یہ نیت کر کے دونوں ہاتھ مثل تکبیر تحریمہ کے کانوں تک اٹھا کر ایک مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لیں پھر سبحنك اللّٰهم پڑھیں اس کے بعد پھر ایک بار اللّٰه اکبر کہیں مگر اس مرتبہ ہاتھ نہ اٹھائیں اس کے بعد درود شریف پڑھیں اور بہتر نماز والا درود ہے پھر ایک اور دفعہ تکبیر کہہ کر میت کے لئے دعا کریں اگر وہ بالغ ہو چاہے مرد ہو یا عورت تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا وَ ذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ

اور اگر میت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا

اور اگر نابالغ لڑکی ہو تو بھی یہی دعا ہے فرق صرف اتنا ہے تینوں اجْعَلْهُ کی جگہ اجْعَلْهَا اور شافعا و مشفعا کی جگہ شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً پڑھیں۔

یہ دعا پڑھ لیں تو پھر ایک مرتبہ اللہ اکبر پڑھیں اور اس تکبیر کے بعد سلام پھیر دیں۔

(درمختار صفحہ ۱۲۲ جلد ۱ صفحہ ۵۵۸ جلد ۱، عالمگیری صفحہ ۱۶۱ جلد ۱، بحر الرائق ص ۱۸۳ ج ۲)۔

نماز جنازہ کی دعا یاد نہ ہونے کی صورت میں کیا کیا جائے؟

اگر کسی کو دعا یاد نہ ہو تو کوئی بھی مغفرت کی دعا ربنا اٰتنا وغیرہ پڑھ لے لیکن کسی مسلمان کا اس دعا کو یاد نہ کرنا انتہائی افسوس کی بات ہے کہ ایک مسلمان بھائی کی نماز جنازہ پڑھنا دوسرے مسلمان بھائی پر حق ہے۔

جوتے پہن کر نماز جنازہ پڑھنے کا مسئلہ:

بعض لوگ جوتے پہن کر نماز جنازہ پڑھ لیتے ہیں تو یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ اگر جوتا پہنا ہوا ہے تو پھر جوتا پاک ہونا بھی ضروری ہے اور اس جگہ کا بھی پاک ہونا ضروری ہے جس پر نمازی کھڑا ہے اور اگر جوتا اتارا ہوا ہے تو صرف جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے۔ اکثر لوگ اس کا خیال نہیں رکھتے اور ان کی نماز نہیں ہوتی۔

(بحر الرائق صفحہ ۱۷۹ جلد ۲)

نماز جنازہ میں تاخیر سے شرکت کا مسئلہ:

اگر کوئی شخص جنازہ کی نماز میں ایسے وقت پہنچا کہ کچھ تکبیریں اس کے آنے سے قبل ہو چکی ہیں تو وہ تکبیریں اس کی نکل گئی ہیں جیسے رکعتیں نکل جاتی ہیں اب وہ آتے ہی تکبیر تحریمہ کہہ کر شریک نہ ہو جائے بلکہ امام کی تکبیر کا انتظار کرے جب امام تکبیر کہے تو اس کے ساتھ یہ بھی تکبیر کہے اور یہ پہلی تکبیر ہوگی ہاں اگر چوتھی تکبیر امام کہہ چکا ہو تو پھر فوراً سلام سے پہلے شریک ہو جائے بہر حال سلام پھیرنے کے بعد یہ شخص اپنی نکلی ہوئی تکبیروں کو ادا کرے اور اس میں کچھ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ (بحر الرائق صفحہ ۱۸۵ جلد ۱)

جنازہ کے ساتھ چلتے وقت زور سے کلمہ پاک کلمہ شہادت کا پڑھنا:

جنازہ کے ساتھ جو لوگ ہوں ان کو کوئی دعا یا ذکر کرنا یا کلمہ شہادت، کلمہ پاک وغیرہ الفاظ زور سے پڑھنا مکروہ ہے۔ (بحر الرائق صفحہ ۱۹۲ جلد ۲، درمختار صفحہ ۱۲۲ جلد ۱)۔

مسئلہ۔ جنازہ کا تیز قدم لے جانا مسنون ہے مگر اس قدر تیز نہ لے جائیں کہ نعش کو

حرکت ہو۔ (درمختار ورد المحتار صفحہ ۵۹۷، جلد ۱)۔

مسئلہ۔ دفن کرتے وقت اگر خاتون کا جنازہ ہو تو پردہ کرنا مستحب ہے۔

عیدین کی نماز کا طریقہ و مسائل

عید کے اسلام میں دو دن ہیں ایک عید الفطر جو شوال کے مہینے کی پہلی تاریخ کو منائی جاتی ہے اور دوسری ذی الحج کی دسویں تاریخ کو منائی جاتی ہے جسے عید الضحیٰ کہتے ہیں۔

نماز عید الفطر کا طریقہ

پہلے نیت کرے کہ میں دو رکعت واجب نماز عید کی چھ زائد واجب تکبیروں کے ساتھ پڑھتا ہوں اور ہاتھ باندھ لے اور **سبحنک اللّٰھم** آخر تک پڑھنے کے بعد تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اور تکبیر تحریمہ کی طرح دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور تکبیر کے بعد ہاتھ اتنا لٹکا کر رکھے جتنی دیر میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکیں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ لٹکائے بلکہ ہاتھ باندھ لے اور **اعوذ باللّٰہ بسم اللّٰہ** پڑھ کر سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی دوسری سورت پڑھ کر ہر نماز کی طرح رکوع و سجدہ کر کے کھڑا ہو اور دوسری رکعت میں پہلے سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھنے کے بعد تین تکبیر اس طرح کہے کہ ہر تکبیر میں ہاتھ لٹکا دے اور چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے۔ (مراقی الفلاح صفحہ ۳۰۹)

نماز عید الاضحیٰ کا طریقہ

اس کا طریقہ وہی ہے جو نماز عید الفطر کا مذکور ہوا، فرق صرف نیت کا ہے وہاں دو رکعت نماز عید الفطر کی نیت کی تھی اور یہاں دو رکعت نماز عید الاضحیٰ کی نیت کی جائے گی۔

عید الفطر کے دن کے مسنون اعمال۔

عید الفطر کے دن تیرہ اعمال حدیث سے ثابت ہیں:

۱۔ شریعت کے مطابق اپنی آرائش کرنا۔

۲۔ غسل کرنا۔

۳۔ مسواک کرنا۔

۴۔ عمدہ سے عمدہ کپڑے جو اپنے پاس ہوں پہننا۔

۵۔ خوشبو لگانا۔

۶۔ صبح جلدی اٹھنا۔

۷۔ عیدگاہ میں جلدی جانا۔

۸۔ عیدگاہ جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز جیسے کھجور وغیرہ کھالینا۔

۹۔ عیدگاہ جانے سے پہلے صدقۃ الفطر دینا۔

۱۰۔ عید کی نماز عیدگاہ میں جا کر پڑھنا یعنی بلا عذر مسجد میں نہ پڑھنا۔

۱۱۔ جس راستے سے جائے اس کے علاوہ دوسرے راستے سے واپس آنا۔

۱۲۔ پیدل جانا۔

۱۳۔ راستے میں تکبیر تشریق اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ آہستہ آواز سے کہتے جانا۔ (درمختار صفحہ ۱۱۲ جلد ۱، بحر الرائق صفحہ ۱۵۹، جلد ۲)

عید الاضحیٰ کے دن کے مسنون اعمال:

عید الفطر کے مسنون اعمال یہاں بھی ہیں فرق اتنا ہے کہ اس عید میں عیدگاہ جانے سے پہلے کوئی چیز کھانا مسنون نہیں

دوسرا فرق یہ ہے کہ عید الفطر میں تکبیر تشریق راستے میں آہستہ آہستہ آواز سے پڑھنا مسنون ہے اور یہاں بلند آواز سے پڑھی جائے گی۔

اور عید الفطر کی نماز تھوڑی دیر کر کے پڑھنا مسنون ہے اور عید الاضحیٰ کی نماز جلدی پڑھنا مسنون ہے۔

اور عید الفطر میں صدقۃ فطرہ تھا اور یہاں عید کی نماز کے بعد قربانی ہے جس پر واجب ہو (اور قربانی کا گوشت کھانا بھی سنت ہے) (بحر الرائق صفحہ ۱۹۰، صفحہ ۱۹۳، جلد ۲، درمختار صفحہ ۱۱۶ جلد ۱)۔

عید کی نماز میں تاخیر سے شرکت کا مسئلہ:

اگر کوئی عید کی نماز میں ایسے وقت میں آ کر شریک ہوا یعنی امام ابھی قرأت کر رہا ہے اور یہ شریک ہوا تو فوراً نیت باندھنے کے بعد تکبیریں کہہ لے اور اگر رکوع میں آ کر شریک ہوا تو اگر غالب گمان ہو کہ تکبیریں کہہ کر امام کے ساتھ رکوع میں شریک ہو جائے گا تو نیت باندھ کر تکبیریں کہہ لے اس کے بعد رکوع میں جائے اور اگر رکوع میں نہ ملنے کا خوف ہو تو رکوع میں شریک ہو جائے اور رکوع کی حالت میں بجائے تسبیح کے تکبیریں کہہ لے مگر ہاتھ نہ اٹھائے (اگر موقع ملے تو تکبیرات کے بعد تسبیحات پڑھ لیں) اور اگر ابھی یہ تکبیروں سے فارغ نہ ہوا تھا کہ امام نے رکوع سے سر اٹھا لیا تو یہ بھی سر اٹھا لے اور جتنی تکبیریں رہ گئیں وہ سب معاف ہیں۔ (درمختار و ردالمختار صفحہ ۶۰۵ جلد ۱)۔

ایک رکعت نکلنے کا مسئلہ

اگر ایک رکعت نکل جائے تو امام کے سلام کے بعد اس کو پڑھ لے مگر اس میں قرأت سے پہلے تکبیرات نہ کہے گا بلکہ پہلے قرأت کرے گا پھر تکبیرات کہے گا کیونکہ اس طرح دونوں رکعتوں کی تکبیرات کے درمیان کوئی قرأت نہیں آئے گی اس کی پہلی رکعت میں قرأت کے بعد تکبیریں ہوتیں اور اب یہ اپنی دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے تکبیریں پڑھے گا اور یہ کسی صحابی کا مذہب نہیں۔ (درمختار و شامی صفحہ ۶۱۱ جلد ۱)۔

اگر تشہد میں پہنچے تو معمول کے مطابق نماز مکمل کریں۔

سنت اور نفل نمازیں

سنت مؤکدہ کی تفصیل

سنتیں دو قسم کی ہیں ایک مؤکدہ جن کی تاکید آئی ہے اور انسان بلا عذر شرعی نہ پڑھنے سے گناہ گار ہو گا اور ایسی سنتیں بارہ ہیں دو رکعت فجر سے پہلے، چار رکعت ظہر و جمعہ سے پہلے دو

رکعت ظہر کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشاء کے بعد۔ (شرح التنویر)

تہجد کی اہمیت:

بعض علماء نے تہجد کو بھی سنت مؤکدہ قرار دیا ہے اور یہ تہجد بڑی فضیلت والی نماز ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ اس نماز کو لازم پکڑلو اس لئے کہ تم سے پہلے صالحین کا شعار تھا اور تمہارے رب سے قرب کے حصول کا ذریعہ ہے اور گناہوں کو مٹانے والی ہے اور آئندہ روکنے والی ہے۔ (رد المحتار صفحہ ۵۱۱ جلد ا ترمذی شریف)

انبیاء پر یہ نماز فرض تھی اور جن لوگوں کے دل میں اللہ کی محبت کا شعلہ بھڑک اٹھتا ہے وہ شعلہ ان کے پہلوؤں کو راتوں میں خوابگاہوں سے دور رکھتا ہے اور اپنے رب کے دربار میں راز و نیاز، آہ و فغاں، رونے دھونے کے لئے کھڑا کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق آسمان دنیا پر تشریف لاتے ہیں اور اعلانات ہوتے ہیں کہ ہے کوئی مانگنے والا کہ عطا کیا جائے، ہے کوئی روزی میں وسعت طلب کرنے والا کہ وسعت دی جائے وغیرہ لقمان حکیم کی نصائح میں سے ایک یہ تھی کہ بیٹا مرغ سے زیادہ عاجز نہ بن کہ وہ تو سحر کے وقت اٹھ کر اپنے رب کو یاد کرے اور تو غافل پڑا سوتا رہے۔ اس لئے بزرگوں نے لکھا ہے کہ اگر کوئی کسی وجہ سے اٹھ نہ سکے اور رات کو عشا کی سنتوں اور وتر کے درمیان دو چار رکعت تہجد کی نیت سے پڑھ لے مگر کوشش کرے اٹھنے کی تو اس کو اللہ تعالیٰ تہجد کا ثواب عطا فرمائینگے اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائے۔ اس کی کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ ۱۲ رکعات ہیں۔

سنت غیر مؤکدہ کی تفصیل

دوسری قسم سنت غیر مؤکدہ ہے جن کی تاکید اتنی زیادہ نہیں پڑھ لے تو ثواب ملے گا، نہ پڑھنے پر کوئی گناہ نہیں، لیکن پڑھنی چاہیے۔ ایک بزرگ فرماتے تھے کہ یہ سنت غیر مؤکدہ ردی کی ٹوکری میں ڈالنے کی نہیں ہیں عمل کرنے کے لئے ہیں۔ ان میں سے ایک عصر سے قبل کی چار رکعت ہیں اور چار رکعت عشاء سے قبل۔ (شرح التنویر صفحہ ۴۰۷ جلد ا)

ان نمازوں کے علاوہ جتنی نمازیں ہیں وہ نفل کہلاتی ہیں بعض نفلوں کا ثواب بہت زیادہ ہے ان کے بارے میں کچھ لکھا جاتا ہے۔

۱۔ تحیۃ الوضو:

یعنی جب بھی وضو کریں تو دو رکعت نفل پڑھ لیا کریں بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو مسلم شریف کی حدیث ہے کہ جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے اور دھیان کے ساتھ خشوع خضوع سے دو رکعت پڑھے تو اس پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔

۲۔ اشراق:

ترمذی شریف کی حدیث ہے کہ جو مسلمان جماعت کے ساتھ فجر کی نماز پڑھے پھر اسی جگہ بیٹھے بیٹھے اللہ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج نکل جائے یعنی اس کی روشنی تیز ہو جائے کہ نگاہیں نہ جمیں (اور اس کی کم از کم مدت دس منٹ ہے اور بہتر ۱۲ منٹ ہے) پھر دو رکعت پڑھے یا چار پڑھ لے تو اس کے لئے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید سے فرمایا پورا پورا ثواب ملے گا۔ (ترمذی احمدی صفحہ ۷۹)

۳۔ چاشت کی نماز:

جب سورج خوب اونچا ہو جائے یعنی چوتھائی دن گزر جائے (طلوع آفتاب سے زوال آفتاب تک کے وقت کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے تو آدھا وقت اشراق اور اس کے بعد چاشت کا وقت شروع ہو جاتا ہے) اس کی کم از کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ چار، آٹھ، بارہ رکعتیں ہیں جتنی چاہے پڑھے۔ (شرح التنویر صفحہ ۷۱ جلد ۱)

حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ انسان کے جسم میں ۳۶۰ جوڑ ہیں ہر جوڑ کا صدقہ دیا کرو، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے ہر شخص اس کی استطاعت نہیں رکھتا حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ نماز پڑھ لیا کرو کہ تمہارے تین سو ساٹھ جوڑوں کا صدقہ ہو جائے گی۔

۴۔ اوابین کی نماز:

مغرب کی نماز کی سنتوں کے بعد کم از کم چھ رکعات اور زیادہ سے زیادہ ۲۰ رکعات پڑھے ایک سلام سے یا دو سلام سے یا تین سلام سے تینوں طرح چھ رکعات پڑھ سکتا ہے۔
(شرح التنویر صفحہ ۵۰۷، جلد ۱)

حضرت عائشہؓ کی حدیث ہے کہ جو مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھے گا اللہ تعالیٰ ایک محل جنت میں اس کے لئے بنائیں گے۔ (ترمذی احمدی صفحہ ۹۱)۔

اور حدیث میں آتا ہے کہ جو چھ رکعات پڑھے گا اس کو بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملے گا۔

۵۔ صلوٰۃ التسبیح:

حدیث شریف میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو بلا کر فرمایا جس کا مفہوم ہے کہ میں تمہیں ایسی نماز بتلا رہا ہوں کہ اس کے پڑھنے سے تمہارے اگلے پچھلے نئے پرانے جان بوجھ کر کئے ہوئے اور بھول کر کئے ہوئے چھوٹے بڑے سامنے کئے ہوئے اور چھپ کر کئے ہوئے سب گناہوں کو اللہ رب العزت معاف فرمائینگے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ تم چار رکعت نفل پڑھو اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور دوسری سورت سے فارغ ہونے کے بعد کھڑے کھڑے پندرہ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھو پھر رکوع کرو اور اس میں دس دفعہ پڑھو پھر قومہ کرو اور اس میں دس دفعہ پڑھو پھر سجدہ میں جا کر دس دفعہ پڑھو پھر دو سجدوں کے درمیان دس دفعہ پڑھو پھر دوسرے سجدے میں دس دفعہ پڑھو پھر کھڑے ہونے سے پہلے دس دفعہ پڑھو تو یہ ہر رکعت میں پچھتر ۷۵ دفعہ ہو گئیں چاروں رکعت میں اس طرح کرو، اگر تم سے ہو سکے تو روز اس کو پڑھ لو اگر نہ کر سکو تو ایک ہفتہ میں ایک دفعہ پڑھ لو اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ایک مہینہ میں ایک دفعہ پڑھ لو اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ایک سال میں ایک دفعہ پڑھ لو اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں تو ایک دفعہ پڑھ ہی لو۔ (ترمذی شریف وابن ماجہ شریف)

صلوٰۃ التسبیح کا دوسرا طریقہ

یہ بھی ہوسکتا ہے کہ قیام میں ثنا کے بعد اعوذ باللہ سے پہلے پندرہ دفعہ سبحان اللہ الخ اور قرأت کے بعد رکوع سے پہلے دس دفعہ پڑھ لیں اس طرح کرنے کی صورت میں دو سجدوں کے بعد دس دفعہ نہ پڑھا جائے گا۔

تسبیحات کم زیادہ ہوجانے کا مسئلہ

چار رکعتوں میں تسبیحات کی کل تعداد ۳۰۰ ہے۔ اگر ایک رکن میں پورا عدد نہ کرسکا یا بھول گیا تو اگلے رکن میں اس کو پڑھ لے رکوع میں رہ گئیں تو سجدہ میں پڑھ لے عدد پورا کرنے سے ثواب مل جائے گا اور ایک عدد بھی کم ہوگیا تو وہ نماز نفل ہوجائے گی اور صلوٰۃ التسبیح کا ثواب نہ ہوگا۔

صلوٰۃ التسبیح میں سجدہ سہو کا مسئلہ

تسبیحات کے آگے پیچھے ہوجانے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا اور جن وجوہات سے سجدہ واجب ہوتا ہے اگر ان میں سے کسی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہوا تو سجدوں میں تسبیحات نہ پڑھی جائینگی کیونکہ عدد مکمل ہوگیا۔

مسجد کے چند ضروری آداب

بِسْمِ اللّٰهِ وَ الصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.

۱۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں:

۲۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ نیت کرلیں کہ جتنی دیر مسجد میں رہوں گا، اعتکاف میں رہوں گا، اس طرح انشاء اللہ اعتکاف کا ثواب بھی ملے گا۔

۳۔ داخل ہونے کے بعد اگلی صف میں بیٹھنا افضل ہے، لیکن اگر جگہ بھر گئی ہو تو جہاں جگہ

ملے وہیں بیٹھ جائیں، لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے بڑھنا جائز نہیں۔

۴۔ جو لوگ مسجد میں پہلے سے بیٹھے ذکر یا تلاوت میں مشغول ہوں ان کو سلام نہیں کرنا چاہئے، البتہ اگر ان میں سے کوئی از خود متوجہ ہو اور ذکر وغیرہ میں مشغول نہ ہو، تو اس کو سلام کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۵۔ مسجد میں سنتیں یا نفلیں پڑھنی ہوں تو اس کے لئے ایسی جگہ کا انتخاب کریں جہاں سامنے سے لوگوں کے گزرنے کا احتمال نہ ہو۔ بعض لوگ پچھلی صفوں میں نماز شروع کر دیتے ہیں، حالانکہ ان کے سامنے اگلی صفوں میں جگہ خالی ہوتی ہے چنانچہ ان کی وجہ سے دور تک لوگوں کے لئے گزرنا مشکل ہو جاتا ہے اور انہیں لمبا چکر کاٹ کر جانا پڑتا ہے، ایسا کرنا گناہ ہے اور اگر کوئی شخص ایسی حالت میں نمازی کے سامنے سے گزر گیا تو اس گزرنے کا گناہ بھی نماز پڑھنے والے پر ہوگا۔

۶۔ مسجد میں داخل ہونے کے بعد اگر نماز میں کچھ دیر ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں تحیۃ المسجد کی نیت سے پڑھ لیں، اس کا بہت ثواب ہے۔

اگر وقت نہ ہو تو سنتوں ہی میں تحیۃ المسجد کی نیت کر لیں اور اگر سنتیں پڑھنے کا بھی وقت نہیں ہے، اور جماعت کھڑی ہے تو فرض میں بھی یہ نیت کی جا سکتی ہے۔

۷۔ جب تک مسجد میں بیٹھیں، ذکر کرتے رہیں، خاص طور پر اس کلمے کا ورد کرتے رہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔

۸۔ مسجد میں بیٹھنے کے دوران بلا ضرورت باتیں نہ کریں، نہ کوئی ایسا کام کریں جس سے نماز پڑھنے والوں یا ذکر کرنے والوں کی عبادات میں خلل آئے۔

۹۔ نماز کھڑی ہو تو اگلی صفوں کو پہلے پر کریں، اگر اگلی صفوں میں جگہ خالی ہو تو پچھلی صفوں میں کھڑا ہونا جائز نہیں ہے۔

۱۰۔ جمعہ کا خطبہ دینے کے لئے جب امام منبر پر آ جائے تو اس وقت سے نماز ختم ہونے تک بولنا یا نماز پڑھنا یا کسی کو سلام کرنا یا سلام کو جواب دینا جائز نہیں ہے، اس دوران اگر

کوئی شخص بولنے لگے تو اسے چپ رہنے کی تاکید کرنا بھی جائز نہیں۔

۱۱۔ خطبہ کے دوران اس طرح بیٹھنا چاہئے جیسے التحیات میں بیٹھتے ہیں، بعض لوگ پہلے خطبہ میں ہاتھ باندھ کر بیٹھتے ہیں، اور دوسرے خطبوں میں ہاتھ زانوؤں پر رکھ لیتے ہیں، یہ طریقہ بے اصل ہے، دونوں خطبوں میں ہاتھ زانوں پر رکھ کر بیٹھنا چاہئے۔

۱۲۔ ہر ایسے کام سے پرہیز کریں جس سے مسجد میں گندگی ہو، بدبو پھیلے یا کسی دوسرے کو تکلیف پہنچے۔

۱۳۔ کسی دوسرے شخص کو کوئی غلط کام کرتے دیکھیں تو چپکے سے نرمی کے ساتھ سمجھا دیں، اس کو برسرعام رسوا کرنے، ڈانٹ ڈپٹ یا لڑائی جھگڑے سے مکمل پرہیز کریں۔

۱۴۔ مسجد سے باہر نکلتے وقت بایاں پاؤں پہلے باہر نکالیں اور یہ دعا پڑھیں:

"بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ"

جمعہ کے معمولات اور فضائل

قرآن وسنت کی روشنی میں جمعہ کا دن مبارک دن ہے جس کی بڑی فضیلت آئی ہے اور اس میں نیک اعمال کا بڑا اجر وثواب ہے اس لئے اس دن کی قدر کرنی چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ اس کو نیک کاموں میں گزارنا چاہیئے اور گناہوں سے بچنا چاہیئے احادیث کی روشنی میں جمعہ کے فضائل اور اعمال کا مختصر خلاصہ درج ذیل ہے۔

جمعہ کے دن عبادت کی فضیلت:

حدیث پاک میں ہے کہ جمعہ کی رات اور دن میں ہر عبادت اور نیک کام کا ثواب ۷۰ گنا بڑھ جاتا ہے مثلاً تمام دنوں میں ایک بار یٰسین شریف پڑھنے کا ثواب عام طور پر ایک مرتبہ پڑھنے کے برابر ہے لیکن اگر کوئی شخص اس کو شب جمعہ یا جمعہ کے دن پڑھے گا تو اس کو

۷۰ مرتبہ یٰسین شریف پڑھنے کا ثواب ملے گا یا مثلاً صلوٰۃ التسبیح ایک مرتبہ پڑھنے سے دس قسم کے گناہ معاف ہوتے ہیں صغیرہ وکبیرہ بھی اگلے بھی پچھلے بھی چھپ کر کیے ہوئے اور علانیہ کیے ہوئے بھی بھول کر کیے ہوئے بھی اور جان بوجھ کر کیے ہوئے بھی نئے بھی پرانے بھی ہر قسم کے گناہ معاف ہوتے ہیں جمعہ کے دن اس کا ثواب ۷۰ صلوٰۃ تسبیح پڑھنے کے برابر ہو جاتا ہے اس لئے اس دن کی قدر کرنی چاہیئے اور جمعہ کے دن کسی وقت صلوٰۃ التسبیح اور یٰسین شریف پڑھنا بڑے اجر وثواب کا باعث ہے۔

جمعہ کے دن دعا کی فضیلت:

جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ جس میں دعا قبول ہوتی ہے اس وقت میں دعا میں مشغول ہونا سعادت کی بات ہے۔

قبولیت کی گھڑی:

اس بارے میں دو قول زیادہ اہم ہیں۔

۱۔ جب خطیب پہلا خطبہ دے کر منبر پر بیٹھے اس وقت دعا مانگنا لیکن اس وقت ہاتھ اٹھا کر یا زبان سے آہستہ یا زور سے دعا مانگنا ممنوع ہے ہاں دل میں دعا کر سکتے ہیں۔

۲۔ سورج غروب ہونے سے ذرا پہلے دعا کرنا یعنی جمعہ کے دن سورج غروب ہونے سے تقریباً پانچ منٹ پہلے دعا کی قبولت کا خاص وقت ہے۔ جمعہ کے دن جہنم سے خلاصی کے لئے دعا مانگی جائے۔

جمعہ کی پہلی اذان کے بعد دنیوی کام کا شرعاً حکم:

جمعہ کی پہلی اذان کے بعد دنیوی کاروبار جائز نہیں لہٰذا اس وقت کاروبار کرنے سے بچنا چاہیئے بلکہ پہلی اذان سے پہلے کاروبار وغیرہ چھوڑ کر جمعہ کی تیاری کرنی چاہیئے اور جمعہ کے جس قدر سنتیں اور آداب ہیں ان کو بجالانا چاہیئے۔

جمعہ کے آداب:

۱۔ سر کے بال سنت کے مطابق بنوانا۔

۲۔ ناخن کترنا، بغلوں اور زیر ناف بال صاف کرنا۔

۳۔ مونچھیں کترنا مسواک کرنا۔

۴۔ سنت کے مطابق اچھی طرح غسل کرنا۔

۵۔ تیل لگانا، کنگھا کرنا۔

۶۔ موجودہ کپڑوں میں سب سے اچھے کپڑے پہننا اور نیز سفید کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا۔

۷۔ مسجد میں نماز جمعہ کے لئے نظریں نیچے کر کے جانا تا کہ نا مناسب جگہ نظر نہ پڑے اور سکون اور وقار سے جانا اور پیدل جانا لیکن سواری پر جانا جائز ہے اور بہت جلدی جانا۔

۸۔ کسی کو تکلیف دیئے بغیر ممکن ہو تو صف اول میں بیٹھنا دنیوی باتوں سے بچنا اور اطمینان وسکون سے نماز جمعہ ادا کرنا۔

نوٹ۔ اول سے آخر (ھندیہ مراقی الفلاح و بہشتی زیور)۔

۹۔ دوران خطبہ جو شخص باتیں کرے وہ گدھے کے مانند ہے جس پر کتابیں لدی ہوئی ہوں۔ (مسند امام احمد)

جمعہ کے دن درود شریف کی کثرت

احادیث میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے اگر درود ابراہیمی پڑھیں تو بہتر ہے ورنہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

اور جمعہ کے دن عصر کی نماز سے فارغ ہو کر اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے جو شخص ۸۰ مرتبہ یہ درود شریف پڑھے گا اس کے ۸۰ سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور اسی ۸۰ سال کی عبادت کا ثواب اس کے لئے لکھا جائے گا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْماً (مراد صغائر یعنی چھوٹے گناہ ہیں)

کثرت درود شریف کے بارے میں علما کے تین اقوال ہیں:

۱۔ جمعرات کے دن مغرب کے وقت سے جمعہ کے دن سورج غروب ہونے تک کم از کم تین سو مرتبہ پڑھنا سب سے کم درجہ ہے۔
۲۔ ایک ہزار مرتبہ پڑھنا درمیانی درجہ ہے۔
۳۔ تین ہزار مرتبہ پڑھنا اعلیٰ درجہ ہے۔

جمعہ کے دن نوافل کا اہتمام:

جمعہ کے دن نوافل جیسے اوابین قیام اللیل، تہجد، اشراق اور چاشت وغیرہ ادا کرنا بہت فضیلت کا حامل ہے۔

جمعہ کے دن سورۂ کہف کی فضیلت:

دو فضیلتیں ہیں۔
۱۔ اس کا پڑھنے والا دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔
۲۔ اس سورۃ کے پڑھنے والے کو قیامت کے دن زمین سے آسمان تک نور سے نوازا جائے گا۔

جمعہ کے دن خاص کر گناہوں سے بچنا سب سے اہم اور ضروری بات ہے خاص کر ٹی وی، وی سی آر سے کیبل سے اور ڈش پر فحش فلمیں اور ڈرامے دیکھنے، گانے سننے اور گانے گانے سے اور ناچ دیکھنے سے داڑھی منڈوانے سے شلوار یا جبہ یا پینٹ کو ٹخنوں سے نیچے رکھنے سے جھوٹ بولنے سے غیبت کرنے سے گالیاں دینے سے اور نمازیں قضا کرنے سے اور خواتین بے پردگی سے خاص کر بچیں اور ان تمام گناہوں سے بچنا پورے ہفتہ ضروری ہے کہ یہ امت مسلمہ کی دینی اور دنیاوی معاشی تباہی و بربادی کے قومی اسباب ہیں کاش کہ امت مسلمہ کی دل کی آنکھیں کھلیں اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔

وتر کی نماز کا طریقہ

تین رکعت واجب وتر کی نیت سے تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کرے اور دوسری رکعت میں صرف التحیات پڑھ کر بغیر درود شریف پڑھے کھڑے ہو جائے اور سورۂ فاتحہ اور سورۃ سے فارغ ہو کر اللہ اکبر کہہ کر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر پھر باندھ لیں اور یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِىْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّىْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

مسبوق یعنی جس کی امام سے کوئی رکعت چھوٹ جائے اسکی نماز کا حکم:

مسئلہ: مسبوق یعنی جسکی ایک دو رکعت رہ گئی ہوں اسکو چاہیے کہ پہلے امام کے ساتھ شریک ہو کر جس قدر نماز باقی ہوں جماعت سے ادا کرے امام کی نماز ختم ہو جانے کے بعد کھڑا ہو کر اپنی گئی ہوئی رکعتوں کو منفرد یعنی اکیلے نماز پڑھنے والے کی طرح قراءت کے ساتھ ادا کرے اور سلام کے بعد ثنا، اور تعوذ (اعوذ باللہ) اور تسمیہ سے ایسے شروع کرے جیسے ابھی نماز شروع کی ہے۔ اور اگر ان رکعتوں میں کوئی غلطی ہو جائے تو سجدہ سہو بھی کرنا چاہیے اور قعدہ ان رکعتوں کے حساب سے کرے جو امام کے ساتھ پا چکا ہے۔ یعنی ان رکعتوں کے حساب سے جو دوسری ہو اسمیں پہلا قعدہ کرے۔ اور جو تیسری ہو تو مغرب اور وتر میں اخیر قعدہ کرے۔ اور چار رکعت والی نماز میں اسمیں قعدہ نہ کرے۔ (درمختار ج ا ص ۸۴)

اب مثالوں سے سمجھئے۔

۱۔ اگر کسی کی ساری رکعتیں امام سے چھوٹ جائیں چاہے دو رکعت والی نماز ہو یا تین رکعت والی یا چار رکعت والی۔ تو اسکو اسطرح پڑھا جائے جیسے اکیلے نماز پڑھی جاتی

ہے۔ یعنی ثنا، اور تعوذ اور تسمیہ اور التحیات سب اس طرح ہوگا اور۔

۲۔ اگر ایک رکعت نکل جائے کسی بھی نماز کی تو امام کے سلام کے بعد اعوذ باللہ اور بسم اللہ کے بعد سورۃ فاتحہ اور سورت پڑھ کر رکوع کر کے نماز پوری کر لے۔

۳۔ اور اگر دو رکعت نکل گئی اور نماز تین رکعت والی ہے تو سلام کے بعد ثنا (سبحانک اللّٰھم) اور اعوذ، بسم اللہ پڑھ کر سورۃ فاتحہ اور سورت پڑھے اور سجدے کے بعد تشہد میں بیٹھ جائے کیونکہ التحیات کے اعتبار سے دوسری رکعت ہے۔ اسی طرح دوسری رکعت میں بھی سورۃ فاتحہ کے ساتھ سورت پڑھے کیونکہ قرائت کے اعتبار سے پہلے والی دو رکعت ہیں۔ اور اگر وہ چار رکعت والی نماز ہے تو دو رکعت اس نے امام کے ساتھ پائی ہیں دوسری دو رکعت میں قراءت تو کریگا لیکن دونوں کے درمیان نہ بیٹھے۔

۴۔ اور اگر تین رکعت نکل گئی۔ اور نماز چار رکعت والی ہے تو پہلی رکعت میں قراءت تو کریگا لیکن ایک رکعت کے بعد بیٹھ جائیگا کیونکہ اب اگلی دو رکعت ہوگی۔ اور پھر تشہد سے کھڑے ہونے کے بعد جو رکعت پڑھے گا اس میں سورت کی قراءت بھی کریگا۔ اور آخری رکعت میں سورت کی قراءت نہ کریگا کہ قراءت کے اعتبار سے تیسری رکعت ہے اور فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورت کی قراءت نہیں ہوتی۔

جس کی رکعت نکلی ہوئی ہے وہ امام کے ساتھ سجدہ سہو کا سلام نہ پھیرے:

مسبوق امام کے ساتھ صرف سجدہ اور تشہد پڑھے گا اور سلام نہ پھیرے گا اور اگر جان بوجھ کر سلام پھیر دیا تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی اور بھولے سے پھیرنے کی وجہ سے نہ نماز ٹوٹے گی نہ سجدہ سہو لازم آئے گا چاہے امام سے پہلے پھیر دے کیونکہ امام کے پیچھے ایسی غلطیاں معاف ہوتی ہیں اور اگر یہ گمان کیا کہ اس کو سلام پھیرنا ضروری ہے اور سلام پھیر دیا تو بھی جان بوجھ کر سلام پھیرنے کی وجہ سے دوبارہ نماز پڑھنی پڑے گی۔

(شامی کتاب الصلوٰۃ باب سجود السہو صفحہ ۲۵۹ جلد ۲)۔

امام کے مقتدی سے پہلے دعائے قنوت اور التحیات سے فارغ ہونے کا مسئلہ

اگر امام مقتدی کے فارغ ہونے سے پہلے دعائے قنوت مکمل کرے تو مقتدی دعائے قنوت چھوڑ کر امام کے ساتھ شامل ہو جائے اس لئے کہ دعائے قنوت دعا ہے اور تھوڑی کو بھی دعا کہا جاتا ہے لہذا جتنی پڑھ لی ہے وہ واجب پورا ہونے کے لئے کافی ہے مکمل کرنا مستحب ہے اور امام کے ساتھ رکوع میں شرکت واجب ہے لہذا مستحب کو واجب کی وجہ سے چھوڑ دیا جائے گا۔ (شامی کتاب صلوٰۃ الوتر صفحہ ۵۴۰ جلد ۲)۔

اور اگر تشہد مکمل کرنے سے پہلے امام کھڑا ہو گیا تیسری رکعت کے لئے یا اس نے سلام پھیر دیا تو اس کو اپنا تشہد پورا کرنا لازم اور ضروری ہے اور اگر مکمل کئے بغیر امام کے ساتھ کھڑا ہو گیا یا سلام پھیر دیا تو نماز تو ہو جائے گی مگر مکروہ تحریمی ہوگی (واجب الاعادۃ ہوگی)

(شامی باب الامامۃ صفحہ ۴۴۴ جلد ۲)۔

مسبوق کے قعدہ اخیرہ میں درود شریف پڑھنے کا مسئلہ

مسبوق امام کے قعدہ اخیرہ میں التحیات کے بعد درود شریف نہ پڑھے بلکہ خاموش رہے یا تشہد دوبارہ پڑھے۔ (شامی باب الامامۃ صفحہ ۴۷۱ جلد ۲)

نماز میں جو چیزیں مکروہ اور منع ہیں

نوٹ: مکروہ وہ چیز ہے جس سے نماز تو نہیں ٹوٹتی مگر ثواب کم ہو جاتا ہے۔

سجدہ کی جگہ اونچی ہونے کا مسئلہ:

سجدہ کی جگہ اگر ایک بالشت سے زیادہ اونچی ہو تو نماز درست نہ ہوگی اور اگر ایک بالشت سے کم ہو تو بلا ضرورت مکروہ ہوگی اور اگر ضرورت ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(کذا فی المنیہ ملخصاً ص ۱۱۰)

ٹیک لگانے کا مسئلہ:

کسی دیوار یا عصا پر بغیر ضرورت ٹیک لگانا مکروہ ہے۔ (منیہ ص ۱۱۰)

کھانا تیار ہو تو نماز کا مسئلہ:

اگر کھانا تیار ہو اور بھوک بہت لگی ہو تو نماز پڑھنا مکروہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ لا صلوٰۃ بحضرۃ الطعام کھانا تیار ہو تو نماز کامل نہ ہوگی مکروہ ہوگی ہاں اگر نماز کا وقت تنگ ہو تو پہلے نماز پڑھ لے۔

پیشاب لگنے کے وقت نماز کا مسئلہ:

اگر پیشاب یا پاخانہ زور سے لگا ہو تو ایسے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(شرح التنویر ص ۶۰۷ ج ۱ الغنیۃ ص ۳۲۳)

پینٹ یا چڈا پہن کر نماز پڑھنے کا مسئلہ:

اسی طرح پینٹ یا چڈا اگر بہت ٹائٹ ہو تو بھی نماز مکروہ ہے اور اگر ناف سے گھٹنے تک کوئی حصہ ظاہر ہو تو نماز نہ ہوگی۔

میلے کپڑوں میں نماز پڑھنے کا مسئلہ:

اگر صاف کپڑے موجود ہوں تو گھر کے یا خدمت کے میلے کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (شرح التنویر ص ۶۰۷ ج ۱)

نمازی کے آس پاس تصویر ہونے کا مسئلہ:

اگر نماز پڑھی اس حال میں کہ اس کے سر کے اوپر یا سامنے یا اس کے مقابل دائیں بائیں تصویر ہو تو نماز مکروہ ہوگی اور اگر پیچھے ہو تو بعض لوگوں کے نزدیک مکروہ ہے اور بعض کے نزدیک نہیں لیکن صحیح یہی ہے کہ مکروہ ہے اور اگر اس کے دونوں قدموں کے نیچے ہو یا اس کے ہاتھ میں ہو یا انگوٹھی پر ہو یا بالکل چھوٹی سی ہو یا تصویر کا سر کٹا ہو یا منھ کٹا ہو یا غیر جاندار کی تصویر ہو تو مکروہ نہیں۔ (شرح التنویر ص ۶۰۸ ج ۱)

کسی کے چہرے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم:

اگر کسی انسان کے چہرے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی تو مکروہ ہوگی۔ (عالمگیری ص ۹۹ ج ۱)

سلام کا جواب دینے کا حکم:

ہاتھ یا سر کے اشارے پر سلام کو جواب دیا تو نماز مکروہ ہوگی۔ (شرح التنویر ص ۳۲ ج ۱)

نماز میں انگلیاں چٹخانے اور ادھر ادھر دیکھنے کا حکم:

نماز میں انگلیاں نہ چٹخائے نہ کولے پر ہاتھ رکھے اور نہ ادھر ادھر دیکھے اور اگر آنکھ کے کنارے سے دیکھا جائے دائیں بائیں گردن پھیرے بغیر تو مکروہ نہیں لیکن ایسا کرنا نہیں چاہیئے۔ (شرح الہدایہ ص ۱۴۴ ج ۱)

اوقات صلوۃ

نوٹ: چونکہ آجکل بڑی تحقیقات کے بعد نماز اور روزوں کے صحیح اوقات کی سال بھر کی جنتریاں تیار کی جاچکی ہیں۔ جن سے مدد حاصل کرنا بالخصوص سحری اور افطاری کے اوقات میں بہت ضروری ہے۔ اس لئے کتاب کے آخر میں ان کو شامل کیا گیا ہے۔ باقی مندرجہ ذیل اوقات کی تفصیل فقہاء کی کتب سے برائے فہم لکھی جاتی ہے کہ اس کا علم بھی ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

فجر کا وقت

صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور وہ سفیدی ہوتی ہے جو چوڑائی میں آسمان کے کنارے پر جہاں سے سورج نکلتا ہے ظاہر ہوتی ہے نہ کہ لمبائی میں اور سورج کے نکلنے تک رہتا ہے۔

فجر کا مستحب وقت

البتہ مرد کیلئے تو مستحب یہی ہے کہ تاریکی میں نماز نہ پڑھے بلکہ اجالا ہو جانے کے بعد نماز شروع کرے اور اجالے ہی میں ختم کرے ہاں اگر حاجی مزدلفہ کے اندر ہے تو وہ اندھیرے میں پڑھ لے جس طرح کہ عورت کے لئے ہمیشہ اندھیرے میں نماز پڑھنا اگرچہ مزدلفہ میں نہ ہو افضل ہے اس لئے کہ اندھیرے میں پردہ زیادہ ہے۔ (رد المحتار صفحہ ۲۴۰ جلد نمبر ۱)

وقت ظہر:

ظہر کا وقت زوال شمس کے بعد شروع ہوتا ہے اور اس وقت تک رہتا ہے جب تک ہر چیز کا سایہ سایہ اصلی (یعنی جتنا سایہ زوال کے وقت ہوتا ہے اس کے علاوہ) دوگناہ ہو جائے۔ (درمختار ص ۱۰۷ ج ۱)

ظہر کا مستحب وقت:

گرمی کے موسم میں ظہر میں اتنی دیر کرنا کہ گرمی کی تیزی کم ہو جائے مستحب ہے اور سردی کے موسم میں جلدی کرنا مستحب ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ ص ۳۱ ج ۱)

وقت العصر:

جب ظہر کا وقت ختم ہوتا ہے تو عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور سورج غروب ہونے تک رہتا ہے۔ (درمختار ص ۳۶۱ ج ۱)

نوٹ۔ مستحب وقت کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت میں زیادہ ثواب ملتا ہے اور مکروہ وقت کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ نماز تو ہو جاتی ہے مگر ثواب کم ملتا ہے۔

عصر کا مستحب و مکروہ وقت:

عصر کی نماز کو دیر کر کے پڑھنا مستحب ہے جب تک سورج کے اندر تبدیلی نہ آ جائے اور اتنی دیر سے پڑھنا کہ سورج کی دھوپ سرخ ہو جائے مکروہ ہے ہاں اس دن کی عصر پڑھ سکتے ہیں۔ (فتاویٰ ہندیہ ص ۳۲ ج ۱)

وقت المغرب:

مغرب کا وقت غروب آفتاب سے لے کر اس وقت تک رہتا ہے کہ آسمان کے کنارے پر سرخی باقی رہے جہاں پر سورج غروب ہوتا ہے۔ (شرح الوقایہ ص ۳۲۳)

مغرب کی نماز کا مکروہ وقت:

مغرب کی نماز میں اتنی دیر کرنا کہ ستارے ظاہر ہو جائیں مکروہ تحریمی ہے مگر کسی عذر کی

وجہ سے دیر ہو جائے تو اور بات ہے۔ (شرح التنویر ص ۳۶۲ ج ۱)

وقت العشاء:

غروب شفق یعنی آسمان کے کنارے سے سرخی غائب ہوتے ہی عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے اسی طرح وتر کا وقت بھی صبح صادق تک رہتا ہے۔ (شرح التنویر ص ۳۶۲ ج ۱)

عشاء کا مستحب وقت:

عشاء کی نماز کو تہائی رات تک دیر کر کے پڑھنا مستحب ہے اور آدھی رات کے بعد پڑھنا مکروہ ہے ہاں کسی عذر کی وجہ سے دیر ہو جائے تو اور بات ہے۔ (منیہ ص ۸۲، در ۳۶۱ ج ۱)

وتر کا مستحب وقت:

جس شخص کو آخری رات میں بیداری کا یقین ہو تو اس کے لئے آخری رات میں وتر پڑھنا مستحب ہے ورنہ سونے سے پہلے پڑھ لے۔ (شرح التنویر ص ۳۶۲ ج ۱)

جن اوقات میں کوئی نماز درست نہیں

سورج نکلتے وقت اور زوال کے وقت اور غروب کے وقت کوئی نماز اگرچہ جنازہ اور سجدہ تلاوت اور سہو ہو درست نہیں ہاں اس دن کی عصر کی نماز غروب کے وقت بھی پڑھ سکتے ہیں۔ (شرح التنویر ص ۳۶۸ ج ۱)

بعض مختلف چیزیں جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور جن سے نہیں ٹوٹتی ہے

نمازی کے چلنے کا حکم:

قبلہ کی طرف سے نماز پڑھتے پڑھتے تھوڑا سا چلئے جس سے سجدہ کی جگہ سے آگے نہ بڑھے تو کوئی حرج نہیں ہاں اگر سجدہ کی جگہ سے آگے بڑھ جائے تو نماز ٹوٹ جائے گی۔
(شرح التنویر ودرالمختار ص ۶۵۵ ج ۱)

نمازی کے آگے سے گزرنے کا حکم

نمازی کے سامنے سے اگر کوئی عورت (وغیرہ) گزر جائے تو نماز نہ ٹوٹے گی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں آیا ہے کہ کسی چیز کا آگے سے گزرنا نماز کو نہیں توڑتا مگر گزرنے والا گنہگار ہوگا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں آیا ہے کہ اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو اس گناہ کا علم ہو جائے جو اس کو ملے گا تو وہ چالیس سال تک کھڑا رہے (اس لئے ایسی جگہ نماز پڑھنی چاہیے کہ آگے کوئی نہ گزرے ورنہ نماز پڑھنے والا بھی گنہگار ہوگا۔ اور کھلے صحن وغیرہ میں نماز پڑھے تو ایک سترہ رکھے ایک ہاتھ یا اس سے زیادہ لمبا ہو اور ایک انگلی کے برابر موٹا ہو اور سترہ سے قریب ہو کر نماز پڑھے اور سترہ کو دائیں یا بائیں ابرو کے سامنے رکھے۔ (شرح وقایہ ص ۱۶۳ ج ۱)

کس مسجد میں نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے؟

مسجد دو طرح کی ہوتی ہیں ایک چھوٹی مسجد اور ایک بڑی مسجد، چھوٹی مسجد میں نمازی کے آگے سے گزرنے کی اجازت نہیں ہوتی اور بڑی مسجد میں اجازت ہے اب چھوٹی مسجد شرعاً وہ ہے جس کا کل رقبہ ۴۰ گز شرعی لمبائی، چوڑائی سے کم ہو (شرعی گز مشہور گز سے چھوٹا ہوتا ہے تقریباً ایک فٹ تک) ایسی مسجد میں نمازی کے آگے سے نہ قریب سے گزر سکتے ہیں نہ دور سے اور اگر رقبہ ۴۰ گز شرعی سے زیادہ ہو تو یہ جگہ بڑی مسجد کے حکم میں ہے ایسی مساجد میں نمازی کے مقام سے دو صفوں کی مقدار چھوڑ کر آگے سے گزر سکتا ہے۔ (شامی صفحہ ۴۸۰ جلد ۲)۔

صفوں کو مکمل کرنے کیلئے نمازی کے آگے سے گزرنے کا مسئلہ

اگر کوئی شخص صفوں کی آخری جگہ میں کھڑا ہو گیا اور اس کے اور صفوں کے درمیان میں جگہ خالی ہے تو آنے والے شخص کے لئے اجازت ہے کہ اس کے آگے سے گزر کر صفوں میں شامل ہو جائے اس لئے کہ غلطی نماز پڑھنے والے کی ہے کہ ایسی جگہ نیت نماز کی کیوں باندھی۔ (شامی کتاب الصلوٰۃ الامامۃ صفحہ ۵۶۷ جلد ۲)

حرم کے اندر نمازی کے آگے سے گزرنے کا مسئلہ:

شامی کے اندر حاشیہ مدنی کے حوالے سے یہ بات لکھی ہے کہ بیت اللہ کے اندر نماز پڑھنے والے اور مقام ابراہیم کے اندر اور مطاف کے کنارے پر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے کو روکا نہیں جائے گا۔ (شامی صفحہ ۴۸۲ جلد۲)۔

تکبیر کو کھینچنے کا حکم

اللہ اکبر کہتے وقت لفظ اللہ کے الف کو بڑھا دیا اور آللہ اکبر کہا یا اکبر کے ہمزہ میں مد کیا اور آکبر کہا یا ب کو بڑھا کر پڑھا اور اکبار پڑھا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ (رد المحتار ص ۵۰۰ ج ۱)

نماز میں بچہ کے گرنے پر بسم اللہ یا دعا پر امین کہنے کا حکم

اگر کوئی گرا اور بسم اللہ پڑھا یا کسی نے کسی کے لئے دعا کی اس کی نماز سے باہر تھا یا بددعا کی اور اس نے آمین کہا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ (شرح التنویر ص ۶۴۹ ج ۱)

الحمد للہ یا انا للہ کہنے کا حکم

اگر خوش خبری سننے پر الحمد اللہ کہا یا کسی کی موت کی خبر سننے پر انا للہ پڑھا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ (فتاوی ھندیہ ص ۱۳ ج ۱ شرح التنویر ص ۶۴۸ ج ۱)

پان یا میٹھی چیز کے ذائقہ کا حکم

نمازی کے اگر پان منہ میں دبا ہوا ہے یا کوئی میٹھی چیز رکھی ہے اور اس کو چبا نہیں رہا لیکن نماز پڑھتے پڑھتے مٹھاس اور پان کی پیک حلق میں جارہی ہے تو نماز ٹوٹ جائیگی۔

(رد المحتار ص ۶۵۱ ج ۱)

نماز میں کھانے پینے کا حکم

اگر کوئی چیز نماز میں کھائی یا پی لی تو اگرچہ تل کے دانے کے برابر ہو اور بھول کر ہو تب بھی نماز فاسد ہو جائے گی ہاں اگر اس کے دانتوں کے درمیان کوئی کھانے کی چیز (چھالیا وغیرہ) پھنسی ہوئی ہے اور وہ چنے کی دانے سے کم ہے اس کو اگر نگل لیا تو نماز نہ ٹوٹے گی (

ہاں اگر چنے کی دانے کے برابر یا اس سے زیادہ ہو اور نگل لیا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔

(شرح التنویر ص ۶۵۱ ج ۱)

سلام کے جواب کا حکم

زبان سے سلام کا جواب دینے سے اگر بھول کر دیا جائے نماز ٹوٹ جائے گی اور ہاتھ وغیرہ کے اشارے سے ٹوٹے گی تو نہیں البتہ مکروہ ہو جائے گی۔ (شرح التنویر ص ۶۲۳ ج ۱)

قبلہ سے سینہ پھیرنے کا حکم

اتنا مڑ جانا کہ جس سے سینہ قبلے کی طرف سے پھر جائے نماز کو فاسد کر دیتا ہے یعنی نقطہ مغرب سے ۴۵ ڈگری سے زیادہ دائیں یا بائیں مڑ جائے بشرطیکہ بغیر عذر کے ہو، ہاں اگر عذر سے ہو تو کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ ۴۵ ڈگری سے زیادہ نہ ہو۔

قرآن مجید دیکھ کر پڑھنے کا حکم

اگر امام (یا کوئی بھی) دیکھ کر قرآن پڑھے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (شرح البدایہ ص ۱۲۲ ج ۱)

چھینک پر الحمد للہ کہنے کا حکم

کسی کو چھینک آئی اور نمازی نے یَرْحَمُكَ اللّٰه کہدیا تو نماز فاسد ہو جائے گی اس لئے کہ اس طرح لوگوں کے باہمی گفتگو میں ہوتا ہے تو گویا ان سے کلام کر لیا بخلاف اس کے کہ چھینکنے والا نمازی خود بھی الحمد للہ کہے یا کسی اور کے چھینکنے پر الحمد للہ کہے تو نماز نہ ٹوٹے گی اس لئے کہ جواب اس طرح نہیں ہوتا۔ (شرح البدایہ ص ۱۲۰ ج ۱)

نماز میں کھنکھارنے کا حکم

اگر بغیر کسی عذر کے گلا صاف کرنے لگا جس سے حروف پیدا ہو گئے تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر عذر کے ساتھ ہو تو وہ چھینکنے کی طرح معاف ہے ہاں اگر ضرورت سے کھانسی کی اور گلا صاف کیا تو نماز نہ ٹوٹے گی لیکن اس میں بھی احتیاط کرنی چاہئے کہ حروف

پیدا نہ ہو جائیں۔ (شرح البدایہ ص ۱۲۰)

نماز میں بات کرنے یا آہ یا اف کہنے کا حکم

نماز میں جان بوجھ کر یا بھول کر بات کی تو نماز ٹوٹ جائے گی اور اگر نماز میں آہ یا اویا اف کہا یا رونا آگیا اور آواز نکلنے لگی تو اگر جنت و دوزخ کو یاد کر کے رونا آیا ہو تو نماز نہ ٹوٹے گی اور اگر درد یا مصیبت کی وجہ سے رونا آیا ہو تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ (هدایہ ص ۱۲۰ ج ۱)

عورت اور مرد کے ایک ساتھ نماز پڑھنے کا مسئلہ

اگر عورت مرد کے برابر کھڑی ہو جائے اگر چہ ایک عضو میں برابری ہو مثلاً سجدے میں جاتے وقت عورت کا سر مرد کے پاؤں کی سیدھ میں آجائے تو ان باتوں کے پائے جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اگر چہ وہ عورت باندی ہو۔

۱۔ عورت بالغ ہو چکی ہو اب وہ خواہ نو سال کی نوجوان بچی ہو یا بوڑھی ہو اور

۲۔ درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہو جو کم از کم ایک ہاتھ لمبی اور ایک انگلی کے برابر موٹی ہو اگر اس طرح ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی اسی طرح کوئی پردہ بھی درمیان میں نہ ہو یا اتنی جگہ نہ ہو جس میں ایک آدمی آسانی کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہو اگر پردہ ہو یا اتنا فاصلہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

۳۔ دونوں نماز میں ہوں اگر ایک نماز میں ہو اور دوسرا نہ ہو تو فاسد نہ ہوگی۔

۴۔ تحریمہ اور جماعت دونوں کی ایک ہو یعنی عورت مرد کی مقتدیہ ہو یا دونوں کسی اور امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں اسطرح دونوں کا رخ بھی ایک طرف ہو۔

(در مختار ص ۸۴ ج ۱ و بحر الرائق ص ۳۵۴ ج ۱)

۵۔ عورت میں نماز کے صحیح ہونے کی شرطیں پائی جاتی ہوں پس اگر عورت مجنوں ہو یا حالت حیض و نفاس میں ہو تو اس کی محاذات (یعنی سیدھ میں آنے) سے نماز فاسد نہ ہوگی

۶۔ امام نے اس کی اور دوسری عورتوں کی امامت کی نیت نماز شروع کرنے سے پہلے کی

ہو بعد میں نیت کرنے کا اعتبار نہیں۔

۷۔ محاذات ایک رکن یعنی تین سبحان اللہ کے بقدر باقی رہے اگر اس سے کم محاذات ہو تو مفسد نہیں مثلاً اتنی دیر تک محاذات رہے، جس میں رکوع وغیرہ نہیں ہو سکتا اور محاذات ختم ہو جائے تو اتنی محاذات سے نماز فاسد نہ ہوگی۔

۸۔ نماز رکوع سجدے والی ہو جنازے کی نماز میں محاذات سے نماز فاسد نہ ہو گی۔

نوٹ: ان شرائط کے پائے جانے کے وقت نماز فاسد ہو جائے گی اسلئے نماز شروع کرنے سے قبل خصوصاً حرم کی اندر اس بات کا اہتمام کرنا چاہئے کہ آس پاس کوئی عورت نہ ہو۔

حرم میں وتر کی نماز جماعت سے پڑھنے کا حکم:

واضح رہے کہ احناف کے نزدیک ایک رکعت کا کوئی ثبوت نہیں اس لئے رمضان المبارک میں ان حضرات کے پیچھے نماز وتر پڑھنے کے بعد احتیاط اسی میں ہے کہ دھرا لی جائے اور دو رکعت کے بعد سلام بھی نہ پھیرا جائے لیکن اگر کوئی انکی طرح پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ بلکہ ایک مسلمان کیلئے وہاں کی وتر اور دعا کرنے میں شرکت نہ کرنا آسان بات نہیں۔

ڈاڑھی کی شرعی حیثیت:

مسلم شریف میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے روایت کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے مونچھوں کے کتروانے اور ڈاڑھیوں کے بڑھانے کا حکم دیا ہے اور ظاہر ہے کہ حکم وجوب کے لئے ہوتا ہے جب تک کہ استحباب وغیرہ کی دلیل نہ پائی جائے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے تمام صحابہ کا پوری زندگی ڈاڑھی کو بڑھانے کا اہتمام اور کسی ایک صحابی کا بھی ڈاڑھی کو نہ کٹانا کم نہ کرانا اس کے ضروری ہونے کی واضح دلیل ہے غرض ڈاڑھی کا ایک مشت رکھنا شرعاً واجب ہے ڈاڑھی کا منڈوانا یا ایک مشت سے کم کرانا شرعاً حرام ہے۔

اسی طرح یہ بات بھی سمجھنی چاہیئے کہ ہر دین کا ایک شعار ہوتا ہے جس سے اس کی پہچان ہوتی ہے کسی کا شعار صلیب ہے تو کسی کا ٹیکا وغیرہ اور اسلام کا شعار ڈاڑھی ہے کیا ہی افسوس ہے کہ ایک مسلمان اور غیر مسلم شکل وصورت کے اعتبار سے ایک ہی ہوں۔ نیز جو

ڈاڑھی کاٹتا ہے یا کم کرواتا ہے وہ پیارے نبی کے دل پر آرے چلاتا ہے۔

کتنی شرم کی بات ہے ایک امتی کے لئے کہ اپنے روحانی والد اور محسن اعظم کے دل پر آرے چلائے یہ جفا نہیں تو اور کیا ہے نیز انسان کوئی بھی نیک کام کرے مگر ڈاڑھی کاٹنے کا گناہ اس کو ملتا رہے گا اس لئے کہ یہ ایک ظاہری گناہ ہے اللہ پاک تمام امت مسلمہ کو اس حکم پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

ڈاڑھی کی حدود

سر کی طرف سے کنپٹی کی ہڈی کے نیچے دونوں کانوں کے سامنے والا حصہ اور دونوں رخساروں کے نیچے والا حصہ جہاں بال اگتے ہیں ڈاڑھی کا حصہ ہے رخساروں کے سامنے والا حصہ اس میں شامل نہیں مگر اس کو کاٹنا خلاف اولیٰ ہے اسی طرح رخساروں سے نیچے منہ کے دونوں جانب کا حصہ جو مونچھوں سے ملا ہوا ہے اس پر اور ٹھوڑی پر اور جبڑے پر جو بال اگتے ہیں سب ڈاڑھی کے بال ہیں۔ (تبویب ص ۱۷۸ ج ۳)

ڈاڑھی ایک مشت سے کم کرنا شرعاً گناہ ہے ایک مشت رکھنا شرعاً ضروری ہے۔

(جواہر الفقہ ص ۲۲۴ ج ۲ بحر الرائق ص ۱۶ ج ۲)

غیر شرعی ڈاڑھی رکھنے والے کی امامت:

ایسے شخص کی امامت مکروہ تحریمی ہے واجب الاعادہ ہے یعنی فرض تو ذمہ سے ساقط ہو جائے گا مگر اس کا دہرانا واجب ہے اور ثواب نہ ملے گا۔ جو شخص صرف رمضان میں ڈاڑھی کاٹنا چھوڑ دے تو ڈاڑھی ایک مٹھی ہونے کی صورت میں امامت صحیح ہوگی ورنہ نہیں۔

سجدہ سہو کے مسائل

سجدہ سہو کا طریقہ

قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود شریف سے پہلے ہی ایک سلام پھیر دے سیدھی طرف اور صحیح یہ ہے کہ درود شریف اور دعا بھی پڑھ لے پھر سلام پھیرے پھر دونوں سجدے

کر کے دوبارہ تشہد اور درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے

(فتاویٰ ھندیہ ۸ جلد او شرح الہدایہ صفحہ ۱۳۰ جلد ۱)۔

اور اگر کوئی بھول کر سلام سے پہلے سجدہ کر لے تو بھی درست ہے اس لئے کہ حدیث سے دونوں طرح ثابت ہے۔ (طحطاوی صفحہ ۳۱۵ شرح التنویر صفحہ ۷۷ جلد ۱)۔

سجدہ سہو کس چیز سے واجب ہوتا ہے

سجدہ سہو کسی واجب چیز کو چھوڑ دینے سے اور نماز کے واجبات آگے پیچھے کرنے سے یا کمی زیادتی کرنے سے یا تکرار یعنی دو مرتبہ کرنے سے واجب ہوتا ہے۔

(مراقی صفحہ ۲۵۰ شرح التنویر صفحہ ۳۷۷ جلد ۱)

اسی طرح فرض کے تکرار سے یا فرض میں دیر کرنے سے بھی سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تفصیلی صورتیں ملاحظہ ہوں۔

مسئلہ: اگر کسی پر سجدہ سہو واجب ہو اور نہ کرے تو اس کو نماز پھر سے پڑھنی چاہیے۔ فرض کے چھوٹنے سے تو سجدہ سہو سے بھی نماز درست نہ ہوگی اور سنت کے چھوٹنے سے سجدہ سہو کی ضرورت نہیں ہے جس طرح ثناء بسم اللہ اور تسبیحات وغیرہ۔ (ردالمختار صفحہ ۴۷۷ جلد ۱)۔

دو رکوع اور تین سجدے کرنے کا حکم

کسی بھی فرض میں تکرار کرنے سے جیسے دو رکوع یا تین سجدے کرنے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ (منیہ ص ۱۲۵)

سورۃ فاتحہ کو چھوڑنے یا سورت کے بعد پڑھنے کا حکم

فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سے کسی رکعت میں اور واجب اور سنت اور نفل کی کسی رکعت میں سورۃ فاتحہ کو چھوڑنے سے اسی طرح سورت کو پہلے پڑھنے اور سورۃ فاتحہ کو بعد میں پڑھنے سے اسی طرح سورت کو چھوڑنے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔

(فتاویٰ ھندیہ صفحہ ۸۰۔۸۱ ردالمختار صفحہ ۸۷ جلد ۱)۔

سورۃ فاتحہ کے بعد سوچنے کا حکم

اگر کوئی سورۃ فاتحہ پڑھ کر سوچ میں پڑ جائے کہ کونسی سورت پڑھے اور ایک رکن یعنی تین سبحان اللہ کے بقدر سوچتا رہے اور اس حالت میں کوئی قرأت یا تسبیح نہ پڑھے تو سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ (اس لئے کے واجب یعنی سورت میں دیر ہوگئی ہے)۔

(شرح التنویر ۹۸ے جلد ا مقدار رکن از طحطاوی علی المراقی ۲۵۸)۔

سوچ بچار میں اصل یہ ہے کہ اگر اس کو کسی فرض کی ادائیگی یا واجب کی ادائیگی سے تین سبحان اللہ کے بقدر روک دے تو سجدہ سہو واجب ہوتا ہے جیسے التحیات اور درود پڑھنے کے بعد سلام سے پہلے سوچنے لگنا کہ تین رکعت پڑھی یا چار رکعت اسی طرح قرآن پڑھتے پڑھتے درمیان میں سوچنے لگ جانا یا التحیات کے بعد درود شریف سے پہلے سوچنے لگ جانا یا التحیات فوراً شروع نہ کرنا سوچنے لگ جانا یا رکوع سے اٹھنے کے بعد دیر تک سوچتے رہنا یا دو سجدوں کے درمیان سوچتے رہنا جس سے دوسرے سجدے میں دیر ہو جائے وغیرہ سے سجدہ واجب ہوتا ہے۔ (ردالمحتار مختصر اصفحہ ۹۸ے جلد ا)۔

دو دفعہ التحیات پڑھنے اور درود شریف کو چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد ملا دینے کا حکم:

دو رکعت کے بعد التحیات پڑھتے وقت دو دفعہ پڑھ لیا تو سجدہ سہو واجب ہوگا اس طرح اگر فرض یا وتر یا سنت موکدہ کی نماز جس میں دو رکعت کے بعد تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہونا ضروری درود شریف بھی ملا دیا تو اللھم صل علیٰ محمد تک پڑھنے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے یہی صحیح ہے۔ (فتاویٰ ھندیہ صفحہ ۱۸ جلد ا)۔

پہلے قعدہ میں غلطی سے نہ بیٹھنے کا مسئلہ:

تین رکعت یا چار رکعت والی نماز میں بیچ میں بیٹھنا بھول جانے کی صورت میں اگر وہ

کھڑا ہو گیا مگر سیدھا نہ ہوا تو واپس بیٹھ جائے اور تشہد پڑھ لے اور سجدہ سہو بھی لازم نہیں یہی صحیح ہے اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا ہے تو واپس نہ لوٹے اگر واپس لوٹا ہے تو بہت برا کیا (کیونکہ یہ فرض کو چھوڑ کر واجب کو پورا کرنا ہے اور سجدہ سہو بھی کرنا پڑے گا اس لئے کہ واجب میں دیر ہو گئی۔ (شرح التنویر ۷۷/۱)

قعدہ اخیرہ میں بغیر تشہد پڑھے کھڑے ہو جانے کا حکم

اگر کوئی شخص چوتھی رکعت پر بھی بیٹھنا بھول جائے اور پانچویں کے لئے کھڑا ہو جائے تو سجدہ کرنے سے پہلے یاد آنے کی صورت میں بیٹھ جائے اور سجدہ سہو کرنے سے نماز درست ہو جائے گی اور اگر سجدہ کر لیا پھر یاد آیا تو اب اس کا فرض نفل سے تبدیل ہو گیا ایک اور رکعت اگر چاہے تو ملا دے اور آخر میں سجدہ سہو کی ضرورت نہیں (شرح التنویر صفحہ ۸۰ جلد ۱)۔

قعدہ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد کھڑے ہونے کا حکم

اگر کوئی شخص چوتھی رکعت میں التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے تو سجدہ کرنے سے پہلے پہلے یاد آنے کی صورت میں بیٹھ جائے اور سجدہ سہو کر لے اس کی فرض نماز ہو جائے گی اور اگر سجدہ پانچویں رکعت کا کر لیا ہے تو ایک اور رکعت ملا دے چار رکعت فرض اور دو نفل ہو جائے گی اور سجدہ سہو بھی کرے۔ (شرح التنویر صفحہ ۸۲ جلد ۱)۔

نماز میں رکعت کی تعداد میں شک ہو جانے کا حکم

اگر نماز میں شک ایسے شخص کو ہو گیا کہ کتنی رکعت پڑھی ہیں جس کی عادت نہیں ہے اتفاق سے ہو گیا تو دوبارہ نماز پڑھے اور اگر اکثر اس طرح ہوتا رہتا ہے تو جس طرف زیادہ گمان ہو اسی پر عمل کرے اور اگر شک ہی شک ہے دونوں طرف برابر ہے کسی طرف زیادہ گمان نہیں ہوتا تو کم والی رکعت سمجھے (مثلاً تین رکعت اور چار رکعت میں شک ہو تو اگر گمان تین کا غالب ہے تو تین سمجھے اور چار کا ہے تو چار سمجھے اور اگر سوچنے کے بعد دونوں طرف برابر خیال ہے نہ تین رکعت کی طرف زیادہ گمان جاتا ہے نہ چار رکعت کی طرف تو تین رکعت پر بھی بیٹھ کر التحیات پڑھے پھر چوتھی رکعت پڑھے اور سجدہ سہو شک کی تمام صورتوں

میں لازم ہوگا۔ (شرح التنویر ص ۸۷ جلد ۱)

اگر نماز پڑھ لینے کے بعد شک ہوا یا قعدہ اخیرہ میں التحیات پڑھنے کے بعد شک ہوا تو اس شک کا کچھ اعتبار نہیں (ہاں اگر صحیح یاد آ جائے تو پھر ایک رکعت اور پڑھ لے اور سجدہ سہو کرے بشرطیکہ بات نہ کی ہو نہ ایسا کام کیا ہو جس سے نماز سے نکل جاتا ہے)۔
(رد المحتار ص ۸۸ ج ۱)

وتر میں شک ہو جانے کا حکم

وتر میں اگر دوسری رکعت اور تیسری رکعت ہونے میں شک ہو تو دوسری میں بھی قنوت پڑھے اور قعدہ میں التحیات بھی پڑھے کیونکہ ہو سکتا ہے یہ آخری ہو پھر تیسری میں بھی قنوت پڑھے کیونکہ وہ ہو سکتا ہے آخری ہو اور سجدہ سہو بھی کرے۔ (شرح التنویر ورد المحتار ص ۱۰۷ ج ۱)

وتر میں قنوت چھوڑنے کا حکم

اگر کوئی واجب چھوڑ دیا جیسے سورۃ فاتحہ یا دعائے قنوت یا التحیات یا عیدین کی تکبیرات تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔ (شرح البدایہ صفحہ ۱۴۰ جلد ۱)

ایک نماز میں کئی باتیں جن سے سجدہ سہو لازم آتا ہے پائی جانے کا حکم

اگر نماز میں کئی باتیں ایسی ہو گئیں جن سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو ایک سجدہ سہو کافی ہے۔ (عالمگیری صفحہ ۸۳ جلد ۱)

یہاں تک کہ اگر نماز کے تمام واجبات چھوڑ دیئے تو بھی صرف دو سجدے سہو کے واجب ہوئے۔ (رد المحتار صفحہ ۷۴ جلد ۱)

اس لئے کہ اس کا تکرار مشروع نہیں (یعنی شریعت میں اس کا ثبوت نہیں۔
(شرح التنویر صفحہ ۷۷ جلد ۱)

سجدہ سہو کے بغیر بھولے سے سلام پھیر دینے کا حکم:

اگر سجدہ سہو کرنا کسی وجہ سے واجب تھا مگر بھولے سے دونوں طرف سلام پھیر دیا تو جب تک بیٹھے قبلے سے نہ پھرا ہو اور بات نہ کی ہو اگرچہ دعا عربی میں مانگتا رہا تسبیحات

پڑھتا رہا تو جب یاد آئے سجدہ میں چلے جائے اور اس طرح سجدہ سہو کر کے نماز مکمل کر لے۔

(شرح التنویر صفحہ ۸۶ ے جلد ۱)

جن باتوں سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے ان کو جان کر کے کرنے کا حکم

اگر ان کاموں کو جان بوجھ کر کیا جن سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو سجدہ سہو کرنے سے نماز درست نہ ہو گی دوبارہ پڑھنی پڑے گی۔ (مراقی صفحہ ۲۵۱)

سجدہ تلاوت کے مسائل

قرآن میں چودہ مقامات ہیں کہ جن میں آیت کی تلاوت کرنے سے، پڑھنے والے سننے پر سجدہ تلاوت واجب ہو جاتا ہے سننے والا سننے کا ارادہ کرے یا نہ کرے۔

(شرح البدایہ صفحہ ۱۴۶ اجلد)۔

نوٹ: ریڈیو میں سجدہ کی آیت سننے سے سجدہ واجب نہیں ہوتا بشرطیکہ براہ راست تلاوت نہ ہو ورنہ سجدہ واجب ہے البتہ ٹی وی میں سننے سے واجب ہوتا ہے۔ بشرطیکہ براہ راست قراءت ہو رہی ہے لیکن اگر پہلے کی ریکارڈ کوٹی وی پر چلایا جائے جیسا کہ عموماً ہوتا تو سجدہ نہیں ہے۔

سجدہ تلاوت کا طریقہ

سجدہ تلاوت ایک سجدہ ہوتا ہے دو تکبیروں کے درمیان جن کو زور سے پڑھنا مستحب ہے اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جائے کھڑے ہو کر جانا مستحب ہے اور بیٹھ کر اگر جائے تو بھی درست ہے اور سجدہ میں تین دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھے اور اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑا ہو جائے نہ ہاتھوں کو اٹھائے سجدے میں جاتے ہوئے نہ آخر میں تشہد اور سلام پڑھے

(شرح التنویر صفحہ ۸۰۳)۔

سجدہ تلاوت کی شرائط:

جو چیزیں نماز کے لئے شرط ہیں (وضو کا ہونا جگہ کا پاک ہونا بدن اور کپڑے کا پاک

ہونا قبلے کی طرف رخ ہونا وہ سب سجدہ تلاوت کے لئے بھی شرط ہیں سوائے تکبیر تحریمہ۔

(فتاویٰ ہندیہ صفحہ ۸۶ جلد ۱)

جس کے ذمہ بہت سے سجدے باقی ہوں تو وہ اب ان کو ادا کرے تعین کرنا کہ فلانی آیت کا سجدہ ہے ضروری نہیں اور اس میں قضا بھی نہیں ہوتی ہاں دیر کرنا مکروہ تنزیہی ہے مگر ادا کرنا بہرحال ضروری ہے۔ (شرح التنویر صفحہ ۸۰۵ جلد ۱)

اللہ کے فضل سے نماز کے متعلق ضروری تفصیلات پایۂ تکمیل کو پہنچیں۔

اب روزے کے متعلق لکھا جاتا ہے۔

روزے کے مسائل

روزہ کسے کہتے ہیں

شریعت میں جب سے فجر کی نماز کا وقت آتا ہے اس وقت سے سورج ڈوبنے تک روزے کی نیت سے سب کھانا، پینا اور جائز خواہش پورا کرنا چھوڑ دینے کا نام روزہ ہے۔
(فتاوی ھندیہ صفحہ ۱۲۵، جلد ۱)۔

نوٹ: سحری وافطاری کے اوقات کی دائمی جنتری کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔ آجکل جو مختلف کمپنیاں وغیرہ اپنی مشہوری کیلئے سحری وافطاری کے اوقات کے کارڈ چھاپتی ہیں انپر اعتماد نہ کرنا چاہئے وہ اکثر غلط ہوتے ہیں اسی طرح اعلانات اور آذان پر بھی اعتماد کرنے کے بجائے بہتر ہے کہ اسی جنتری سے مدد حاصل کی جائے۔

روزے کی نیت کا مطلب

نیت کا زبان سے کہنا تو بہتر ہے مگر ضروری نہیں دل میں ارادہ ہو تو کافی ہے اور سحری کھانا وغیرہ نیت ہی کہلاتا ہے (فتاوی ھندیہ صفحہ ۱۲۶، جلد ۱)۔

رات سے نیت کرنے کا مسئلہ:

نیت اگر رات سے نہ کی صبح ہوگئی مگر کچھ کھایا پیا نہیں تو بھی شرعی دن کا آدھا حصہ گزرنے سے پہلے نیت کر لینے سے روزہ درست ہو جائے گا اور وہ اس طرح پتہ چلے گا کہ پہلے یہ دیکھ لیا جائے کہ صبح صادق کتنے بجے ہوئی ہے اور غروب کتنے بجے ہوتا ہے ان کے درمیان کے گھنٹوں کو شمار کر کے اس کا آدھا لے لیا جائے وہ شرعی آدھا دن ہے (جو زوال سے ایک یا سوا گھنٹہ پہلے ہوتا ہے) اس سے پہلے پہلے نیت کر سکتے ہیں۔
(ردالمحتار صفحہ ۱۲۵، جلد ۲)۔

روزے کی روح اور حقیقت

روزے کی روح اور حقیقت یہ ہے کہ آنکھ، کان، زبان اور پورے جسم کو حرام باتوں

اور کاموں سے محفوظ رکھا جائے اپنے آپ کو حلال سے بچائے اور حرام سے نہ بچائے تو یہ کیسا روزہ ہوا اور اسی کو قرآن کریم میں لعلکم تتقون سے تعبیر فرمایا کہ تم گناہوں کو چھوڑ دو۔

فضیلت روزہ اور اسکی تاکید کا بیان

رمضان شریف کے روزوں کی فضیلت احادیث میں بہت آئی ہے ایک حدیث میں ہے کہ جس نے رمضان کے روزے محض اللہ کے واسطے اور ثواب سمجھ کر رکھے تو اس کے سب گناہ بخش دیئے جائینگے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۷۳)

دوسری حدیث میں فرمایا کہ روزہ دار کے منہ کی بد بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پیاری ہے۔ (مشکوٰۃ ۱۷۳)

درمنثور کی جلد اول میں حدیث ہے کہ روزہ داروں کے لئے قیامت کے دن عرش کے سائے میں دسترخوان بچھایا جائے گا وہ لوگ اس پر بیٹھ کر کھانا کھائینگے اور سب لوگ ابھی حساب میں پھنسے ہوئے ہونگے یہ دیکھ کر وہ لوگ پوچھیں گے کہ یہ کون ہیں کہ کھا رہے ہیں اور ہم حساب کتاب میں پھنسے ہوئے ہیں ارشاد ہوگا کہ یہ لوگ روزہ رکھا کرتے تھے اور تم لوگ نہ رکھتے تھے۔

حضرت ابوہریرہؓ کی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رمضان شریف کے ایک دن کا روزہ چھوڑے بغیر سفر اور مرض شدید کے تو اگر وہ ساری زندگی بھی روزہ رکھے تو وہ اس کے برابر فضیلت میں نہیں ہو سکتا۔ (بخاری، ترمذی، ابوداؤد)

روزہ کس پر فرض ہے؟

روزہ ہر عاقل، بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے بچہ اور مجنون پر فرض نہیں ہے جن پر روزہ فرض ہے وہ روزہ چھوڑ نہیں سکتے جب تک کوئی شرعی عذر نہ ہو اور وہ سفر شرعی اور بیماری ہے جس میں روزے کی وجہ سے مرض پیدا ہو جانے یا بڑھ جانے یا جان چلی جانے کا خوف

ہو اور دیندار ڈاکٹر روزہ رکھنے سے منع کردے۔ اس طرح اگر ایسی پیاس لگی کہ اگر روزہ نہ توڑا جائے گا تو ہلاکت کا ڈر ہے تو بھی روزہ توڑنا درست ہے۔

(شرح وقایہ صفحہ ۳۰۲ جلد ا، ردالمحتار صفحہ ۱۲۹ جلد ۲ اور فتاویٰ ھندیہ صفحہ ۱۳۳ جلد ا)

نوٹ: مزید عذروں کا بیان آگے آرہا ہے۔

روزہ رکھنے کی حکمتیں:

روزہ رکھنے میں بہت سی حکمتیں ہیں مثلاً جسم کی تندرستی، نفس کا مغلوب ہونا، شیطان کی ناراضگی، دل کی صفائی، گناہوں کا معاف ہونا، آخرت میں ثواب و مرتبۂ اعلیٰ حاصل ہونا، فرشتوں کی صفت حاصل ہونا، اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہونا وغیرہ۔

روزہ کی خوبیاں وفوائد:

روزہ کی بہت سی خوبیاں اور فائدے ہیں مثلاً

۱۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر معلوم ہوکر ان کا شکر ادا کرے گا۔

۲۔ روزہ کی برکت سے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کریگا اور تقویٰ اختیار کریگا۔

۳۔ خواہشات نفسانی کی اصلاح ہوجائے گی۔

۴۔ فقراء ومساکین پر رحم اور ان کی خدمت کرے گا۔

۵۔ فرشتوں کی صفت سے متصف ہوگا جو کہ کھانے پینے اور ہر قسم کی لذتوں سے پاک ہیں اور ہر وقت عبادت الٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔

۶۔ صبر کی صفت اور برداشت کی عادت پیدا ہوگی۔

۷۔ دل میں صفائی آجائیگی جس سے شریعت کی پابندی اور اوامر ونواہی پر عمل آسان ہوجائیگا۔

۸۔ روزہ رکھنا دنیا میں روزہ دار کو گمراہی سے اور آخرت میں دوزخ کے عذاب سے بچائے گا۔

۹۔ روزہ خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔

۱۰۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔
۱۱۔ روزہ دار کو دنیا اور آخرت میں فرحت حاصل ہوگی، دنیا میں جبکہ وہ روزہ افطار کرتا ہے اور آخرت میں جبکہ روزہ دار کو ثواب اور جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار حاصل ہوگا۔
۱۲۔ روزہ فرشتوں کے سامنے روزہ دار کے ذکر کو بلند کرتا ہے۔
۱۳۔ روزہ دار کا جسم بیماریوں سے تندرست رہتا ہے، روزہ بلغمی امراض اور رطوباتِ ردّیہ کو جسم سے زائل کرتا ہے۔
۱۴۔ اس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔
۱۵۔ یہ ایک خفیہ عبادت ہے اس لئے اس میں ریاکاری داخل نہیں ہوتی وغیرہ۔ (زبدۃ الفقہ)

روزے کی قسمیں

۱۔ فرض معین روزے:

جن فرض روزوں کا وقت معین ہے وہ ہر سال میں ایک مہینہ یعنی رمضان المبارک کے ادائی روزے ہیں۔

۲۔ فرض غیر معین روزے:

جن فرض روزوں کا کسی خاص وقت میں رکھنا متعین نہ ہو وہ رمضان المبارک کے قضا کے روزے ہیں خواہ وہ کسی عذر کی وجہ سے چھوٹ گئے ہوں یا بلا عذر قضا ہو گئے ہوں۔

۳۔ واجب معین روزے:

۱۔ نذر معین کے روزے یعنی نذر کے وہ روزے جن میں کسی خاص دن یا تاریخ یا مہینے کا تعین ہو، مثلاً کسی نے جمعرات کے روزے کی نذر مانی ہو۔
۲۔ قسم معین کے روزے۔
۳۔ اگر کسی اکیلے شخص نے رمضان یا شوال کا چاند خود دیکھا ہو اور اس کی شہادت شرعاً قبول نہ کی گئی ہو تو اس پر اس دن کا روزہ رکھنا واجب ہے۔

۴۔واجب غیر معین روزے:

ا۔ نذر غیر معین مثلاً کسی نے ایک غیر معین دن کے روزہ کی نذر کی۔

۲۔ نفل روزہ شروع کرنے کے بعد توڑ دیا ہو تو اس کی قضا واجب ہے خواہ قصداً توڑا ہو یا بلا قصد اور یہ واجب غیر معین ہے جب چاہے اس کی قضا کرے۔ (خلاصہ العمدۃ الفقہ)

مسنون روزے

(یعنی جن کا ثواب زیادہ ہے اس لئے کہ حدیث میں ان کی فضیلت آئی ہے)

محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ

ا۔محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ رکھنا مسنون ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو یہ روزہ رکھے گا تو اس کے پچھلے ایک سال کے صغیرہ گناہ معاف ہو جائینگے مگر نویں یا گیارھویں تاریخ کا روزہ ملالے اس لئے کہ حضور علیہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو دسویں تاریخ کا روزہ نویں تاریخ کے ساتھ رکھوں گا۔ (مراقی صفحہ ۳۵۰)۔

۲۔نویں ذی الحجہ کا روزہ:

۹ ذی الحجہ کے روزہ کی فضیلت یہ ہے کہ ایک سال کے اگلے اور ایک سال کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں بلکہ پہلی ذی الحجہ سے روزہ ۹ ذی الحجہ تک لگا تار رکھنا مستحب ہے۔

(فتاوی ہندیہ صفحہ ۱۳۰ جلد ۱)

۳۔شوال کے چھ روزے:

عید الفطر کے دن کے بعد شوال کے مہینے کے اندر چھ روزے رکھنے کی بڑی فضیلت ہے۔ (مراقی صفحہ ۳۵۰)

۴۔ایام بیض کے روزے:

ہر مہینہ کی تیرھویں، چودھویں، پندرھویں تاریخ کے روزے رکھ لے تو سال بھر روزہ

رکھنے کا اجر ملتا ہے ابوداؤد شریف کی حدیث ہے صحابہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض یعنی ہر مہینہ کی تیرھویں، چودھویں، پندرھویں تاریخ کو روزہ رکھنے کا حکم فرماتے تھے کہ یہ ایسا ہے کہ گویا سال بھر روزے رکھے۔

۵۔ پیر اور جمعرات کا روزہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

نوٹ۔ آج چودہ سو سال کے بعد سائنس کی تحقیق یہاں تک پہنچی ہے کہ جتنے روزے حدیث سے ثابت ہیں ان کا اہتمام کر لینے سے معدہ درست رہتا ہے ورنہ معدہ استعمال ہو ہو کر گھس جاتا ہے اور ہاضمے کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے عرض کرنے کی غرض یہ ہے کہ سنت میں دین کے تو فوائد ہیں ہی اور یہی ایک مومن کا مقصد ہونا چاہیے لیکن دنیوی فوائد بھی ہیں اللہ رب العزت تمام امت مسلمہ کو ان نفلی روزوں کی بھی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

مکروہ تحریمی یا حرام روزے:

(۱) عیدالفطر کے دن کا روزہ۔

(۲) عیدالاضحیٰ کے دن کا روزہ۔

(۳) عیدالاضحیٰ کے بعد کے تین دن یعنی ۱۱، ۱۲، اور ۱۳، ذی الحجہ یعنی ایام تشریق کے روزے (ان پانچ دنوں کے روزے مکروہ تحریمی ہیں اور مکروہ تحریمی حرام کے قریب ہوتا ہے یا حرام ہیں جیسا کہ امام محمد رحمہ اللہ اور اہل حجاز نے کہا ہے۔

جن روزوں میں رات سے نیت ضروری نہیں ہے:

۱۔ رمضان کے ادائی روزے۔

۲۔ نذر کے وہ ادائی روزے جن کا زمانہ معین ہے،

۳۔ نفل کا ادائی روزہ، اس سے مراد فرض و واجب کے علاوہ باقی روزے ہیں خواہ سنت ہوں یا مستحب یا مکروہ۔ (زبدۃ الفقہ)

جن روزوں میں رات سے نیت ضروری ہے:

(۱) رمضان کے قضائی روزے نذر مطلق کے روزے۔

(۲) نذر معین کے قضائی روزے۔

(۳) نفل روزوں کی قضا جن کو شروع کرنے کے بعد توڑ دیا ہو۔ (زبدۃ الفقہ)

روزے کی سنتیں اور مستحبات

(۱) سحری کھانا بعض فقہا کے نزدیک مستحب ہے اور بعض کے نزدیک سنت ہے یہی قول مشہور ہے اور دونوں قول مختار ہیں، ایک دو لقمہ کھالینے یا ایک دو گھونٹ پانی پی لینے سے سحری کی سنت ادا ہو جاتی ہے پس اگر کسی شخص کو کھانے پینے کی حاجت نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ کم از کم ایک دو لقمے یا ایک دو کھجور یا چھوہارے ہی کھالے یا ایک دو گھونٹ پانی ہی پی لے تاکہ اس کی سحری کی سنت ادا ہو جائے، مستحب یہ ہے کہ سحری میں میٹھی چیز بھی شامل ہو اور سحری کھانے میں ضرورت سے زیادہ کثرت نہ کرے۔

(۲) سحری دیر سے کھانا مستحب ہے اور بعض کے نزدیک سنت ہے (اگر چہ آخر وقت میں ایک گھونٹ پانی ہی پی لے) تاخیر کرنا اس وقت تک مستحب ہے جبکہ یقین یا گمان غالب ہو کہ ابھی رات باقی ہے یعنی صبح صادق سے پہلے یقینی طور پر یا گمان غالب کے مطابق سحری سے فارغ ہو جانا چاہئے جب وقت میں شک واقع ہو جائے تو اب سحری کھانا مکروہ ہے۔

(۳) جن روزوں کیلئے دن میں روزہ رکھنے کی نیت کرنا جائز ہے ان سب صورتوں میں رات کو یعنی صبح صادق سے پہلے روزہ کی نیت کرنا مستحب و افضل ہے۔

(۴) روزہ کی نیت زبان سے بھی کہنا مشائخ کرام کی سنت و مستحسن ہے، زبان سے نیت کیلئے مثلاً یوں کہے

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

(۵) سورج غروب ہونے کا یقین ہو جانے کے بعد روزہ افطار کرنے میں جلدی کرنا افضل ہے، مستحب یہ ہے کہ نماز مغرب سے پہلے افطار کرے، ابر و غبار والے دن زیادہ جلدی نہ کرے بلکہ پوری طرح اطمینان کرلے، جو شخص بلند جگہ مینار وغیرہ پر ہو تو جب تک اس کے نزدیک سورج غروب نہ ہو جائے اس وقت تک روزہ افطار نہ کرے اگرچہ نیچے والوں کے نزدیک غروب ہو چکا ہو اور وہ افطار کر چکے ہوں کیونکہ بلندی والوں کے لئے ان کے اپنے مطلع کا اعتبار ضروری ہے اور نیچے والوں کے لئے ان کے اپنے مطلع کا اعتبار ضروری ہے۔

(۶) چھوہارے یا کھجور سے افطار کرنا مستحب ہے اور ان کا طاق عدد ہونا الگ مستحب ہے، اگر یہ نہ ہوں تو پھر کسی اور میٹھی چیز سے افطار کرنا مستحب ہے، اگر کوئی بھی میٹھی چیز نہ ہو تو پانی سے افطار کرنا مستحب ہے، بعض لوگ نمک کی کنکری سے روزہ کھولنا سنت سمجھتے ہیں اور اس میں بڑا ثواب سمجھتے ہیں یہ غلط عقیدہ ہے۔

(۷) افطار کے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔

"اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ وَصَوْمَ الْغَدِمِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ نَوَیْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، یاصرف یہ کہے، اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ"۔

روزہ دار کے لئے مستحب ہے کہ روزہ افطار کرتے وقت دنیا و آخرت کے لئے جو دعا چاہے مانگے اور افطار کے بعد یہ دعا پڑھے

"ذَھَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ انشاء اللّٰہ تعالیٰ"

(۸) اگر کسی مؤمن کو روزہ افطار کرائے تو افطار کرانے والے کو بھی اسی کے مثل اجر حاصل ہوگا، اگرچہ ایک گھونٹ لسی یا ایک کھجور، یا ایک گھونٹ پانی کے ساتھ افطار کرائے۔

(۹) روزہ دار کے لئے اپنے اعضا یعنی کان، آنکھ، زبان ہاتھ پاؤں وغیرہ کو مکروہات مثلاً بری باتوں جھوٹ، غیبت چغلی جھوٹی قسم شہوت کی نظر، فحش ظلم، دشمنی ریاکاری وغیرہ سے

بچانا مستحب ہے اگرچہ تمام گناہوں سے بچنا ہر وقت واجب ہے لیکن روزہ دار کیلئے اس کی اور زیادہ تاکید ہے اور مستحب ہونے سے مراد روزہ کا پورا ثواب حاصل ہوتا ہے۔

روزہ کے تین درجے ہیں:

اول: عام لوگوں کا روزہ، اور وہ یہ ہے کہ کھانے پینے اور جماع سے رکا رہے، یہ روزہ کا ادنیٰ درجہ ہے۔

دوم: خواص یعنی صالحین کا روزہ، اور وہ یہ ہے کہ عوام کی طرح کھانے پینے اور جماع سے بھی رُکا رہے اور اپنے کان، آنکھ، زبان، ہاتھ پاؤں اور تمام اعضائے بدن کو گناہوں سے بچاتا رہے اور مباح امور میں مصروف رہنے سے بھی حتی الامکان بچتا رہے۔

سوم: اخص الخواص کا روزہ، اور وہ یہ ہے کہ اس میں عوام وخواص کے روزہ کی صفات بھی پائی جائیں اور ساتھ ہی وہ اپنی قلب کو ادنیٰ خواہشات اور دنیاوی افکار سے باز رکھے اور اپنے دل کو غیر اللہ سے پوری طرح ہٹا کر ہر وقت مشاہدۂ حق میں مستغرق رہے البتہ جو دنیاوی کام دین کے معاون ہیں وہ آخرت کا سرمایہ ہیں ان میں مشغول ہونے سے اخص الخواص کے روزہ میں کوئی حرج نہیں ہوتا لیکن حتی الامکان ان امور سے بھی بچتا رہے اور یہ درجہ انبیاء علیہم السلام وصدیقین اور مقربین اولیاء اللہ کے روزے کا ہے اور یہ سب سے اعلیٰ درجہ کا روزہ ہے۔

(۱۰) روزہ کی حالت میں جس وقت چاہے مسواک کر سکتا ہے ہر وقت مستحب ہے، اور جس وقت منھ کی بو متغیر ہو جائے اور سو کر اٹھنے کے بعد اور ہر عبادت کے وقت یعنی وضو کرتے وقت، نماز پڑھتے وقت، قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت اور درس وتدریس وغیرہ کے وقت اس کی زیادہ تاکید ہے۔

(۱۱) رمضان المبارک میں اور دنوں کی نسبت عبادات اور خیرات کی کثرت کرنا خصوصاً رمضان کے اخیر عشرہ میں راتوں کو جاگنا مستحب ہے اور مسجد میں اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے جیسا کہ اعتکاف کے بیان میں مذکور ہے۔

رمضان کی ابتداء ایک ملک میں اور آخر میں دوسرے ملک میں ہونے کا مسئلہ:

ایک شخص نے ایک ملک میں روزے رکھنے شروع کئے پھر دوسرے ملک میں چلا گیا مثلاً پاکستان میں روزے رکھنے شروع کئے اور پھر مکہ چلا گیا تو وہیں کے حساب سے روزے بھی رکھنے پڑیں گے اور عید بھی کرنی پڑے گی۔ اب اگر اس شخص نے مکہ میں عید کر لی اور یہ شخص پاکستان میں ہوتا تو اس کے ۳۰ روزے ہوتے لہٰذا اسے چاہیے کہ وہ بعد میں ایک روزہ رکھ لے اور اگر مکہ سے پاکستان آیا ہے اور ۳۰ روزے پورے کر کے آیا ہے اور یہاں ۲۹ واں روزہ ہے تو ۳۱ روزے رکھے۔ (فتاویٰ عثمانی ص ۱۷۶ ج ۲)

وہ عذرات جن سے رمضان المبارک کے روزے نہ رکھنا یا توڑنا جائز ہے

جن عذرات کی وجہ سے روزہ نہ رکھنا یا توڑ دینا جائز ہو جاتا ہے تیرہ ہیں:

(۱) ایسا مرض کہ جس سے جان کے ضائع ہونے یا کسی عضو کے بیکار ہو جانے یا بگڑ جانے کا یا کسی نئے مرض کے پیدا ہو جانے کا یا موجودہ مرض کے بڑھ جانے یا دیر میں صحت ہونے کا خوف ہو یا آنکھ کے درد کا یا کسی زخم کا یا سر کے درد کا خوف ہو تو اس کو روزہ نہ رکھنا یا توڑ دینا جائز ہے مثلاً کسی کے پیٹ میں اچانک ایسا درد اٹھا کہ بے چین ہو گیا اور اس کو دوا پینا ضروری ہے تو دوا پی لینا اور روزہ توڑ دینا درست ہے، اگر ان سب صورتوں میں روزہ رکھنا برداشت کر سکے تو اس کو روزہ رکھنا افضل ہے لیکن اگر ہلاکت کے خوف کا ظن غالب ہو تو روزہ نہ رکھنا واجب ہے۔

(۲) سفر شرعی جس میں نماز قصر کرنا جائز ہے اس میں روزہ نہ رکھنا بھی جائز ہے شرعی سفر اڑتالیس میل کا ہے۔

مسافر کو اختیار ہے کہ سفر والے دنوں میں روزہ رکھے یا نہ رکھے لیکن اگر روزہ رکھنا ضرر نہ کرتا ہو تو روزہ رکھنا مستحب و افضل ہے اور نہ رکھنا بھی جائز ہے بعد میں قضا کرے لیکن وہ شخص رمضان شریف میں روزہ رکھنے کی فضیلت سے محروم رہے گا اور اگر روزہ رکھنے سے ہلاکت کا خوف ہو تو روزہ نہ رکھنا واجب ہے۔

(۳) جبرو اکراہ:

اگر کسی مریض یا مسافر کو مجبور کیا گیا کہ وہ رمضان کا روزہ توڑ دے ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا تو اس پر روزہ توڑ دینا واجب ہے اور شرعاً اس کو روزہ رکھنے کی اجازت نہیں ہے حتیٰ کہ اگر اس نے روزہ توڑا اور وہ قتل کر دیا گیا تو گنہگار ہوگا بخلاف اس کے اگر تندرست و مقیم شخص کو مجبور کیا گیا کہ وہ روزہ توڑ دے ورنہ اس کو قتل کر دیا جائیگا تو اس کو روزہ توڑ دینے کی اجازت ہے اور روزہ رکھنا (روزہ نہ توڑنا) افضل ہے پس اگر اس نے روزہ توڑنے سے انکار کیا یہاں تک کہ اس کو قتل کر دیا گیا تو اس کو اس پر ثواب ملے گا۔

(۴) حمل (۵) ارضاع (دودھ پلانا):

اگر کوئی حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت خواہ اس بچہ کی ماں ہو، یا دایہ، اپنی یا اپنے بچے کی جان پر ہلاکت یا نقصان کا خوف کرے تو اس کو روزہ نہ رکھنا اور رکھا ہوا ہو تو روزہ توڑ دینا جائز ہے اور اس پر صرف قضا واجب ہوگی۔

(۶) بھوک (۷) پیاس:

ایسی شدید بھوک و پیاس ہو جس سے ہلاکت کا خوف ہو تو مطلق طور پر روزہ افطار کر دینا جائز ہے، اگر کسی روزہ دار کو مشقت کا کام کرنے پر مجبور کیا گیا ہو اور وہ بھوک یا پیاس کی شدت کے باعث روزہ توڑنے پر مجبور ہو جائے یا وہ ابتداء ہی سے روزہ نہ رکھے تو جائز ہے اور اس پر صرف قضا واجب ہوگی لیکن اگر اپنی مرضی سے اسقدر مشقت کا کام کیا تو اس پر روزہ رکھنے کے بعد توڑ دینے کی صورت میں کفارہ بھی واجب ہوگا۔

(۸) جہاد (دشمن سے جنگ):

(۱) اگر کسی غازی (فوجی) کو یقیناً یا گمان غالب سے معلوم ہو جائے کہ رمضان میں اس کو کسی دشمن دین سے لڑنا پڑیگا اور روزہ رکھنے کی صورت میں اس کو کمزوری اور لڑنے میں کمی آنے کا خوف ہو تو اس کو لڑائی شروع ہونے سے پہلے روزہ نہ رکھنا یا روزہ رکھنے کے بعد توڑ دینا جائز ہے خواہ وہ مسافر ہو یا مقیم ہو۔

(۹) بڑھاپا و ضعف:

شیخ فانی خواہ مرد ہو یا عورت اگر وہ روزہ پر قادر نہ ہو تو اس کو اجازت ہے کہ وہ روزہ نہ رکھے اور اس پر ہر روزہ کے بدلہ فدیہ دے دینا فرض ہے۔

(۱۰) حیض (۱۱) نفاس:

(۱) اگر کسی عورت کو حیض یا نفاس جاری ہو تو وہ روزے نہ رکھے اور ان روزوں کو رمضان المبارک کے بعد قضا کرے۔

(۲) اگر کسی عورت نے حیض کی حالت میں رات کے وقت یعنی طلوع فجر سے پہلے روزے کی نیت کی پھر فجر طلوع ہونے سے پہلے پاک ہوگئی تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

(۳) اگر حیض یا نفاس والی عورت طلوع فجر کے بعد نصف النہار سے پہلے پاک ہوئی تو اس کو اس دن نہ فرض روزہ رکھنا صحیح ہے نہ نفلی روزہ، اور اس پر حیض ونفاس کے دوسرے دنوں کے ساتھ اس دن کے روزہ کی بھی قضا واجب ہوگی۔

(۱۲) بیہوشی:

(۱) ایام بیہوشی کے تمام روزوں کی قضا ہے اگرچہ تمام ماہ رمضان بیہوش رہا ہو، وہ یہ نہ سمجھے کہ سب روزے معاف ہوگئے۔

(۲) جس شخص کو ماہ رمضان میں بیہوشی ہوگئی اور وہ ایک دن سے زیادہ بیہوش رہا تو جس دن اس کو بیہوشی شروع ہوئی ہے اس دن کے روزہ کی قضا واجب نہیں ہے خواہ بیہوشی رات میں طاری ہوئی ہو یا دن میں، اس کے بعد کے دنوں کی قضا ہے، لیکن اگر وہ شخص ایسا مریض یا مسافر ہو جو روزے نہ رکھتا ہو یا ایسا بیباک شخص ہو جس کو تمام رمضان میں روزے رکھنے کی عادت ہی نہ ہو یا اس دن اس کے حلق میں دوا ڈالی گئی ہو تو اس پر بیہوشی والے دن کے روزہ کی قضا بھی واجب ہوگی، یہ حکم اسوقت ہے جبکہ اس کو اس روز کے روزہ کی نیت کرنا یا نہ کرنا یاد نہ ہو لیکن اگر وہ جانتا ہے کہ اس نے روزہ کی نیت کی ہے تو بلاشک وشبہ اس کا اس

دن کا روزہ صحیح ہے اور اگر وہ جانتا ہے کہ اس نے روزہ کی نیت نہیں کی ہے تو اس دن کا روزہ نہ ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔

(۱۳) جنون:

ماہِ رمضان میں پورا مہینہ دن رات جنون کے رہنے سے روزں کا فرض اس کے ذمہ سے ساقط ہو جاتا ہے پس اگر کسی شخص پر رمضان کا پورا مہینہ جنون طاری رہا ہو تو اس پر ماہِ رمضان کے روزوں کی قضا بالاتفاق واجب نہیں ہے۔

(۲) اگر ماہِ رمضان کی پہلی رات کو افاقہ تھا پھر وہ صبح کو مجنون ہو گیا اور پورا مہینہ جنون طاری رہا تو اس پر کسی روزے کی قضا واجب نہیں ہے لیکن اگر ماہِ رمضان میں کسی وقت ایک ساعت بھی اس کو افاقہ ہو گیا تو اس پر گذشتہ دنوں کے روزوں کی قضا واجب ہو گی۔ (زبدۃ الفقہ)

وہ صورتیں جن میں روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔

☆ کسی قسم کا انجکشن یا ٹیکہ لگوانا۔ (ا۔د۔ب)۔
☆ کسی عذر سے رگ کے ذریعہ گلوکوز چڑھوانا (ر۔ب)۔
☆ سخت ضرورت کے وقت خون چڑھوانا۔ (ر)
☆ طاقت کا انجکشن لگوانا (ع)
☆ ایسی آکسیجن دینا جو خالص ہو اور اس میں ادویات کے اجزاء شامل نہ ہوں (ر)۔
☆ کلی کرنے کے بعد منہ کی تری نگلنا۔ (ر)
☆ اپنا لعاب دہن جو اپنے منہ میں ہو نگل لینا، البتہ اسے منہ میں جمع کر کے نگلنا نہیں چاہیے۔
☆ ضرورت کے وقت کوئی چیز چکھ کر تھوک دینا۔ (ب)۔
☆ ناک کو اس قدر زور سے سڑک لینا کہ حلق کے اندر چلی جائے (ب)۔
☆ دانت اس طرح نکلوانا کہ روزہ بے خطر ادا ہو جائے اور خون حلق میں نہ

جائے۔(ر۔ب)۔

☆ دانتوں سے نکلنے والا خون نگل لینا بشرطیکہ وہ لعاب دہن سے کم ہو اور منہ میں خون کا ذائقہ معلوم نہ ہو۔(ر۔ب)۔

☆ نکسیر پھوٹنا۔(ر۔ب)۔

☆ چوٹ وغیرہ کے سبب جسم سے خون نکلنا۔(ب)۔

☆ کسی زہریلی چیز کا ڈسنا۔(ب)۔

☆ مرگی دورہ پڑنا۔(ب)۔

☆ بواسیر کے مسّوں کو (جن کا محل عموماً پاخانہ کی جگہ کا کنارہ ہوتا ہے) طہارت کے بعد اندر دبا دینا۔(ب)۔

☆ حلق میں بلا اختیار دھواں، گرد وغبار یا مکھی وغیرہ کا چلا جانا۔(ل۔ر)۔

☆ بھول کر کھانا، پینا یا بھول کر بیوی سے صحبت کرنا۔(ا۔ر)۔

☆ اگر جماع کا اندیشہ نہ ہو تو بیوی سے بوس وکنار کرنا۔(ر)۔

☆ سوتے ہوئے احتلام (غسل کی حاجت) ہو جانا۔(ا۔ر۔ب)۔

☆ کان میں پانی ڈالنا، بے اختیار چلے جانا۔(ا)۔

☆ خود بخود قے آنا۔(ر)۔

☆ آنکھوں میں دوا یا سرمہ لگانا۔(ا۔ر)۔

☆ مسواک کرنا۔(ا۔)۔

☆ سر اور بدن میں تیل لگانا۔(ا۔ر)۔

☆ عطر یا پھولوں کی خوشبو سونگھنا۔(ا۔ر)۔

☆ دھونی دینے کے بعد اگربتی اور لوبان کی خوشبو سونگھنا جب کہ ان کا دھواں باقی نہ رہے۔(ر)۔

☆ رومال بھگو کر سر پر ڈالنا اور کثرت سے نہانا۔(ر)۔

☆ بچہ کو دودھ پلانا۔(ر)۔

☆ پان کی سرخی اور دوا کا ذائقہ منہ سے ختم نہ ہونا۔(ر)۔

وہ صورتیں جن میں روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔

وہ صورتیں جن میں روزہ نہیں ٹوٹتا مگر مکروہ ہو جاتا ہے۔

☆ ٹوتھ پیسٹ، منجن، مسی، دنداسہ اور کوئلہ وغیرہ سے دانت صاف کرنا جب کہ ان کا کوئی جزو حلق میں نہ جانے پائے۔(ر۔ب)۔

☆ نفس کے بے اختیار ہو کر صحبت ہو جانے یا انزال ہو جانے کا خطرہ ہو تو بیوی سے بوس و کنار کرنا، معانقہ کرنا اور ساتھ لیٹنا۔(ر)۔

☆ بلا ضرورت کسی چیز کو چبانا یا چکھ کر تھوکنا۔(ا۔ر۔ب)۔

☆ غیبت کرنا۔(ا۔ر)۔

☆ لڑنا، جھگڑنا اور گالی گلوچ کرنا، خواہ کسی انسان کو گالی دے یا بے جان چیز کو۔(ا۔ر)۔

☆ خون دینا، فصد کرنا۔(ا۔ر)۔

☆ اپنے منہ میں تھوک جمع کر کے نگلنا۔(ر۔ب)۔

☆ بلا عذر رگ کے ذریعہ گلوکوز چڑھوانا۔(ب)۔وہ صورتیں جن میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

وہ صورتیں جن میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور صرف قضاء واجب ہوتی ہے یہ ہیں۔

☆ ڈاڑھ نکلوائی اور خون حلق میں چلا گیا۔(ر)

☆ کسی مرض کی وجہ سے اتنا خون یا پیپ دانتوں سے نکل کر حلق میں چلا جائے جو لعاب دہن کے برابر یا اس سے زیادہ ہو جس کی علامت یہ ہے کہ تھوک میں ان کا رنگ نظر آئے اور منہ میں ذائقہ محسوس ہو۔(ر۔ب)۔

☆ ناک اور کان میں تر دوا ڈالنا اور ایسی ناس لینا یا خشک سفوف ڈالنا جس کا جوف دماغ میں پہنچنا یقینی ہو۔(ا۔ر۔ب)۔

☆ مشت زنی کرنا (یعنی اپنے ہاتھ سے منی نکالنا)۔(ر)۔
☆ بیوی کا بوس و کنار کرنے کی وجہ سے انزال ہونا۔(ا۔ر)۔
☆ ایسی چیز کا نگل جانا جسے عادتاً کھایا نہیں جاتا جیسے کنکر اور لکڑی کا ٹکڑا وغیرہ۔
☆ یہ سمجھ کر کہ احتلام سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، روزہ افطار کر لینا۔(ر)۔
☆ بیماری یا کسی مجبوری میں روزہ افطار کر لینا۔(ر)۔
☆ سحری کا وقت خیال کر کے صبح صادق ہو جانے کے بعد سحری کھالینا۔(ا۔ر)۔
☆ یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا ہے افطار کر لینا۔(ا۔ر)۔
☆ گھوڑا دوڑانے سے شرمگاہ حرکت ہوئی اور انزال ہو گیا، اس سے روزہ نہیں ٹوٹا البتہ احتیاط اسی میں ہے کہ قضاء کرلے۔(ر)۔
☆ روزہ یاد ہو مگر وضو کرتے ہوئے یا نہاتے ہوئے بلا اختیار حلق میں پانی چلا جانا۔(ا۔ر۔ب)۔
☆ غروب آفتاب سے پہلے چاند صاف نظر آیا کسی عالم نے وثوق سے افطار کر لینے کا فتویٰ دیا، جب کہ خود کو اس بارے میں مسئلہ معلوم نہ تھا اس لئے افطار کر لیا اس صورت میں قضاء بھی کرے اور استغفار بھی البتہ اس عالم پر قضاء اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔(ر)۔
☆ قصداً منہ بھر کر قے کر لینا۔(ا۔ب)۔
☆ لوبان یا عود وغیرہ کا دھواں قصداً ناک یا حلق میں پہنچانا۔(ا۔ب)۔
☆ منہ میں آنسو یا پسینے کے قطرے چلے جائیں اور منہ میں ان کا ذائقہ محسوس ہو اور روزہ دار ان قطروں کو نگل لے۔(ب)۔

قضا روزے کا بیان

(۱) رمضان شریف کے جو روزے کسی وجہ سے قضا ہو گئے ہوں جہاں تک ہو سکے جلدی ان کی قضا رکھ لے دیر نہ کرے، قضا رکھنے میں بلا وجہ دیر لگانا گناہ ہے۔

(۲) قضا روزوں میں رات سے نیت کرنا ضروری ہے اگر صبح طلوع ہو جانے کے بعد نیت کی تو قضا صحیح نہیں ہوتی بلکہ وہ روزہ نفل ہوگا قضا کا روزہ پھر سے رکھے (جیسا کہ نیت کے بیان میں مذکور ہے)۔

(۳) رمضان شریف کے جتنے روزے قضا ہو گئے ہیں خواہ سب کو ایک ساتھ متواتر رکھ لے یا تھوڑے تھوڑے کر کے رکھے دونوں طرح درست ہے۔

(۴) اگر رمضان کے قضا روزے ابھی نہیں رکھے اور دوسرا رمضان آ گیا تو اب رمضان کے ادا روزے رکھے اور عید الفطر گذر جانے کے بعد قضا روزے رکھے لیکن بلا وجہ اتنی دیر کرنا بری بات اور گناہ ہے۔

(۵) جس شخص کے رمضان کے روزے فوت ہو گئے اور وہ ماہ رمضان انتیس دن کا تھا تو وہ دنوں کی تعداد کے مطابق روزے قضا کرے یعنی انتیس روزے قضا کے رکھے اور اگر وہ مہینہ تیس دن کا تھا یا اس کو معلوم نہیں ہے کہ وہ مہینہ انتیس دن کا تھا یا تیس دن کا تھا تو وہ پورے تیس روزے رکھے۔

وہ صورتیں جن میں قضاء اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

وہ صورتیں جن میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا و کفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں یہ ہیں۔
قضا یہ ہے کہ ایک روزہ کی قضا میں ایک روزہ رکھا جائے۔ اور کفارہ کا بیان آگے آ رہا ہے۔

☆ جان بوجھ کر کچھ کھا پی لینا۔ (ر)۔

☆ کسی بزرگ کا تھوک تبرکاً چاٹ لینا، یا بیوی یا اپنے بچے کا لعاب نگل لینا۔ (ر)۔

☆ مسئلہ معلوم ہو یا نہ ہو اپنی بیوی سے صحبت کرنا جب کہ روزہ دیا ہو۔ (ر)۔

☆ جان بوجھ کر کچا گوشت یا چاول کھا لینا۔ (ر)۔

☆ جان بوجھ کر سگار، حقہ، بیڑی اور سگریٹ وغیرہ پینا۔ (ر)۔

☆ اگر کسی نے تھوڑی سی نسوار روزہ کی حالت میں منہ کے اندر رکھ کر فوراً نکال دی

اور اس کا پورا یقین ہو کہ نسوار کا کوئی جزو حلق میں نہیں گیا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا اگرچہ بالاتفاق مکروہ ہے وہ مگر چونکہ عادتاً ایسا ہونا (مشکل) ہے کہ نسوار کا جزو حلق میں نہ جائے خصوصاً جب کہ استعمال کرنے والے کافی دیر تک منہ میں رکھے رہتے ہیں اور وہ زرا دیر رکھنے سے مقصد بھی حاصل نہیں ہوتا اور اس کے رہنے سے لعاب بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے لہذا مروجہ طور پر نسوار استعمال کرنا مفسد صوم ہی قرار دیا گیا ہے اور اس سے قضاء کفارہ دونوں واجب ہونگے۔ (ر)۔

نوٹ: ان مسائل کے آخر میں "الف" سے مراد احکام رمضان المبارک مفتی محمد شفیع صاحبؒ اور "ب" سے مراد ماہنامہ البلاغ اور "ر" سے مراد مسائل روزہ مولف مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب ہیں۔

کفارہ کے بیان

واضح رہے کہ کفارہ صرف ادائے رمضان میں ہے بشرطیکہ نیت صبح صادق سے پہلے کرلی ہو اور دن میں ایسا عذر نہ آیا ہو جس سے روزہ نہ رکھنے اجازت ہے۔

کفارہ کے مسائل

(۱) رمضان کا ادائی روزہ توڑ دینے کے کفارہ میں پہلے غلام آزاد کرنا واجب ہے اگر غلام نہ ملے تو دو مہینے لگاتار روزے رکھے اس طور پر کہ ان میں رمضان المبارک شامل نہ ہو اور پانچ دن جن میں روزہ رکھنا منع ہے یعنی عید الفطر و عید الاضحیٰ اور تین ایام تشریق درمیان میں نہ آئیں، اگر کفارہ کے روزوں کی مدت میں ایک روزہ بھی چھوڑ دیا یا توڑ دیا خواہ عذر مثلاً بیماری وغیرہ کی وجہ سے ایسا کیا، ہو یا بلا عذر کیا ہو وہ سب روزے کفارہ میں شمار نہیں ہوں گے بلکہ اب پھر نئے سرے سے پے در پے دو مہینے کے روزے رکھنے ہوں گے لیکن عورت کے لئے حیض کے ایام میں روزہ نہ رکھنے سے ان روزوں کا پے در پے ہونا منقطع نہیں ہوتا اس لئے اس کو نئے سرے سے رکھنے کا حکم نہیں ہے مگر اس کے لئے یہ شرط ہے کہ

وہ جب حیض سے پاک ہوجائے تو متصل ہی پھر روزے شروع کردے تاکہ پہلے روزوں کے ساتھ اتصال ہوجائے اگر پاک ہونے کے بعد ایک دن بھی ناغہ کردیا تو اس کو بھی نئے سرے سے دو ماہ کے روزے پے در پے رکھنے لازم ہوں گے۔

نفاس والی عورت کا حکم حیض والی عورت کی طرح نہیں ہے بلکہ نفاس پے در پے ہونے کو منقطع کردیتا ہے اور اس کو نفاس سے پاک ہونے کے بعد نئے سرے سے دو ماہ کے روزے پے در پے رکھنا واجب ہے۔

مسئلہ: اگر کفارہ کے روزے چاند دیکھ کر قمری مہینے کی پہلی تاریخ سے شروع کردیئے تو چاند کے حساب سے پورے دو مہینے کے روزے رکھے خواہ وہ دونوں مہینے کامل یعنی تیس تیس کے ہوں یا دونوں ناقص یعنی انتیس انتیس دن کے ہوں یا ایک کامل اور ایک ناقص ہو، اور اگر چاند کی پہلی تاریخ کے علاوہ کسی اور دن سے روزے شروع کئے تو ساٹھ روزے پورے کرے اگر اس صورت میں انسٹھ روزے پورے کرکے روزہ چھوڑ دیا تو اس پر نئے سرے سے دو مہینے کے روزے رکھنے واجب ہوں گے۔

(۲) اگر کوئی شخص کفارہ کے دو ماہ کے پے در پے روزے رکھنے پر قادر نہ ہو تو وہ ساٹھ مسکینوں یا فقیروں کو صبح و شام دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے خواہ ان کا پیٹ تھوڑے میں بھر جائے۔ اور اگر کھانا دینا چاہے تو ہر مسکین یا فقیر کو صدقہ فطر کی مقدار کے برابر اناج یا اسکی رقم دے دیں۔

مسئلہ: اگر ایک ہی مسکین کو ایک ہی دن میں کفارہ کا سارا کھانا ایک دفعہ میں یا تھوڑا تھوڑا کر کے دے دیا تو صرف ایک دن کا ادا ہوگا۔ اس لئے ایک کم ساٹھ مسکینوں کو اور دینا چاہئے یہی حکم ایک دن میں ایک ہی فقیر یا مسکین کو کفارہ کے اناج کی قیمت دینے کا ہے یہ صرف ایک دن کا ادا ہوگا۔

(۳) اگر کسی نے ایک سال کے رمضان کے دنوں میں کئی دفعہ روزہ توڑا اور کسی روزہ کا بھی کفارہ ادا نہیں کیا تو اس پر ان سب روزوں کے توڑنے کا صرف ایک ہی کفارہ

کافی ہوگا اور اگر ایک روزہ توڑنے کے بعد اس کا کفارہ ادا کردیا پھر دوبارہ روزہ توڑ دیا تو اب اس کا الگ کفارہ دینا واجب ہوگا اگر کسی نے الگ الگ رمضان کا ایک ایک روزہ توڑ دیا اور دونوں روزوں کا کفارہ ادا نہیں کیا تو دونوں روزوں کا الگ الگ کفارہ دینا واجب ہوگا۔ (زبدۃ الفقہ خلاصہ عمدۃ الفقہ)

فدیہ کے مسائل

فدیہ کون ادا کرسکتا ہے:

جو شخص ایسے بوڑھاپے میں مبتلا ہے کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں یا اتنا بیمار ہے کہ اب صحت مند ہونے کی امید نہیں نہ روزہ رکھنے کی طاقت ہے تو وہ روزہ نہ رکھے بلکہ اگر وہ فدیہ دینے پر قادر ہو تو ہر روزے کے بدلہ ایک مسکین کو صدقہ فطر کی مقدار کے برابر غلہ دیدے یا اس کی قیمت دیدے۔ (شرح التنویر صفحہ ۱۹۱ جلد ۲)۔

اور جس کا عذر زائل ہونے والا ہو مثلاً مسافر یا مریض ہو تو اس پر ان روزوں کی قضا واجب ہے اور اس کو اپنی زندگی میں فدیہ دینا جائز نہیں ہے لیکن اگر ان کو قضا نہ کرسکا تو مرتے وقت ان دنوں کے روزوں کا فدیہ دینے کی وصیت کرنا اس پر واجب ہے۔

ہر مسکین کے لئے صدقہ فطر کی پوری مقدار شرط نہیں:

اگر ایک فقیر کو دو دن کا فدیہ ایک صاع گندم دیدیا یا ایک فقیر کو تمام روزوں کا فدیہ دیدیا یا ایک روزہ کے فدیہ کا گیہوں تھوڑا تھوڑا کرکے کئی مسکینوں کو بانٹ دیا تو جائز ہے۔

(زبدۃ الفقہ)

فدیہ رمضان کے شروع میں بھی دے سکتے ہیں:

فدیہ دینے میں یہ اختیار ہے کہ تمام روزوں کا فدیہ شروع رمضان میں ایک ہی دفعہ دیدے یا کل فدیہ آخر رمضان میں ایک ہی دفعہ دیدے، اگر شیخ فانی آنے والے دن کا فدیہ رات کے وقت دیدے تو جائز ہے۔

فدیہ ادا کرنے کے بعد صحت کا مسئلہ

اگر فدیہ دینے کے بعد صحت مل گئی اور روزے رکھنے کی طاقت آ گئی تو سب روزے قضا کرنے پڑیں گے اور جو فدیہ دیا ہے اس کا ثواب ملے گا (فتاوی ہندیہ صفحہ ۱۴۳ جلد ۱)۔

فدیہ کی وصیت کا مسئلہ

اگر کوئی مرتے وقت وصیت کر جائے کہ میرے روزوں کے بدلے فدیہ دیدینا تو اس کا ولی کفن دفن اور قرض ادا کرنے کے بعد بقیہ مال کے تیسرے حصہ میں سے جتنا فدیہ نکلے دیدے باقی واجب نہیں ہاں اگر کوئی دوسرا اپنے مال میں سے رضامندی سے دیدے تو بھی انشاء اللہ تعالی معافی ہو جائے گی۔ (شرح التنویر صفحہ ۱۸۸ صفحہ ۱۸۹ جلد ۲)

فدیہ کا حقدار کون ہے

جن لوگوں کو زکوۃ کا پیسہ دینا درست ہے انہی کو فدیہ کی رقم دے سکتے ہیں۔

شب قدر کا بیان

شب قدر کی فضیلت:

اس رات کی سب سے بڑی فضیلت یہی ہے کہ اس میں قران پاک کا نزول ہوا اور اس ایک رات کی عبادت ایک ہزار مہینوں یعنی تراسی ۸۳ سال کی عبادت سے بہتر ہے پھر بہتر ہونے کی کوئی حد مقرر نہیں ہے کتنی بہتر ہے دو گنی چوگنی دس گنی سو گنی۔

اور بخاری اور مسلم میں ہے کہ جو شخص شب قدر میں عبادت کے لئے کھڑا رہا اس کے تمام پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو اس رات کی خیر و برکت سے محروم رہے وہ بالکل ہی محروم بدنصیب ہے۔

اور ترمذی اور ابن ماجہ شریف کی حدیث ہے حضرت عائشہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا کہ میں شب قدر پاؤں تو کیا دعا کروں آپ نے فرمایا کہ دعا کیا کرو۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی

یا اللہ آپ بہت معاف کرنے والے ہیں اور معافی کو پسند کرتے ہیں میری خطائیں معاف فرما دیجئے۔

لیلۃ القدر کی تعیین

ایک بات تو یہ سمجھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا تو شب قدر کی تعیین کو اٹھا لینا اور اس کا مخفی رکھنا یقیناً حکمت کے تحت ہے اور بظاہر یہ بھی ہے کہ بندے اس کی تلاش میں سال بھر عبادت کو اپنا مشغلہ بنائیں اور ایک رات میں عبادت پر اکتفا کر کے پورے سال غافل نہ ہو جائیں جیسے کہ ایک بزرگ سے کسی نے سوال کیا شب قدر کونسی ہے فرمایا:

اے خواجہ تو چہ می پرسی شب قدر چیست
ہر شب شب قدر است گر تو قدر دانی

اے دوست شب قدر کے بارے میں کیا پوچھتے ہو کونسی ہے اگر قدر جانو تو ہر رات شب قدر ہے اس کے بعد سمجھنا چاہئے کہ اتنی بات تو قرآن کی صراحت سے ثابت ہے کہ شب قدر رمضان المبارک میں آتی ہے مگر تاریخ کی تعیین میں علماء کے ہدایت کی روشنی میں مختلف اقوال ہیں جو چالیس سال تک پہنچے ہیں۔

مگر تفسیر مظہری میں ہے کہ ان سب اقوال میں صحیح یہ ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرے میں ہوتی ہے۔ مگر آخری عشرہ کی کوئی خاص تعیین نہیں ان میں سے کسی بھی رات میں ہو سکتی ہے وہ ہر رمضان میں بدلتی بھی رہتی اور ان دس میں سے خاص کر طاق راتوں ۲۱۔۲۳۔۲۵۔۲۷۔۲۹ میں سے کسی ایک میں احادیث کی رو سے زیادہ احتمال ثابت ہوتا ہے۔

کیا مختلف جگہوں میں مختلف شب قدر ہو سکتی ہے:

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ فرماتے ہیں کہ اختلاف مطالع کے سبب مختلف

ملکوں اور شہروں میں شب قدر مختلف دنوں میں ہو تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے کیونکہ ہر جگہ کے اعتبار سے جو رات شب قدر قرار پائے گی اس جگہ اسی رات میں شب قدر کے برکات حاصل ہونگے۔

علامات شب قدر:

درمنثور اور بیہقی میں ہے کہ حضرت عبادہؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث ذکر کی ہے کہ اس رات کی منجملہ علامات کے یہ بھی ہے کہ وہ رات کھلی ہوئی چمکدار ہوتی ہے صاف وشفاف نہ زیادہ گرم اور نہ زیادہ ٹھنڈی بلکہ معتدل گویا کہ اس میں انوار کی کثرت سے چاند کھلا ہوا ہے اس رات میں صبح تک آسمان کے ستارے شیاطین کو نہیں مارے جاتے ہیں اور اس کے بعد کی صبح کو سورج بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے ایسا بالکل ہموار ٹکیہ کی طرح ہوتا ہے جیسا کہ چودھویں رات کا چاند اللہ جل شانہ نے اس دن آفتاب کے طلوع کے وقت شیطان کو اس کے ساتھ نکلنے سے روک دیا۔

ان میں سے شعاع کے بغیر آفتاب کا طلوع ہونا بہت سی احادیث میں ہے اور یہ علامت ہمیشہ ہوتی ہے باقی علامات کا پایا جانا ضروری نہیں۔ اسی طرح سمندر کا پانی میٹھا ہو جاتا ہے عبدہ ابن ابی لبابہ کہتے ہیں کہ میں نے رمضان المبارک کی ستائیس ویں شب کو سمندر کا پانی چکھا تو بالکل میٹھا تھا۔

ایوب بن خالد کہتے ہیں کہ مجھے نہانے کی ضرورت ہو گئی تو میں نے سمندر کے پانی سے غسل کیا تو بالکل میٹھا تھا اور یہ تیئیس ویں شب کا قصہ ہے۔

مشائخ نے لکھا ہے کہ شب قدر میں ہر چیز سجدہ کرتی ہے حتی کہ درخت زمین پر گر جاتے ہیں اور پھر اپنی جگہ کھڑے ہو جاتے ہیں مگر ان چیزوں کا تعلق امور کشفیہ سے ہے جو ہر شخص کو محسوس نہیں ہوتے۔

اور تفسیر قرطبی میں ہے شب قدر میں بعض حضرات کو خاص انوار کا مشاہدہ بھی ہوتا ہے مگر نہ سب کو حاصل ہوتا ہے اور نہ درات کی برکات اور ثواب حاصل ہونے میں ایسے مشاہدات کا کوئی دخل ہے اس لئے اس کی فکر میں نہیں پڑنا چاہیے۔

اعتکاف کا بیان

اعتکاف کی تعریف

شریعت میں اعتکاف کے معنی مرد کا ایسی مسجد میں اعتکاف کی نیت سے ٹھہرنا جس کا امام و موذن مقرر ہو یعنی اس میں پانچ وقت نماز جماعت کے ساتھ ادا ہوتی ہو، اور عورت کا اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی جگہ میں اعتکاف کی نیت سے ٹھہرنا۔

اعتکاف کی تین قسمیں

(۱)۔ واجب (۲)۔ سنت مؤکدہ (۳)۔ مستحب

واجب وہ ہوتا ہے جس کی نذر کرے کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے تو میں اعتکاف کرونگا یا ویسے ہی اپنے اوپر کچھ دنوں کا اعتکاف لازم کر لیا تو وہ واجب ہو جاتا ہے۔

اور سنت مؤکدہ یہ ہے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بالالتزام ثابت ہے مگر یہ بعض کے کرنے سے سب کے ذمہ سے اتر جاتا ہے اس کو سنت مؤکدہ علی الکفایہ کہتے ہیں

اور مستحب یہ ہے کہ کسی بھی وقت مسجد میں اعتکاف کی نیت کرلے جتنی دیر مسجد میں رہے گا اعتکاف کا ثواب پاتا رہے گا۔

(درمختار صفحہ ۱۵۵/۱۵۶، جلد ۱، عالمگیری صفحہ ۲۰۹، جلد ۱، بحر الرائق صفحہ ۲۹۹، جلد ۲)۔

اعتکاف کی فضلیت

اعتکاف کی بڑی فضلیت ہے حدیث میں آتا ہے کہ ایک دن کے نفلی اعتکاف سے

جہنم سے تین خندقیں دور کردیا جاتا ہے اور ایک خندق کی مسافت اتنی ہے جتنی زمین و آسمان، مشرق و مغرب کے درمیان کی مسافت ہے اور مغرب سے عشاء کے درمیان کے اعتکاف سے جنت میں ایک محل بنادیا جاتا ہے۔

اعتکاف کی خوبیاں

اعتکاف کی بہت سی خوبیاں ہیں اُن میں سے کچھ یہ ہیں

۱۔ اپنے قلب کو دنیاوی امور سے فارغ کرنے کا ذریعہ ہے، اعتکاف کرنے والا اپنے آپ کو پوری طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگا دیتا ہے اور دنیا کے اشغال سے اپنے آپ کو الگ کر دیتا ہے تاکہ اللہ کے فضل و کرم کے ساتھ اس کی طرف التجا کرنے کے لئے اس کا تقرب حاصل کرے۔

۲۔ اعتکاف کرنے والے کے تمام اوقات نماز میں صرف ہوتے ہیں خواہ حقیقۃً ہوں یا حکماً کیونکہ وہ ہر وقت نماز یا جماعت کی انتظار میں رہتا ہے۔

۳۔ اعتکاف کرنے والا اپنے اندر فرشتوں کے ساتھ مشابہت پیدا کرتا ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتا اور نافرمانی سے بچتا اور کھانا پینا بقدر امکان ترک کرتا ہے۔

۴۔ اعتکاف کرنے والا روزہ دار ہوتا ہے اور روزہ دار اللہ تعالیٰ کا مہمان ہوتا ہے۔

۵۔ اعتکاف کرنے والا شیطان اور دنیا کے مکر و غلبہ سے محفوظ ہوتا ہے گویا کہ مضبوط قلعہ میں محفوظ ہو جاتا ہے۔

۶۔ اعتکاف کرنے والا اپنے پروردگار کے گھر کو لازم پکڑتا ہے تاکہ وہ اس کی حاجت پوری کرے اور اس کو بخش دے۔

۷۔ اعتکاف اخلاص کے ساتھ کیا جائے تو اشرف الاعمال ہے۔

۸۔ اعتکاف کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

۹۔ اعتکاف عبادت ہے کیونکہ اس حالت میں وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی بندگی و عاجزی کا اظہار کرتا اور بقدر امکان ہر وقت دوسری عبادات میں مشغول رہتا ہے۔

خواتین کا اعتکاف

خواتین رمضان شریف کی بیسویں تاریخ کے دن چھپنے سے ذرا پہلے رمضان کی انتیس یا تیس تاریخ یعنی جس دن عید کا چاند نظر آئے اس تاریخ کے دن چھپنے تک اپنے گھر میں جہاں نماز پڑھنے کے لئے جگہ مقرر رکھی ہو اس جگہ پر جم کر بیٹھیں اور صرف بیت الخلاء کی حاجت اور کھانا پینا لینے کے لئے اگر کوئی موجود نہ ہو تو اٹھنا درست ہے اور اگر کوئی کھانا، پانی دینے والا ہو تو اس کے لئے بھی نہ اٹھے۔ (مراقی علی حاشیۃ الطحاوی صفحہ ۳۸۳)

ہر وقت اسی جگہ رہے اور وہیں سوئے اور بہتر یہ ہے کہ خاموش نہ بیٹھی رہے بلکہ قرآن یا نفلیں یا تسبیح جو توفیق ہو وہ پڑھے۔ (شرح التنویر صفحہ ۲۱۷ جلد ۲)۔

دوران اعتکاف ماہواری کا حکم

اگر ماہواری آ جائے تو اعتکاف چھوڑ دے اس میں اعتکاف درست نہیں۔

(شرح التنویر صفحہ ۲۰۸، جلد ۲)۔

اور میاں بیوی والے تعلقات بھی چھوڑ دے۔ (مراقی صفحہ ۳۸۳)

نوٹ: اعتکاف جتنی اہم عبادت ہے کہ اس میں بندہ اللہ کا مہمان ہوتا ہے اور اپنی اور اعزاء کی بخشش کروانے اور اللہ کا بننے کے لئے دھرنا دے کر اللہ کے در کا بھکاری بن جاتا ہے اتنا ہی اس میں کوتاہی سے کام لیا جاتا ہے نہ مسائل کی رعایت ہوتی ہے نہ وقت کو قیمتی بنایا جاتا ہے بلکہ مسجد کی بے حرمتی اور شور و غل کرنے کی نحوست سے آدمی ہمیشہ اعتکاف سے درکنار مسجد میں فرض نماز سے بھی اپنے کو محروم کر دیتا ہے اس لئے اس کے مسائل اور معتکف کے لئے ضروری ہدایات اور مختصر دستور العمل چوبیس گھنٹے کیسے گزارے تفصیل سے نقل کیا

جاتا ہے تاکہ اس عبادت کا مقصود حاصل ہو اللہ تعالیٰ ساری امت مسلمہ کو اس نعمت عظمیٰ کی دولت سے مالا مال فرمائے۔

اعتکاف کی شرطیں

اعتکاف کے صحیح ہونے کی شرطیں:

ا۔ نیت: خواہ اعتکاف واجب ہو یا سنت یا نفل ہو اس کی صحت کے لئے نیت کا ہونا شرط ہے، نیت کے بغیر اعتکاف کرنا جائز نہیں ہے یعنی واجب اعتکاف نیت کے بغیر کرنے سے اس کے ذمہ سے ادا نہیں ہوگا اور نفلی اعتکاف نیت کے بغیر کرنے سے اس کا ثواب حاصل نہیں ہوگا۔

واجب اور سنت اعتکاف میں جب کسی ایسے کام کے لئے مسجد سے باہر جائے جس کے لئے جانا اعتکاف والے کے لئے جائز ہے تو مسجد میں واپس آنے پر اس کو نئے سرے سے نیت کرنا ضروری نہیں ہے

۲۔ مسجد میں اعتکاف کرنا: جس مسجد میں اذان و اقامت ہوتی ہو وہاں اعتکاف کرنا درست ہے اور اس مسجد میں اعتکاف کرنا درست نہیں ہے جس میں پانچوں وقت کی نماز کے لئے جماعت قائم نہ ہوتی ہو، جامع مسجد میں مطلقاً اعتکاف جائز ہے خواہ وہاں پانچوں وقت کی جماعت ہوتی ہو، یا نہ ہوتی ہو، سب سے افضل یہ ہے کہ مسجد الحرام میں اعتکاف کرے پھر مسجد نبوی (ﷺ) میں افضل ہے پھر مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس میں پھر ان تینوں مساجد کے علاوہ کسی جامع مسجد میں افضل ہے اور یہ حکم اسوقت ہے جبکہ جامع مسجد میں پانچ وقت نماز جماعت سے ہوتی ہو ورنہ اپنے محلّہ کی مسجد میں جس میں پانچ وقت نماز جماعت سے ہوتی ہو افضل ہے تاکہ نماز با جماعت کے لئے اس کو دوسری جگہ جانے کی ضرورت نہ پڑے، پھر جس مسجد میں نمازی زیادہ ہوں اور وہاں جماعت بڑی ہوتی ہو وہ افضل ہے۔

۳۔ روزہ: واجب یعنی نذر کے اعتکاف میں روزہ شرط ہے یہاں تک کہ اگر کسی نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے میرے ذمہ واجب ہے کہ ایک مہینہ کا اعتکاف روزوں کے بغیر کروں تو اس پر واجب ہے کہ وہ اعتکاف کرے اور روزے بھی رکھے۔

اگر کسی نے رات کے ساتھ دن کے اعتکاف کی بھی نیت کی تب بھی درست نہیں ہے کیونکہ اس نے نذر میں دن کو رات کے تابع کیا ہے پس جب متبوع میں نذر باطل ہوگئی تو تابع میں بھی باطل ہو جائے گی لیکن اگر دن کے اعتکاف کی نذر کی اور اس کے ساتھ رات کے اعتکاف کی بھی نیت کی تو دونوں کا اعتکاف لازم ہوگا۔

اگر کسی نے یوں کہا کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے میرے ذمہ واجب ہے کہ میں رات اور دن کا اعتکاف کروں تو اس پر لازم ہے کہ رات اور دن کا اعتکاف کرے اگرچہ رات کا روزہ نہیں ہوتا لیکن رات اس میں تبعاً داخل ہو جائے گی۔

نفلی اعتکاف میں روزہ شرط نہیں ہے۔

اور مسنون اعتکاف یعنی رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے پس اگر کسی نے مثلاً مرض یا سفر وغیرہ عذر کی وجہ سے رمضان کے اخیر عشرہ کے روزہ نہیں رکھے اور اس عشرہ کا اعتکاف کیا تو یہ اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ کی جگہ ادا نہیں ہوگا بلکہ نفلی ہوگا۔ اگر کسی نے رمضان کے مہینے کے اعتکاف کی نذر کی تو اس کی نذر صحیح ہے یعنی یہ نذر اس پر لازم ہو جائے گی اور رمضان کے روزے اعتکاف کے روزوں کے بجائے کافی ہو جائیں گے لیکن اگر اس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور اعتکاف نہ کیا تو اس پر لازم ہے کہ اس اعتکاف کی قضا کے لئے کسی اور مہینے کا اعتکاف لگاتار کرے اور اس میں روزے رکھے اور اگر کسی نے ماہ رمضان میں اعتکاف کی نذر کی اور اس نے ماہ رمضان کے روزے نہیں رکھے پھر لگاتار ایک مہینے کے روزے مع اعتکاف کے قضا کئے تو جائز ہے۔

۴۔ مسلمان ہونا: کیونکہ کافر عبادت کی اہلیت نہیں رکھتا۔

۵۔ عاقل ہونا: کیونکہ مجنون نیت کی اہلیت نہیں رکھتا۔ اصل میں یہ دونوں امر نیت کے لئے شرط ہے

۶۔ **جنابت اور حیض ونفاس سے پاک ہونا:** کیونکہ جنابت اور حیض ونفاس کی حالت میں مسجد میں آنا منع ہے اور اعتکاف کی عبادت مسجد کے بغیر ادا نہیں ہوتی۔

بالغ ہونا اعتکاف کی صحت کے لئے شرط نہیں ہے پس سمجھ والے لڑکے کا اعتکاف صحیح ہوگا جیسا کہ اس کا نفلی روزہ درست ہو جاتا ہے، مرد ہونا اور آزاد ہونا بھی شرط نہیں ہے پس عورت کا اعتکاف خاوند کی اجازت سے جائز ہے۔

اور جب عورت کو اس کے خاوند نے اعتکاف کی اجازت دیدی تو اب اس کو منع کرنے کا اختیار نہیں ہے اور اس کا منع کرنا صحیح نہیں ہے۔

معتکفین کے لئے ضروری ہدایات

اعتکاف میں بیٹھنے والے حضرات درج ذیل امور کا خیال رکھیں۔

۱۔ معتکف بالغ اور باریش ہو اور اس کی عمر ۱۸ سال سے زائد ہو۔

۲۔ معتکف اپنا زیادہ وقت عبادات، تلاوت اور ذکر الٰہی میں گزاریں۔

۳۔ جو باتیں گناہ کبیرہ اور حرام ہیں اعتکاف کی حالت میں ان سے خاص طور پہ بچیں، مثلاً جھوٹ بولنا، جھوٹی قسمیں کھانا، یا کسی کا مذاق اڑانا، غیبت کرنا، غرور وتکبر کرنا، ریاکاری اور عیب جوئی کرنا وغیرہ علاوہ ازیں نہ کسی کو تکلیف پہنچائیں نہ کسی سے لڑائی جھگڑا کریں۔

۴۔ سیاسی گفتگو سے پرہیز کریں۔

۵۔ کسی کو دنیا کی فضول باتیں کرنے کے لئے نہ بلائے اور اس سے دنیا کی باتیں کرنے سے بچیں کیونکہ یہ مکروہ اور گناہ ہے اس کی وجہ سے نیکیاں بھی ضائع ہوتی ہیں۔

۶۔ آپس میں ہنسی مذاق، دل لگی اور تفریح کے لئے محفل جمانے سے باز رہیں۔

۷۔ مسجد میں سگریٹ، بیڑی یا نشہ آور چیزیں استعمال کرنے سے مکمل احتیاط برتیں۔

۸۔ ایسی باتوں سے پرہیز کریں جن کی وجہ سے مسجد یا اعتکاف کے انتظام میں بدنظمی پیدا

ہو یا شور و غل کا سبب بنے جس کی وجہ سے دوسرے معتکفین حضرات کے آرام یا ان کی عبادت میں خلل واقع ہو۔

۹۔ مسجد میں ریڈیو، اخبار اور اسلحہ نہ لائیں۔

۱۰۔ مسجد کے اندر گیس یا مٹی کے تیل کا چولہا جلانا ممنوع ہے اگر ناگزیر ہو تو مسجد کے باہر وضو خانہ میں جلائیں۔

۱۱۔ اعتکاف خانہ میں مسجد کی دری یا فرش پر اپنی پاک و صاف چادر ضرور بچھائیں تاکہ مسجد کا فرش وغیرہ گندہ نہ ہو نیز کھانے، پینے میں دسترخوان بچھانے کا اہتمام کریں۔

۱۲۔ اعتکاف خانہ نہایت صاف و ستھرا رکھیں اور اپنا سامان بھی سلیقہ سے رکھیں۔

۱۳۔ مسجد کے پنکھے اور لائٹ بقدر ضرورت استعمال کریں بلا ضرورت استعمال کرنے سے اور کھلا چھوڑ کر چلے جانے سے سخت احتیاط کریں۔

۱۴۔ دوران اعتکاف بیرونی حضرات کی دعوت عام کرنے اور انہیں بلا کر اپنے پاس بیٹھائے رکھنے کی ممانعت ہے آپ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس سے عرض و مناجات کے لئے آئے ہیں اس میں مشغول رہیں۔

۱۵۔ مسجد کے انتظام میں کوئی مداخلت نہ کریں۔

۱۶۔ دوران اعتکاف کسی شکایت یا ضرورت کے سلسلے میں مسجد کی انتظامیہ سے رجوع کریں خود منتظم نہ بنیں۔

اعتکاف کے ضروری مسائل

مسنون اعتکاف میں معتکف درج ذیل امور کے لئے مسجد سے باہر نکل سکتا ہے۔

ا۔ پیشاب، پاخانے کی ضرورت کے لئے۔

ب۔ غسل جنابت کے لئے جب کہ مسجد میں غسل کرنا ممکن نہ ہو۔

ج۔ وضو کرنے کے لئے جب کہ مسجد میں رہتے ہوئے وضو کرنا ممکن نہ ہو۔

د۔ کھانے پینے کی ضروری اشیاء یا برے لانے کے لئے جب کہ کوئی اور شخص لانے والا موجود نہ ہو۔

ز۔ جس مسجد میں اعتکاف کیا ہے اگر اس میں جمعہ کی نماز نہ ہوتی ہو تو جمعہ کی نماز کے لئے دوسری مسجد میں جانا درست ہے۔

ح۔ مسجد کے گرنے کی صورت میں دوسری مسجد میں منتقل ہونا درست ہے اور منتقل ہونے کے لئے مسجد سے باہر نکلنے سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا بشرطیکہ وہاں سے نکلنے کے بعد راستے میں کہیں نہ ٹھہرے بلکہ سیدھا دوسری مسجد میں چلا جائے ورنہ اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

ط۔ اگر کوئی موذن اعتکاف میں بیٹھا ہو اور اسے آذان دینے کے لئے مسجد سے باہر جانا پڑے تو اس کے لئے باہر نکلنا جائز ہے مگر اذان دینے کے بعد باہر نہ ٹھہرے بلکہ فوراً مسجد میں آجائے۔

مذکورہ بالا ضروریات کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے مسجد کی حدود سے باہر نکلنا جائز نہیں اگر ایک لمحے کے لئے بھی معتکف حدود مسجد سے باہر نکل جائے گا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ مثلاً تھوکنے، ناک صاف کرنے، منجن یا پیسٹ کرنے، برتن دھونے یا کھانا کھانے سے پہلے یا بعد میں ہاتھ دھونے اور کلی کرنے کے لئے حدود مسجد سے باہر ہوتی ہے لہذا ان کاموں کے لئے بھی وہاں نہ جائے ورنہ اعتکاف ٹوٹ جائے گا البتہ مسجد کے اندر رہتے ہوئے اگلدان یا سلفچی میں ہاتھ دھونا یا وضو کی نالی میں مسجد سے باہر ہاتھ منہ نکال کر یہ کام کر سکیں تو کر سکتے ہیں۔

۲۔ جن امور بالا کے لئے مسجد کی حدود سے نکلنا جائز ہے ان سے فارغ ہونے کے بعد راستے میں ایک لمحہ کے لئے بھی جان کر یا بھول کر ٹھہرنے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے اس لئے اس کی سخت احتیاط کریں البتہ بیت الخلاء یا غسل خانہ مشغول ہو تو خالی ہونے تک اس کے انتظار میں ٹھہرنا جائز ہے۔

۳۔ مسجد سے باہر سلام یا بات چیت کا مسئلہ:

بیت الخلاء جاتے وقت یا وہاں سے آتے وقت راستے میں کھڑ میں کسی کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا یا مختصر بات چیت کرنا جائز ہے بشرطیکہ یہ بات چیت چلتے چلتے کی جائے اس کے لئے ٹھہرنا نہ پڑے۔ اگر جان کر یا بھول کر ٹھہر گئے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

۴۔ معتکف کے لئے سگریٹ نوشی کا مسئلہ:

مسجد میں معتکف کو سگریٹ پینے سے بچنا ضروری ہے۔ سخت مجبوری ہو تو جب وہ بیت الخلاء کے لئے نکلے تو راستے میں چلتے چلتے بیڑی، سگریٹ پینا جائز ہے بشرطیکہ اس غرض سے ٹھہرنا نہ پڑے اور پھر منہ کی بدبو دور کر کے مسجد میں آئے۔

۵۔ حالت اعتکاف میں احتلام اور غسلِ جمعہ کا مسئلہ:

معتکف کو احتلام ہو جانے کی صورت میں غسل جنابت کے لئے مسجد سے باہر جانا جائز ہے غسل جنابت کے سوا کسی اور غسل کے لئے مسجد سے جانا جائز نہیں۔ لہٰذا جمعہ کے غسل یا ٹھنڈک کی غرض سے غسل کرنے کے لئے باہر جانا جائز نہیں اگر اس غرض سے معتکف باہر نکلے گا تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

۶۔ نماز جنازہ اور بیمار پرسی کا مسئلہ:

جب نماز جنازہ پڑھنے والے اور لوگ موجود ہوں تو کسی معتکف کو نماز جنازہ میں شرکت کے لئے یا کسی کی بیمار پرسی کے لئے مسجد سے نکلنا جائز نہیں ہے۔

۷۔ دوران اعتکاف روزہ ٹوٹ جانے کا مسئلہ:

اعتکاف کے لئے چونکہ روزہ شرط ہے اس لئے اگر کسی وجہ سے روزہ ٹوٹ جائے تو اس سے اعتکاف بھی ٹوٹ جائے گا۔

۸۔ بیوی کے ساتھ ہم بستری کا مسئلہ:

بیوی کے ساتھ ہم بستری کرنے سے بھی اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے خواہ جماع جان بوجھ کر کرے یا سہواً، دن میں ہو یا رات میں مسجد میں ہو یا باہر۔

۹۔ دوران اعتکاف بیمار ہو جانے کا مسئلہ:

اعتکاف کے دوران کوئی ایسی بیماری پیدا ہوگئی جس کا علاج مسجد سے باہر نکلے بغیر ممکن نہیں تو اعتکاف توڑنا جائز ہے اس صورت میں اعتکاف توڑنے کا گناہ نہیں ہوگا لیکن توڑنے کے بعد اس کی قضا لازم ہوگی۔

۱۰۔ کسی دوسرے کی بیماری کا مسئلہ:

ماں، باپ یا بیوی بچوں میں سے کسی کی سخت بیماری کی وجہ سے بھی اعتکاف توڑنا جائز ہے اس مجبوری میں گناہ نہیں ہوگا لیکن توڑنے کے بعد اس کی قضا لازم ہوگی۔

۱۱۔ اعتکاف کی قضا کا مسئلہ:

اگر کسی بھی وجہ سے اعتکاف مسنون ٹوٹ جائے تو اس کا حکم یہ ہے کہ جس دن اعتکاف ٹوٹا ہے صرف اس دن کی قضا واجب ہوگی پورے دس دن کی قضا واجب نہیں اور ایک دن کی قضا کا طریقہ یہ ہے کہ اگر اسی رمضان المبارک میں وقت باقی ہو تو اسی رمضان المبارک میں کسی دن غروب آفتاب سے پہلے اگلے دن غروب آفتاب تک قضا کی نیت سے اعتکاف کر لیں اور اگر رمضان المبارک میں وقت باقی نہ ہو یا کسی وجہ سے اس میں اعتکاف کرنا ممکن نہ ہو تو رمضان المبارک کے علاوہ کسی بھی دن روزہ رکھ کر ایک دن کے لئے اعتکاف کیا جا سکتا ہے۔ (احکام اعتکاف اور مسائل اعتکاف)

معتکف کے لئے مختصر دستور العمل

معتکف درج ذیل امور پر عمل کر کے زیادہ سے زیادہ اعتکاف کو بہتر بنا سکتا ہے کیونکہ وہ دربار خداوندی میں اسی لئے حاضر ہوا ہے اور اس کا ایک ایک لمحہ نہایت قیمتی ہے۔ مثلاً

۱۔ تمام نمازیں باجماعت اور تکبیر اولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کا خیال رکھنا۔

۲۔ مغرب کی نماز کے بعد کم از کم چھ رکعت نفل اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعات نفل ادا کرنا، آیت الکرسی اور چاروں قل ایک ایک مرتبہ پڑھ کر دونوں ہاتھوں میں دم کر کے ان کو سارے بدن پر پھیرنا یہ دم تین بار کرنا چاہیے۔

۳۔ عشاء کی نماز اور تراویح سے فارغ ہو کر علم دین حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کی نیت سے کسی مستند اور معتبر دینی کتاب کا مطالعہ کرنا یا کسی مستند اور معتبر عالم دین کے درس میں شرکت کرنا۔

۴۔ شب قدر میں مطالعہ سے فارغ ہو کر جب تک طبیعت میں بشاشت رہے ذکر و تلاوت اور نوافل میں مشغول رہنا اور جب سونے کو دل چاہے تو سنت کے مطابق قبلہ رو ہو کر سونا (اگر با آسانی ممکن ہو)۔

۵۔ سحری میں طبعی ضروریات سے فارغ ہو کر سنت کے مطابق وضو کرنا، تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد اور تہجد کی نفلیں ادا کرنا اور نوافل سے فارغ ہو کر کچھ دیر خاموشی سے ذکر و تسبیح میں مشغول رہنا اور خوب گڑگڑا کر اپنے جملہ مقاصد حسنہ اور فلاح دارین کی دعائیں مانگنا۔

۶۔ سحری کھانا اور سحری سے فارغ ہو کر نماز فجر کی تیاری کرنا، جب تک نماز کے انتظار میں رہیں استغفار یا ذکر یا دعا میں مشغول رہنا۔

۷۔ نماز فجر سے فارغ ہو کر آیت الکرسی اور چاروں قل پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کرنا اور پھر پورے جسم پر پھیرنا اور یہ دم تین بار کرنا اور سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الٰہ الا اللہ، استغفر اللہ اور درود شریف کی ایک ایک تسبیح پڑھنا۔

۸۔ اشراق کے وقت کم از کم دو زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات اشراق ادا کرنا۔ چاشت کی کم از کم دو رکعات اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعات نفل ادا کرنا اور جتنا ہو سکے صحیح تلفظ کے ساتھ کلام پاک کی تلاوت کرنا۔

۹۔ جب زوال ہو جائے تو کم از کم دو رکعات ورنہ چار رکعات نفل سنن زوال ادا کرنا اور

نماز ظہر کے انتظار میں صف اول میں بیٹھنا اور تکبیر اولیٰ کا اہتمام کرنا۔

۱۰۔ صلوٰۃ التسبیح پڑھنا اور زیادہ سے زیادہ تلاوت کرنا۔

۱۱۔ نماز عصر سے فارغ ہو کر تلاوت کرنا ان تسبیحات کو ادا کرنا جن کا ذکر نمبر ۲ میں گزرا ہے اور دعا میں مشغول رہنا یہ وقت بہت قیمتی ہے اس کو ضائع کرنے سے بطور خاص بچنا۔

۱۲۔ جو باتیں حالت اعتکاف میں مکروہ اور منع ہیں ان سے مکمل طور پر اجتناب کرنا جن کی کچھ تفصیل اعتکاف کے ضروری مسائل میں آ چکی ہے اس کا بغور مطالعہ کرنا۔

۱۳۔ معتکفین پر لازم ہے کہ صف اول میں خود ہی آ کر بیٹھیں خود کہیں دوسری جگہ ہوں اور تولیہ اور چادر وغیرہ سے جگہ روکنا درست نہیں اس سے بچنا اور ہر قول و فعل نشست و برخاست اور طرز عمل سے دوسرے معتکفین اور نمازیوں کو تکلیف پہنچنے سے بچانے کا بے حد اہتمام رکھنا، اپنی صفائی کا خیال رکھنا اور مسجد کی صفائی کا بھی بہت خیال رکھنا۔

۱۴۔ اپنی اور دیگر احباب اور معتکفین اور عام مسلمانوں کی مغفرت کی دعائیں کرنا، اللہ تعالیٰ سے امیدوار رحمت رہنا، مایوسی سے بچنا۔

الحمد للہ

اللہ کے فضل سے روزہ کے متعلق ضروری تفصیلات پایۂ تکمیل کو پہنچیں۔

اب زکوٰۃ کے متعلق لکھا جاتا ہے۔

مسائل زکوۃ

زکواۃ کے معنی:

اسلام کا تیسرا رکن زکوۃ ہے شریعت کی اصطلاح میں زکوۃ کے معنی یہ ہیں کہ اپنے خاص مال کا خاص حصہ جو شریعت نے مقرر فرمایا ہے (جو کل مال کا چالیسواں حصہ ہے) اللہ تعالی کو خوش کرنے کے لئے کسی ایسے مسلمان فقیر یا مسکین جو زکوۃ لینے کا شریعت میں حقدار ہے اس کو دے کر اس طرح مالک بنادینا کہ اپنا نفع اس سے بالکل ہٹا لیا جائے۔ (تفصیل سب آجائے گی)۔

زکوۃ کا حکم

زکوۃ ادا کرنا فرض قطعی ہے جس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہوتا ہے اور اس سے روکنے والا قتل کیا جائے گا اور جو انکار تو نہیں کرتا مگر اپنے مال کی زکواۃ بھی ادا نہیں کرتا اس کو بڑا سخت عذاب ہوگا۔

مشکوۃ شریف صفحہ ۱۵۵ پر حضرت ابوہریرہؓ سے حدیث مروی ہے کہ جس کے پاس سونا، چاندی ہو اور وہ اس کی زکوۃ نہ دیتا ہو قیامت کے دن اس کے لئے آگ کی تختیاں بنوائی جائے گی پھر ان کو دوزخ کی آگ میں گرم کر کے اس کے دونوں کروٹیں اور پیشانی اور پیٹھ کو داغا جائے گا اور جب ٹھنڈی ہو جائیں گی پھر گرم کر لی جائے گی۔

اور بخاری شریف کی حدیث ہے حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ جس کو اللہ نے مال دیا اور اس نے زکوۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اس کا یہ مال بڑا زہریلا گنجا سانپ بنادیا جائے گا اور اس کی گردن میں لپٹ دیا جائے گا پھر اس کے دونوں جبڑے نوچے گا اور کہیں گا کہ میں ہی تیرا مال ہو اور میں ہی تیرا خزانہ ہوں اللہ تعالی ہماری حفاظت فرمائے۔ (آمین)۔ (زکوۃ کی مزید اہمیت آگے زکوۃ کی ادائیگی کے آسان طریقہ کے ذیل میں بھی بیان کی گئی ہے)

زکوٰۃ کس شخص پر فرض ہے:

ایسے مسلمان عاقل بالغ کے اوپر جس کے پاس نصاب کی مقدار کا مال ہو جو یا تو سونا ہو یا چاندی ہو یا پیسے ہوں یا تجارت کا مال ہو اور اس پر سال بھی گزر جائے بشرطیکہ وہ قرضہ کا نہ ہو تو اس پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔

اس عبارت کے مسئلوں کی وضاحت:

مسئلہ۔ کافر پر اور نابالغ بچے کے اوپر اور ایسا پاگل جس کی سال بھر کبھی عقل ٹھکانے نہیں لگی زکوٰۃ فرض نہیں چاہے ان کے پاس کتنا ہی مال ہو۔

زکواۃ کا نصاب

ساڑھے باون تولہ (612 گرام) چاندی یا ساڑھے سات تولہ (87½ گرام) سونا یا ان کی بنی ہوئی کوئی بھی چیز برتن زیورات وغیرہ۔ (شرح التنویر صفحہ ۲۲، جلد ۲)

یا اس میں سے کسی کے بقدر روپے ہوں یا مال تجارت جس کو تجارت کی نیت سے خرید لیا جاوے اب چاہے وہ لوہا ہو، تانبہ ہو، پیتل ہو، موبائل ہو، کوئی بھی مشینری ہو یا گاڑیاں ہوں جو شوروم میں کھڑی ہیں یا پلاٹ ہوں جن کو بیچنے کی نیت سے خریدا ہے یا فلیٹ ہوں جو کہ بیچنے کی نیت سے خریدے ہوں اگر ان کی قیمت سونے یا چاندی کے نصاب تک پہنچتی ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے اگرچہ رات دن کا ضروری خرچ اسی آمدنی سے چلتا ہو۔

(شرح البدایہ ص ۷۷ اج ۱)

فیکٹریوں کے کچے مال کا مسئلہ

فیکٹری وغیرہ میں جو کچا مال ہوتا ہے جو مشینری سے ابھی تیار ہو رہا ہے جیسے دھاگا وغیرہ وہ بھی اسی میں داخل ہے کیونکہ ان کو بھی تجارت کی نیت سے خریدا گیا ہے اور اس پر بھی اگر نصاب کے بقدر ہو تو زکوٰۃ فرض ہوگی۔

فیکٹریوں کی مشینریوں کا مسئلہ

فیکٹریوں میں جو مشینریاں ہوتی ہیں اگر وہ بیچنے کی نیت سے نہیں خریدیں اور اسی طرح جو جگہ فیکٹری کی مشینری وغیرہ رکھنے کے لئے خریدی ہے ان پر زکوٰۃ نہیں ہوگی خلاصہ یہ ہے کہ سونا، چاندی، اور روپے پیسے کے علاوہ اور جتنا مال و اسباب ہے گھر کا جتنا سازوسامان ہے برتن کپڑے وغیرہ اگر وہ تجارت کی نیت سے خریدے گئے ہیں تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے ورنہ زکوٰۃ واجب نہیں۔

(شرح البدایہ صفحہ ۱۹۹ جلد ا شرح النقایہ صفحہ ۱۲ جلد ۲)۔

کچھ سونا کچھ چاندی کچھ مال تجارت کا مسئلہ

اگر کسی کے پاس کچھ سونا، کچھ چاندی اور کچھ مال تجارت ہے تو سب کی قیمت نکال کر دیکھی جائے اگر ساڑھے باون تولہ 612 گرام چاندی یا ساڑھے سات تولہ 87½ گرام سونے کی قیمت کے برابر ہو جاوے تو زکوٰۃ واجب ہوگی ورنہ نہیں۔

(شرح البدایہ صفحہ ۱۷۸ جلد ۱)۔

کرائے کے مکان اور دکان کا مسئلہ:

کسی نے گھر یا دکانیں بیچنے کی نیت سے خریدی ہیں مگر ان کو کرایہ پر چڑھا دیا اور ان کا کرایہ آتا ہے تو اس سے زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی اور وہ مال تجارت سے نکل جائینگے، اسی طرح اگر کوئی برتن وغیرہ خریدے مگر کوئی پکی نیت نہیں کہ استعمال کرے گا یا تجارت کرے گا تو بھی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ (فتاویٰ قاضی خان صفحہ ۱۱۷ جلد ۱)۔

بعد میں تجارت کی نیت کا مسئلہ:

اگر تجارت کی نیت بعد میں کرلی تو وہ مال تجارت نہ بنے گا خریدتے وقت کا اعتبار ہے۔

مال پر سال کا گزرنا

واضح رہے کہ مال نصاب پر سال کا گزرنا زکوٰۃ واجب ہونے کے لئے شرط ہے ادائیگی کے لئے شرط نہیں، اس لئے اگر کوئی صاحب نصاب مالدار آدمی سال گزرنے سے پہلے ہی زکوٰۃ دیدے اور سال کے پورا ہونے کا انتظار نہ کرے تو بھی جائز ہے۔

(شرح الہدایہ صفحہ ۱۷۶، جلد ۱)۔

بلکہ اگر صاحب نصاب آدمی کئی سال کی پیشگی زکوٰۃ ایک ساتھ دیدے تو یہ بھی جائز ہے لیکن اگر کسی سال مال بڑھ گیا تو بڑھے ہوئے مال کی زکوٰۃ پھر دینا پڑے گی۔

(شرح التنویر، ردالمحتار صفحہ ۲۱، جلد ۲)۔

البتہ زکوٰۃ سال کے پورا ہونے سے پہلے واجب نہیں ہوتی (اگر ادا کردیا تو دوبارہ ادا کرنا ضروری نہیں ہوگا)۔ مثلاً کسی کے پاس سال کے شروع میں نصاب کے بقدر مال تھا سال ختم ہونے کا وقت آیا تو مال نصاب سے کم ہوگیا تو اب زکوٰۃ واجب نہیں اور اس میں چاند کے حساب سے سال کا اعتبار ہوگا (زبدۃ الفقہ صفحہ ۱۵، جلد ۲)۔

مال پر سال گزرنے کا مطلب

پورا سال گزرنے کا مطلب یہ ہے کہ سال کے دونوں سروں میں پورا ہو درمیان میں اگر نصاب سے کم رہ جائے تو کوئی مضائقہ نہیں، مثلاً کسی کے پاس 7½ تولہ سونا تھا مگر سال کے بیچ میں پانچ تولہ رہ گیا مگر پھر آخر سال میں 7½ تولہ ہوگیا تو اسے 7½ تولہ کی زکوٰۃ دینی ہوگی، اسی طرح اگر کسی کے پاس سال شروع ہوتے وقت صرف نصاب کے بقدر مال ہے پھر سال پورا ہونے سے پہلے کچھ اور مال مل گیا تو سال پورا ہونے پر ان تمام مال کی زکوٰۃ دی جائیگی۔ (زبدۃ الفقہ)

دکانوں یا پلاٹوں میں پیسوں کی انویسمینٹ

اگر کسی نے پلاٹوں اور دکانوں وغیرہ میں اپنے پیسوں کی انویسمینٹ کی اور سال پورا ہونے سے پہلے ہی اسکو بیچ دیا تو ان روپوں کی مالیت پر سال پورا ہونے پر زکوٰۃ واجب ہوگی چاہے جتنی مالیت ہو۔

مال چوری ہونے کا مسئلہ

زکوٰۃ نکالنے سے پہلے سارا مال چوری ہو جائے یا اور کسی طرح ضائع ہو جائے تو زکوٰۃ معاف ہو گئی لیکن اگر خود کسی کو دے دیا جو زکوٰۃ کا مستحق نہ تھا یا خود ہلاک (ضائع) کر ڈالا تو زکوٰۃ معاف نہ ہوگی۔ (شرح البدایہ صفحہ ۱۷۶، جلد۱)

مال خیرات کرنے کا مسئلہ

سال گزرنے پر سارا مال خیرات کر ڈالا تو اگرچہ زکوٰۃ کی نیت نہ ہو اس کی زکوٰۃ ساقط ہو جائے گی۔ (شرح البدایہ صفحہ ۱۷۰، جلد۱)۔

مال نصاب کا قرض سے پاک ہونا

کسی کے پاس اگر نصاب کے بقدر مال ہے اور اتنے ہی کا وہ قرض دار بھی ہے تو زکوٰۃ واجب نہیں اس لئے کہ وہ نہ ہونے کے حکم میں ہے لیکن اگر اتنا مال ہو کہ قرض کی رقم نکال کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے بقدر بچ جائے تب زکوٰۃ واجب ہوگی۔

(شرح البدایہ صفحہ ۱۶۸، جلد۱)

زکوٰۃ کا قرضہ بھی زکواۃ کے واجب ہونے سے مانع ہے

کسی شخص کے پاس اگر بقدر نصاب مال تھا اور اس پر دو سال گزر گئے اور اس نے ان دو سالوں کی زکوٰۃ نہیں دی اور اس کے پاس کوئی اور مال بھی نہیں تو اس پر دوسرے سال کی زکوٰۃ واجب نہیں کیونکہ پہلے سال کی زکوٰۃ جو اس کے ذمہ قرض ہے اسے نکال دینے کے

بعد بقیہ مال نصاب کے بقدر نہیں رہے گا۔ (عمدۃ الفقہ)

مسئلہ۔ یہاں قرض سے مراد وہ قرضہ ہے جو زکوۃ کے واجب ہونے سے پہلے کا ہو۔ اگر زکوۃ واجب ہوگئی یعنی سال پورا ہوگیا اب قرضہ چڑھا تو زکوۃ ساقط نہ ہوگی ادا کرنی پڑے گی۔ (زبدۃ الفقہ جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۶)

زکوۃ کی ادائیگی کا آسان طریقہ

نوٹ: اس سے قبل مزید کچھ زکوۃ کی اہمیت ملاحظہ فرمائیں۔

زکوۃ کی اہمیت

دین اسلام کی بنیاد جن ستونوں پر رکھی گئی ہے ان میں سے ایک بنیادی ستون زکوۃ ہے۔ قرآن مجید میں جابجا اقیموا الصلوۃ کے ساتھ واتوا الزکوۃ کا حکم آیا ہے جس سے زکوۃ کی اہمیت اور فرضیت واضح ہوتی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اسلام کی نظر میں زکوۃ نماز ہی کی طرح فرض عین ہے فرق صرف اتنا ہے کہ نماز ہر مسلمان پر فرض ہے جب کہ زکوۃ صاحب نصاب مسلمانوں پر فرض کی گئی ہے۔

لیکن افسوس ناک بات یہ ہے کہ ہمارے یہاں زکوۃ کی ادائیگی کا اہتمام بہت کم ہے۔ بعض بدنصیب تو ایسے ہیں کہ سرے سے زکوۃ ادا ہی نہیں کرتے جو کہ بڑی محرومی اور بڑے گناہ کی بات ہے۔ قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں زکوۃ ادا نہ کرنے کی متعدد وعیدیں آئی ہیں جو ایمان کی ادنیٰ سی چنگاری رکھنے والے مسلمان کو بھی اس اہم فریضے کی ادائیگی پر ابھارنے کے لئے کافی ہیں مثلاً قرآن مجید میں ارشاد باری ہے۔

والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولاینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم یوم یحمیٰ علیھا فی نار جھنم فتکوی بھا جباھھم و جنوبھم و ظھورھم (سورۃ التوبۃ ۴)

ترجمہ:۔ اور جو (جمع) کر کے رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اس کو خرچ نہیں

کرتے اللہ کی راہ میں، سو ان کو خوشخبری سنا دے دردناک عذاب کی۔ جس دن کہ آگ دہکائیں گے اس مال پر دوزخ کی پھر داغیں گے اس سے ان کے ماتھے اور پہلو اور پیٹھیں۔

ایک حدیث میں ہے۔

ما منع قوم من الزکوۃ الا ابتلاھم اللّٰہ بالسنین (المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم ۴۷۳۳)

ترجمہ:۔ جب کوئی قوم زکوۃ ادا نہیں کرتی تو اللہ تعالیٰ اس پر قحط سالی مسلط فرما دیتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ اسلام کی نظر میں زکوۃ کی ادائیگی کتنی اہم اور ضروری ہے۔

زکوۃ کی ادائیگی میں کی جانے والی کوتاہیاں

الحمدللہ، بہت سے مسلمان ایسے ہیں کہ جو زکوۃ ادا کرتے ہیں لیکن ان میں سے بہت سے لوگ طرح طرح کی کوتاہیوں میں مبتلا ہیں مثلاً

۱...... بعض لوگ زکوۃ کا باقاعدہ حساب نہیں کرتے جتنا جی میں آئے دیدیتے ہیں۔ اس بات کا اہتمام نہیں کرتے کہ جتنی زکوۃ ان پر واجب تھی وہ سب ادا ہوگئی کہ نہیں۔ یہ طرز عمل درست نہیں۔ اگر اس طرح کرنے سے کچھ مال کی زکوۃ رہ گئی تو اتنے مال کی زکوۃ ادا نہ کرنے کا گناہ ہوگا۔

۲...... بعض لوگ حساب تو کرتے ہیں لیکن صحیح صحیح حساب نہیں کرتے بلکہ اندازہ سے حساب کرتے ہیں۔ اپنے اموال کا ایک عمومی اندازہ لگاتے ہیں اور اس کے حساب سے بننے والی زکوۃ ادا کر دیتے ہیں۔ ان میں بعض لوگ احتیاطاً کچھ زیادہ زکوۃ ادا کر دیتے ہیں۔ لیکن یہ طریقہ بھی درست نہیں اس لئے کہ اس سے پوری زکوۃ ادا ہونے کا یقین نہیں ہوتا۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ اموال کا پورا حساب کر کے زکوۃ ادا کی جائے۔ اس کے بعد اگر کچھ زکوۃ مزید ادا کر دی جائے تو یہ بہتر اور احتیاط کی بات ہے۔

۳...... بعض لوگ اموالِ زکوۃ کی وہ قیمت لگاتے ہیں جس پر انہوں نے مال خریدا یا جتنی رقم خرچ کرنے پر وہ مال تیار ہوا۔ یہ بھی درست نہیں صحیح بات یہ ہے کہ زکوۃ کا حساب کرتے ہوئے ان اموال کی موجودہ بازاری قیمت لگانی چاہیئے۔

۴...... بعض لوگ تمام اموال کی زکوۃ ادا نہیں کرتے بلکہ بعض اموال کی زکوۃ ادا کر دیتے ہیں اور بعض کی نہیں کرتے۔ اس کوتاہی کا بڑا سبب لاعلمی ہے کہ ان کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ان کے کون کون سے اموال پر زکوۃ واجب ہے۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی کوتاہیاں ہو جاتی ہیں لیکن درج بالا کوتاہیاں وہ ہیں جن کا تعلق زکوۃ کے حساب سے ہے۔ اس لئے اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ زکوۃ کی ادائیگی کے لئے باقاعدہ ایک تفصیلی نقشہ مع مثال شائع کیا جائے تاکہ عوام الناس کے لئے اس کے ذریعے زکوۃ کا حساب نکالنا آسان ہو۔ چنانچہ ذیل میں ایک نقشہ دیا جا رہا ہے۔ آپ اس کی راہنمائی میں صحیح صحیح زکوۃ نکال سکتے ہیں۔

ناقابل زکوۃ اثاثے

۱...... گھریلو سامان وغیرہ۔

۲...... OPERATING ASSETS یعنی وہ اثاثے جو فروخت کرنے کے لئے نہیں بلکہ کاروبار چلانے کے لئے استعمال ہوتے ہیں، مثلاً بلڈنگ، مشینری، فرنیچر وغیرہ۔

۳...... اسی طرح وہ دکان، مکان، فلیٹ، پلاٹ یا گاڑیاں وغیرہ جنہیں استعمال کے لئے یا کرایہ حاصل کرنے کے لئے خریدا گیا ہو محض سرمایہ محفوظ کرنے کے لئے انہیں خریدا گیا ہو اور خریدتے وقت انہیں آگے بیچنے کی نیت نہ ہو۔

نقشہ برائے ادائیگی زکوۃ

(الف) قابل زکوۃ اثاثے

۱)...... سونا (خواہ کسی شکل میں ہو)۔ 87½ گرام مثلاً اس کی قیمت 50,000/-

۲)۔۔۔ چاندی (خواہ کسی شکل میں ہو)۔612 گرام 10,000/-

۳)۔۔۔ مال تجارت یعنی بیچنے کی حتمی نیت سے خرید ا ہوا مال، مکان، زمین وغیرہ (۱) 300,000/-

۴)۔۔۔ بینک میں جمع شدہ رقم۔ 100,000/-

۵)۔۔۔ اپنے پاس موجود رقم۔ 100,000/-

۶)۔۔۔ ادھار رقم (جس کے ملنے کا غالب گمان ہو) خواہ نقد رقم کی صورت میں دیا ہو یا مال تجارت بیچنے کی وجہ سے واجب ہوا ہو۔ 50,000/-

۷)۔۔۔ غیر ملکی کرنسی (موجودہ ریٹ سے) 10,000/-

۸)۔۔۔ کمپنی کے شیئرز جو تجارت (Capital Gain) کی نیت سے خریدے ہوں، ان کی پوری قیمت (موجودہ مارکیٹ ویلیو) 50,000/-

۹)۔۔۔ جو شیئرز نفع (Dividend) کی غرض سے خریدے گئے ان میں کمپنی کے ناقابل زکوٰۃ اثاثے (Operating Assets) جیسے بلڈنگ، مشینری وغیرہ کو منہا کیا جا سکتا ہے۔ (اور بہتر ہے کہ احتیاط ان کی پوری قیمت لگائی جائے) 50,000/-

۱۰)۔۔۔ بچت سرٹیفکیٹ جیسے FEBC,NDFC,NIT (صرف اصل رقم پر زکوٰۃ ہوگی) (۲) 100,000/-

۱۱)۔۔۔ کسی جگہ اپنی امانت رکھوائی ہوئی رقم سونا، چاندی، مال تجارت۔ 10,000/-

۱۲)۔۔۔ کمیٹی (وی سی) میں اپنی جمع شدہ رقم۔ (جب کہ وی سی وصول نہ ہوئی ہو)۔ 10,000/-

۱۳)۔۔۔ خام مال جو مصنوعات بنا کر فروخت کرنے کے لئے خریدا گیا۔ 200,000/-

۱۴)۔ تیار شدہ مال کا اسٹاک۔ 20,000/-

۱۵)۔۔۔ کاروبار میں شراکت کے بقدر حصہ۔ (قابل زکوٰۃ اثاثوں کی مالیت مع نفع) 50,000/-

کل مال زکوٰۃ کی مالیت رقم کی شکل میں 11,10,000/-

(ب) وہ رقوم جو منہا کی جائیں گی یعنی کل مالیت کی

رقم سے ان کو نکالا جائے گا

۱)......واجب الادا قرضہ (۱) مثلاً	10,000
۲)......کمیٹی (بیسی) کے بقایا جات۔ (اگر یہ کمیٹی مل چکی ہو)۔	100,000/-
۳)......یوٹیلیٹی بلز جو زکوۃ نکالنے کی تاریخ تک واجب ہو چکے ہوں۔	10,000/-
۴)......پارٹیوں کی ادائیگیاں جو ادا کرنی ہوں۔	100,000/-
۵)......ملازمین کی تنخواہیں جو زکوۃ نکالنے کی تاریخ تک واجب ہو چکی ہوں۔	100,000/-
۶)......گزشتہ سال کی زکوۃ کی رقم اگر ابھی تک ذمہ میں باقی ہو۔	10,000/-
۷)......قسطوں پر خریدی ہوئی چیز کی واجب الادا قسطیں۔	100,000/-
کل مال زکوۃ (رقم)	11,10,000/-
وہ رقم جو منہا کی جائے گی	3,80,000/-
وہ رقم جس پر زکوۃ واجب ہے	7,80,000/-
مقدار زکوۃ (قابل زکوۃ رقم کو چالیس پر تقسیم کریں)	18,250/-

نوٹ۔ یہاں تمام رقوم کو بذریعہ مثال واضح کیا گیا ہے آپ اپنے اموال کی حقیقی قیمت درج کر کے مندرجہ بالا طریقہ کار اختیار کریں۔ آپ ان اموال کی قیمت درج فرمائیں جو آپ کے پاس موجود ہوں اور نمونہ کے مطابق زکوۃ کا حساب نکالیں۔

مسئلہ۔ آج کل لوگوں نے زیورات بنکوں میں رکھے ہوتے ہیں اور ان کو نکال کر سناروں کے پاس لے جانا چاہیے تاکہ ان کا وزن کرایا جائے بدامنی کی وجہ سے ناممکن ہو تو آسان صورت یہ ہے کہ ناپ تول کا چھوٹا دستی آلہ خرید لیا جائے اس کو ساتھ لا کر زیں میں لے جا کر مقدار معلوم کر کے صحیح طرح زکوۃ ادا کی جائے ایک آدمی خریدے تو پورے خاندان اور دوستوں کو کام آجائے گا اور ثواب میں شرکت ہو جائیگی۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے نیت شرط ہے

جس وقت زکوٰۃ کی رقم کسی غریب کو دے اس وقت اپنے دل میں ضرور خیال کرے کہ میں زکوٰۃ دے رہا ہوں (یا زکوٰۃ کی رقم اپنے مال سے علیحدہ کرنے کے وقت زکوٰۃ میں دینے کی نیت کی تو یہ بھی کافی ہے اگر چہ فقیر کو دیتے وقت نیت کرنا بھول جائے خواہ زکوٰۃ کی کل رقم علیحدہ کرتے وقت نیت کرے یا اس کا بعض حصہ نکالتے وقت نیت کرے کیونکہ مستحقین کو متفرق وقتوں میں دینا ہوتا ہے اور ہر وقت نیت کے حاضر ہونے میں دقت ہے اس لئے زکوٰۃ کی رقم یا سامان علیحدہ کرتے وقت کی نیت کو شرع نے کافی قرار دیا ہے)۔

(زبدۃ الفقہ وشرح الہدایہ صفحہ ۱۷۰ جلد ۱)

اگر ویسے ہی دیدیا بغیر نیت کے تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی البتہ نفلی صدقہ کا ثواب ملے گا لیکن اگر بغیر نیت کے دیدیا اور وہ فقیر کے پاس ہے اس نے ابھی تک خرچ نہیں کیا تو نیت کرلینا درست ہے ہاں خرچ کرڈالنے کے بعد اب نیت کا اعتبار نہ ہوگا۔

(شرح التنویر صفحہ ۱۶ جلد ۲)۔

مسئلہ۔ زکوٰۃ کی رقم میں اختیار ہے چاہے ایک ہی فقیر کو سب دیدے چاہے تھوڑا تھوڑا کرکے کئی غریبوں کو دے اور چاہے اسی دن سب دیدے یا تھوڑا تھوڑا کرکے کئی مہینے میں دے۔ (شرح الہدایہ صفحہ ۹۹، ۱۲۵ جلد ۲)۔

سال بھر جو کچھ فقیر کو دوں وہ زکوٰۃ میں سے ہو:

اگر اپنے مال میں سے زکوٰۃ کی نیت سے مال زکوٰۃ علیحدہ نہیں کیا اور یہ نیت کرلی کہ آخر سال تک جو کچھ دونگا وہ زکوٰۃ ہے تو یہ جائز نہیں پس اس صورت میں وقتاً فوقتاً جو کچھ وہ فقیروں کو دیتا رہا اگر اس نے ہر دفعہ اس کے دینے کے وقت زکوٰۃ کی نیت کرلی تھی تو جائز و درست ہے اور اگر بغیر نیت کے دیتا رہا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی البتہ وہ صدقہ وخیرات ہوگا اور اس کا ثواب الگ ملے گا۔ (زبدۃ الفقہ)

اگر مستحق کو زکوٰۃ بتلا کر نہ دی جائے

بعض لوگ زکوٰۃ کے مستحق ہوتے ہیں مگر ان کو اگر پتہ چل جائے کہ یہ زکوٰۃ کی رقم ہے تو شرم کی وجہ سے رد کردینگے اور نہیں لیں گے تو ان کو نہ بتایا جائے کہ یہ زکوٰۃ کی رقم ہے بلکہ ان کو ہدیہ یا قرض یا بچوں کی عیدی یا مٹھائی وغیرہ کے نام سے دیدے۔
(فتاویٰ ہندیہ صفحہ ۱۱ اجلد ۱)۔

مقروض کا قرضہ معاف کرنے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی

کسی غریب پر قرضہ ہے اب جس کا قرض ہے وہ اگر یہ نیت کرے کہ میں اس کا قرضہ معاف کرتا ہوں اور اس کے یہ پیسے زکوٰۃ میں شمار ہو جائیں گے تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی البتہ اس کو زکوٰۃ کے پیسے دیدیئے جائیں اور پھر اس سے قرض وصول کرلیا جائے۔
(شرح التنویر صفحہ ۱۸ اجلد ۲)۔

زکوٰۃ کے صحیح ہونے کے لئے تملیک شرط ہے

یہ بھی شرط ہے کہ جس شخص کو زکوٰۃ ادا کی جارہی ہو وہ مال زکوٰۃ کا مالک بنا دیا جائے اس لئے اگر مستحق کو مالک نہ بنایا گیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی چاہے وہ مال مستحقین ہی کے نفع علاج یا طعام وغیرہ کے اندر خرچ ہو اس لئے جو لوگ ہسپتالوں میں زکوٰۃ کی رقم دیتے ہیں جن سے مریضوں کا علاج ہوتا ہے اور مریض کی ملکیت میں وہ پیسے نہیں جاتے ہیں تو ان کی زکوٰۃ ادا نہ ہوگی اس کی تدبیر موجودہ دور کے علماء نے یہ بیان کی ہے کہ یا تو زکوٰۃ کی رقم ان مریضوں کے ہاتھ میں دیدی جائے کہ جتنا ان کے علاج پر خرچ ہوا ہے اس کی فیس کے طور پر وہی رقم کاؤنٹر پر جمع کرادیں یا پھر اس کی دو آسان صورتیں ہیں (۱) یہ ہے کہ علاج سے پہلے فارم پر کیا جائے جس کی صورت یہ ہے۔

فارم برائے عاقل، بالغ، مستحق زکوٰۃ مریض/مریضہ

میں مسمی / مسماۃ.................... ولد....................

عمر.......... پتہ.................... عاقل

بالغ اقرار کرتا/ کرتی ہوں کہ میں نصاب زکوۃ یا نصاب قربانی کا مالک نہیں ہوں یعنی میری ملکیت میں نہ 52.5 (ساڑھے باون) تولہ چاندی ہے نہ اس کی قیمت کے برابر نقد روپیہ، نہ سونا نہ اتنی قیمت کا سامان تجارت یا کوئی غیر ضروری سامان ہے۔ نیز ایسا بھی نہیں ہے کہ مذکورہ بالا سب یا بعض قسموں کا مال مل کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو جاتا ہو اور میں سید (ہاشمی) بھی نہیں ہوں اور شرعی قاعدہ کی رو سے زکوۃ لینے کا/ کی واقعی مستحق ہوں .... لہٰذا میں اس ہسپتال .... کی انتظامیہ کو اس بات کا اختیار دیتا/ دیتی ہوں کہ جب تک میرا قیام اس ہسپتال میں رہے اس وقت تک وہ خود یا اس کا نمائندہ مجاز میرے لئے زکوۃ، صدقات و عطیات کی رقم یا اشیاء وصول کریں اور اسے میرے کھانے پینے اور علاج معالجہ کے لئے خرچ کریں یا ایسے دیگر غریب مریضوں پر خرچ کریں جو علاج کے مصارف برداشت نہ کر سکتے ہوں۔

دستخط مریض/ مریضہ

اس فارم کے پر کرنے کے بعد زکوۃ ادا ہوگی بشرطیکہ وہ وکیل اعتماد والا ہو اور ان پیسوں کو غلط خرچ نہ کرے اس لئے ہسپتالوں میں پیسے جمع کرانے سے پہلے یہ تحقیق کر لینی چاہیئے کہ وہ اس طرح فارم پر کرواتے ہیں یا نہیں (عمدۃ الفقہ)

(۲) دوسری صورت تملیک کی استقراض ہے۔

دوسری صورت تملیک کی استقراض ہے جو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نے تحریر فرمائی ہے کہ کسی مستحق سے کہہ دیا جائے کہ تم قرضہ لے کر اتنی رقم فلاں مسکین یا مستحق کی مدد کر دو یا مدرسہ میں دیدو ہم تمہارا قرضہ اتار دیں گے۔ اب وہ زکوۃ کے پیسے اس شخص کو اس کے قرضہ اتارنے کی نیت سے دیدیئے جائیں۔ (فتویٰ مفتی محمد شفیع صاحبؒ دار الافتاء ۱۹/۱۰/۱۳۹۲)

مسئلہ: اس استقراض والی صورت کے بعد وہ پیسے سفید پوش لوگوں کو بھی دیئے جا سکتے ہیں جن کے پاس کھانے پینے کی قلت اور تنگی ہے اور کچھ سونا اور چاندی بھی ہے جس کی وجہ سے وہ زکوۃ نہیں لے سکتے تو اب وہ شخص قرضہ لے کر اس کی مدد کر دے پھر زکوۃ کی رقم سے اس

کا قرضہ ادا کر دیا جائے بشرطیکہ وہ قرضہ لینے والا بھی مستحق زکوٰۃ ہو

(فتوٰی دار الافتاء دار العلوم کراچی)

مستحقین زکوٰۃ:

ان کو مصارف زکوٰۃ بھی کہتے ہیں، شریعت میں وہ مسلمان ہیں جن کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے اور جو مصارف زکوٰۃ کے ہیں وہی مصارف صدقہ فطر اور فدیے کے بھی ہیں مصارف زکوٰۃ اس زمانے میں یہ لوگ ہیں۔

۱۔ **فقیر**: جس کے پاس تھوڑا سا مال ہو یعنی سونے، چاندی وغیرہ تو ہو مگر نصاب کی مقدار سے کم ہو یا سونا چاندی اور مال تجارت نہ ہوں اور کوئی زائد چیزیں ہوں لیکن ان کی قیمت نصاب تک نہ پہنچے۔ (شرح التنویر صفحہ ۹۳، جلد ۲)۔

۲۔ **مسکین**: جس کے پاس کچھ نہ ہو اور وہ اپنے کھانے کے لئے یا بدن ڈھانپنے کے لئے مانگنے کا محتاج ہو (شرح التنویر صفحہ ۹۳، جلد ۲)۔

۳۔ **غارم**: یعنی قرضدار جس کے ذمہ کسی کا قرضہ ہو اور اس کے پاس ادا کرنے کے لئے کچھ نہ ہو یا ادا کرنے کیلئے تو ہو مگر اتنا نہ ہو کہ قرضہ ادا کر کے زکوٰۃ کے نصاب کے بقدر رقم بچ جائے تو اس کو زکوٰۃ کی رقم دینا درست ہے اسی طرح غریم (قرضخواہ) جس کے پیسے لوگوں نے دبائے ہوئے ہیں اور وہ وصول کرنے پر بھی قادر نہیں ہے اور اپنے پاس اتنے پیسے بھی نہیں جتنے پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے تو اسے زکوٰۃ دینا درست ہے اس لئے کہ فقیر ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ صفحہ ۱۲۱، جلد ۱)۔

۴۔ **مسافر**۔ چاہے گھر کا بڑا مالدار ہے لیکن کہیں سفر میں یا حاجی کو دوران حج ایسا اتفاق ہوا کہ سارا مال چوری ہو گیا یا اور کوئی وجہ ایسی ہوئی کہ اب گھر تک پہنچنے کا خرچہ بھی نہیں تو ایسے شخص کو بھی جتنی اس کی حاجت ہے اتنا زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ صفحہ ۱۲۱، جلد ۱)

زکوۃ کے پیسے سے مسجد بنوانے یا کسی کا کفن دفن کر دینے کا مسئلہ

زکوۃ کے پیسے سے مسجد بنوانا یا کسی لاوارث مردہ کا کفن دفن کر دینا یا مردے کی طرف سے اس کا قرضہ ادا کر دینا درست نہیں جب تک مستحق کو نہ دے دیا جائے زکوۃ ادا نہ ہوگی (شرح التنویر صفحہ ۱۰۰ جلد ۲)۔

کافر کو زکوۃ دینے کا مسئلہ

اپنی زکوۃ کا پیسہ کسی کافر کو دینا درست نہیں اسی طرح صدقہ فطر اور کھانا وغیرہ بھی مسلمان کو دینا ضروری ہے نفلی صدقہ البتہ کافر کو بھی دے سکتے ہیں۔ (فتاوی الھندیہ صفحہ ۱۳۱ جلد ۱)۔

جن رشتہ داروں کو زکوۃ کی رقم دینا درست نہیں

اپنی زکوۃ کا پیسہ اپنے ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی، پردادا وغیرہ جن لوگوں سے یہ پیدا ہوا ہے ان کو دینا درست نہیں اسی طرح اپنے بیٹے، پوتے، بیٹی، نواسے جو اس سے پیدا ہوئے ہیں ان کو بھی دینا درست نہیں اس طرح شوہر اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے شوہر کو بھی زکوۃ نہیں دے سکتی۔ (شرح التنویر صفحہ ۱۸۸ جلد ۱)۔

جن رشتہ داروں کو زکوۃ کی رقم دینا درست ہے

ان رشتہ داروں کے علاوہ دوسرے رشتہ دار جتنے بھی ہیں جیسے بھائی، بہن، بھتیجے، بھانجے، چچا، پھوپھی، خالہ، ماموں، سوتیلے ماں باپ، سوتیلا دادا، ساس، سسر وغیرہ کو زکوۃ کا پیسہ دینا صرف درست نہیں بلکہ بہتر ہے اور دوگنا اجر ملے گا ایک زکوۃ ادا کرنے کا دوسرا صلہ رحمی کا (رد المحتار صفحہ ۱۰۱ جلد ۲)۔

سیّدوں کو زکوۃ دینے کا مسئلہ

سیدوں کو جو حضرت فاطمہؓ کی اولاد ہیں اس طرح علوی لوگ یعنی حضرت علیؓ کی جو اولاد، حضرت فاطمہؓ کے علاوہ سے ہیں ان کو اسی طرح جو حضرت عباسؓ کی اولاد سے ہوں یا

جو حضرت جعفرؓ بن ابی طالب، حضرت عقیلؓ بن ابی طالب کی اولاد سے ہوں ان کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست نہیں البتہ صدقات نافلہ ان کو دے سکتے ہیں۔

(شرح البدایہ صفحہ ۱۸۸ جلد ۲)، (شرح التحویر صفحہ ۱۰۷ جلد ۲)۔

ملازمین کو زکوٰۃ دینے کا مسئلہ

گھر کے نوکر وغیرہ یا فیکٹری کارخانے کے ملازمین اگر مستحق زکوٰۃ ہوں تو ان کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے عید وغیرہ کے مواقع میں بطور انعام و اکرام کے دے دے اور دل میں زکوٰۃ کی نیت رکھے بشرطیکہ یہ رقم تنخواہ سے علیحدہ ہو۔ (فتاوی ہندیہ صفحہ ۱۲۲، جلد ۱)۔

جس کے بارے میں شبہ ہو اسے زکوٰۃ دینے کا مسئلہ

اگر کسی پر شبہ ہو کہ معلوم نہیں زکوٰۃ کا مستحق ہے یا نہیں تو جب تک تحقیق نہ ہو جائے اس کو زکوٰۃ نہ دی جائے اگر بغیر تحقیق کے دیدیے تو دل کو دیکھا جائے گا کہ زیادہ کدھر جاتا ہے اگر دل کہتا ہے کہ یہ مستحق ہے فقیر ہے تو زکوٰۃ ہو گئی اور اگر دل میں اس کے مالدار ہونا کا گمان غالب ہے تو زکوٰۃ نہ ہوگی پھر سے دیدے۔ (رد المحتار صفحہ ۱۰۸، جلد ۲)۔

صدقہ فطر کے مسائل

صدقہ فطر کس پر واجب ہے:

جو مسلمان اتنا مالدار ہے کہ اس پر زکوٰۃ فرض ہے یعنی اس کے پاس سونا، چاندی یا مال تجارت میں سے کوئی بقدر نصاب ہیں اس پر تو یہ صدقہ واجب ہے لیکن جس کے پاس یہ چیزیں تو نہیں مگر ضرورت سے زائد سامان ہے برتن وغیرہ جن کی قیمت ساڑھے باون تولے چاندی کے برابر یا اس سے زائد ہے اور اس پر قرضہ بھی نہیں (جس کی تفصیل گزر چکی ہے) تو اس کے اوپر بھی عید الفطر کے دن صدقہ دینا واجب ہے شریعت میں اس کو صدقہ فطر کہتے ہیں اور اگر سامان ضرورت سے زائد نہ ہو اور زکوٰۃ کا نصاب بھی نہیں تو وہ مال اسباب، متاع و سامان چاہے اس کی کتنی ہی قیمت ہو جیسے گاڑیاں وغیرہ تو ان پر صدقہ فطر

نہ ہوگا کیونکہ یہ ضرورت میں داخل ہے۔ (مراقی الفلاح علی حاشیۃ الطحاوی صفحہ ۳۹۴)۔

صدقہ فطر کے واجب ہونے کا وقت:

عید کے دن جس وقت فجر کا وقت داخل ہوتا ہے اسی وقت یہ صدقہ واجب ہوتا ہے اس لئے اگر کوئی فجر کا وقت آنے سے پہلے مرگیا یا بعد میں پیدا ہوا تو اس پر یہ صدقہ واجب نہ ہوگا۔ (فتاویٰ ہندیہ صفحہ ۱۲۳، جلد ۱)۔

نابالغ اولاد کے صدقہ فطر کا مسئلہ

یہ صدقہ عورت کو تو صرف اپنی طرف سے ادا کرنا واجب ہے اور مرد کو اپنے نابالغ بچوں کی طرف سے بھی ادا کرنا واجب ہے بشرطیکہ ان کے پاس مال نہ ہو اگر ان کے پاس مال ہے تو انہی کے مال میں سے دے (حدایہ صفحہ ۱۹۰، جلد ۱)۔ قاضیخان صفحہ ۲۶۵، جلد ۱)۔

صدقہ فطر کی مقدار

صدقہ فطر اگر گندم یا کشمش کے حساب سے دے تو احتیاطاً دو کلو گندم اور کشمش یا ان کی قیمت دے اور اگر کھجور یا جو کے حساب سے دے تو احتیاطاً پورے چار کلو کے بقدر دے۔

مسئلہ۔ صدقہ فطر کے مستحق وہی لوگ ہیں جو زکوٰۃ کے مستحق ہیں

(شرح التنویر صفحہ ۱۲۷، جلد ۲)۔

قربانی کے ضروری مسائل

فضیلت قربانی:

مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کے دنوں میں فرض کاموں کے علاوہ اور سب نیکیوں سے قربانی کا عمل اللہ کو زیادہ پسند ہے اور ذبح کرتے وقت خون کا جو قطرہ زمین پر گرتا ہے تو زمین تک پہنچنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے پاس مقبول ہو جاتا ہے تو خوب خوشی اور دل کھول کر قربانی کرنی چاہیے۔

(مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۸، روایت کیا اس کو ترمذی و ابن ماجہ شریف نے)

ایک اور حدیث مسند احمد اور ابن ماجہ کی مشکوٰۃ شریف نے نقل کی ہے زید بن ارقم راوی ہیں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ قربانی کیا ہے، حضور ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ یہ تمہارے والد حضرت ابراہیمؑ کی سنت ہے۔ پھر دریافت کیا کہ ہمیں اس عمل سے کیا اجر ملے گا، آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ ہر بال کے بدلے میں نیکی ہے پھر دریافت فرمایا کہ یا رسول اللہ اون کے بدلے کیا ملے گا آپ نے فرمایا کہ اون کے ہر بال کے بدلے نیکی ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۹)۔

اتنے بڑے ثواب کی لالچ میں جس پر قربانی واجب نہ ہو اس کو بھی قربانی کر دینی چاہیئے اور اگر امیر مالدار اللہ نے بنایا ہو تو جہاں اپنی طرف سے کرے جو رشتہ دار دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں اس طرح ازواج مطہرات، حضور کی اولاد وغیرہ کی طرف سے کر دے ورنہ کم از کم اپنی طرف سے ضرور کر دے ورنہ بہت بدقسمتی اور محرومی کی بات ہوگی۔

قربانی کس پر واجب ہے۔

قربانی ایسے مسلمان پر واجب ہے جو بالغ ہو اور مسافر نہ ہو اور اتنا مالدار ہو کہ اس پر صدقہ فطر واجب ہو۔ (شرح العنایہ صفحہ ۴۰۳، جلد ۵)۔

تو اگر کوئی شخص کافر ہے تو اس پر واجب نہیں اس طرح بچہ پر واجب نہیں۔

بچے کی طرف سے قربانی کا مسئلہ:۔ ماں باپ پر بچہ کی طرف سے واجب نہیں نہ اپنے مال میں سے نہ اس بچے کے مال میں سے، اگر کرنی ہے تو اپنے مال میں سے کریں اور وہ نفلی ہوگی۔ (فتاوی ہندیہ صفحہ ۱۹۷، جلد ۲)

قربانی کے ایام میں مقیم یا مالدار ہونے کا مسئلہ:۔ اس طرح شرعی مسافر اور غریب آدمی پر بھی قربانی واجب نہیں۔ (شرح الہدایہ صفحہ ۴۴۳، جلد ۴)۔

لیکن اگر ذی الحجہ کی بارھویں تاریخ کو سورج ڈوبنے سے پہلے پہلے کوئی مسافر گھر پہنچ جائے یا کہیں پندرہ ٹھہرنے کی نیت کر لے یا غریب کے پاس اتنا مال آجائے تو قربانی واجب ہوگی۔ (فتاوی ہندیہ صفحہ ۱۹۸، جلد ۲)

قربانی کے ایام میں قربانی نہ کرسکا تو اب کیا کرے:۔ قربانی کے دن گزر جائیں اور قربانی نہ کی ہو تو اس صورت میں اگر پہلے سے جانور موجود ہے اور ذبح کرنے کا موقع نہ ملا تو وہ زندہ جانور کسی فقیر کو خیرات کردے، اس کا گوشت نہ خود کھائے نہ امیروں کو کھلائے اور جتنا کھایا ہے یا کھلایا ہے اس کی قیمت خیرات کردے اور اگر جانور خریدا نہیں تھا اور وقت ختم ہو گیا تو ایک بکرے کی قیمت خیرات کردے۔ (شرح التنویر صفحہ ۳۱۶، جلد ۵ وصفحہ ۳۱۴)۔

قربانی کا وقت:

قربانی کا وقت دسویں تاریخ کی صبح صادق سے لے کر بارھویں تاریخ کو سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے تک ہے، دن میں کرے یا رات کو کرے بشرطیکہ روشنی ہو لیکن شہری لوگوں کو عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا جائز نہیں۔

(شرح البدایہ صفحہ ۴۴۳، فتاوی ھندیہ صفحہ ۱۹۸، جلد ۲)۔

قربانی کا جانور ذبح کرنے کا طریقہ۔

سب سے پہلے تو دل میں نیت کرلے کہ میں اللہ کو خوش کرنے کے لئے اس جانور کی قربانی دے رہا ہوں جو مجھ پر واجب ہے اور زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں

(ردالمحتار صفحہ ۳۰۴ جلد ۵)

البتہ اگر یاد ہو تو نیت میں یہ الفاظ کہدے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کو ذبح فرماتے ہوئے جب ان کو قبلہ رخ لٹا دیا تو یہ پڑھا تھا۔

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَوٰتِيْ وَنُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ (مشکوۃ شریف)

پھر بسم اللہ اکبر کہہ کر ذبح کردیا جائے اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھی جائے۔

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ وَ خَلِيْلِكَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

ترجمہ: یا اللہ اس قربانی کے عمل کو میرے حق میں قبول فرمالیجئے جیسے کہ آپ نے اپنے محبوب اور خلیل ابراہیم کی طرف سے اس کو قبول فرمایا۔

قبلہ رخ لٹانے کا طریقہ

قبلہ رخ لٹانے کی صورت یہ ہے کہ اس طرح لٹایا جائے کہ جانور کا گلا اور ذبح کرنے والا دونوں کا رُخ قبلہ کی طرف ہو اگرچہ جانور کی ٹانگیں بھی قبلہ کی طرف ہوگی۔

(فتویٰ دارالافتاء دارالعلوم کراچی)۔

جن جانوروں کی قربانی درست ہے

ان جانوروں کی قربانی درست ہے بکرا، بکری، بھیڑ، دنبہ، گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی، اگرچہ خصی ہوں۔ (فتاویٰ ھندیہ صفحہ ۱۹۹ جلد ۶)

گائے، اونٹ وغیرہ میں شرکت کا مسئلہ

گائے اونٹ بھینس وغیرہ میں اگر سات آدمی شریک ہوکر قربانی کریں تو یہ بھی درست ہے لیکن پہلی شرط یہ کہ کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو بلکہ گوشت کو تقسیم کرتے وقت اندازے سے تقسیم نہ کرے بلکہ خوب ٹھیک ٹھیک تول کر تقسیم کریں اگر کوئی حصہ زیادہ کم رہ جائے گا تو سود ہو جائے گا۔ (شرح التنویر صفحہ ۳۰۸ و صفحہ ۳۱۰ جلد ۵)

مسئلہ۔ اگر ایک جانور میں کئی آدمی شریک ہیں اور وہ سب گوشت آپس میں تقسیم نہیں کرتے بلکہ ایک ساتھ ہی کچھ فقیر اور رشتہ داروں میں تقسیم کرتے ہیں یا کھانا پکا کر کھلا دیتے ہیں تو جائز ہے تقسیم کرینگے تو برابری ضروری ہوگی۔ (ردالمختار صفحہ ۳۱۰ جلد ۵)

دوسری شرط یہ ہے کہ سب کی نیت قربانی یا عقیقہ کرنے کی ہو گوشت کھانے کی نیت نہ ہو ورنہ کسی کی بھی قربانی درست نہ ہوگی۔ (فتاویٰ ھندیہ صفحہ ۳۰۴ جلد ۶)

قربانی کے جانوروں کی عمر کا مسئلہ

بکرا، بکری کی عمر سال بھر سے کم ہو تو درست نہیں اور گائے وغیرہ دو سال سے کم درست نہیں اور اونٹ پانچ سال سے کم کا درست نہیں۔ (شرح التنویر صفحہ ۳۱۲، جلد ۶)

نوٹ: جانور کی عمر کی پہچان یہ ہے کہ دو دانت ہوں یہ علامت ہے ورنہ اصل تو یہ ہے کہ بیچنے والا معتبر انسان ہو اور وہ جھوٹ نہ بولے۔ اسی طرح قصائی بعض اوقات ہندو ہوتے ہیں یاد رکھئے کہ کسی بھی کافر کا ذبح کرنا جائز نہیں اگر چہ وہ ذبح کرتے وقت زور سے بسم اللہ کہے۔ ہاں خواہ مخواہ شک نہ کرے لیکن پتہ چلنے کے بعد اس سے ذبح نہ کرائے۔

عیوب کی وجہ سے جانوروں کی قربانی جائز نہیں ہوتی:

۱۔ اندھے جانور کا مسئلہ:۔ ایسا اندھا جانور جو بالکل اندھا ہو یا تہائی روشنی چلی گئی اس کی قربانی جائز نہیں اس لئے جانور خریدتے وقت آنکھ کے آگے اشارہ کر کے دیکھنا چاہیے کہ اسے نظر آتا ہے یا نہیں تحقیق کر کے خریدنا چاہیے۔

۲۔ لنگڑے جانور کا مسئلہ:۔ جو جانور اتنا لنگڑا ہو کہ صرف تین پاؤں سے چل سکتا ہے چوتھا پاؤں رکھا ہی نہیں جاتا یا چوتھا پاؤں رکھتا تو ہے مگر اس سے چل نہیں سکتا اس کی بھی قربانی درست نہیں اور اگر وہ چلتے وقت پاؤں زمین پر ٹیک کر چلتا ہے اور چلنے میں اس سے سہارا لیتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔ (ردالمحتار صفحہ ۳۱۶، جلد ۵)

۳۔ بہت کمزور جانور کا شرعاً حکم:۔ اتنا پتلا دبلا بالکل مریل جانور جس کی ہڈیوں میں گودا ہی نہ رہا ہو اس کی قربانی درست نہیں اور اگر اتنا دبلا نہ ہو تو دبلے ہونے سے کوئی حرج نہیں لیکن موٹے تازے جانور کی قربانی بہتر ہے (مگر شرط یہ ہے کہ دکھلاوا نہ ہو بلکہ اس نیت سے خریدا جائے کہ اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے بہتر سے بہتر قربان کروں)۔

(فتاویٰ ہندیہ صفحہ ۲۰۰، جلد ۶)

۴۔ دم یا کان کٹے جانور کا مسئلہ:۔ جس جانور کی دم تہائی یا تہائی سے زیادہ کٹ گئی ہو یا کان تہائی یا تہائی سے زیادہ کٹ گیا ہو اور جس کے پیدائشی کان ہی نہ ہو ان کی بھی قربانی

درست نہیں اور جس کے چھوٹے چھوٹے کان ہیں ان کی قربانی درست ہے۔

(فتاوی ھندیہ صفحہ ۲۲۰)

۵۔ سینگوں کا مسئلہ:

جس جانور کے پیدائش ہی سے سینگ نہیں اس کی قربانی درست ہے اسی طرح اگر درمیان سے کہیں سے سینگ ٹوٹ گئے تو بھی اس کی قربانی درست ہے البتہ اگر جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں تو اس کی قربانی درست نہیں (ردالمحتار صفحہ ۳۱۵، جلد ۵)

۶۔ دانتوں کا مسئلہ:

جس جانور کے بالکل دانت نہ ہوں اس کی قربانی درست نہیں اور اگر کچھ گر گئے ہیں مگر جتنے گرے ہیں اس سے زیادہ باقی ہیں تو اس کی قربانی درست ہے۔

(شرح التنویر صفحہ ۳۱۶ جلد ۵)۔

۷۔ خارشی جانور کا مسئلہ:۔ جس جانور کو خارش لگ گئی ہو اس کی قربانی درست ہے مگر خارش کی وجہ سے بالکل کمزور ہو گیا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں۔ (شرح التنویر صفحہ ۳۱۵ جلد ۵)۔

۸۔ جانور خریدنے کے بعد عیب پیدا ہونے کا مسئلہ:

اگر جانور خریدنے کے بعد کوئی عیب ایسا پیدا ہوا جس کی وجہ سے قربانی درست نہیں تو دوسرا جانور قربانی کرے مگر اگر غریب آدمی ہے جس پر قربانی واجب نہیں تو وہی جانور قربانی کر دے۔ (شرح التنویر صفحہ ۳۱۷ جلد ۵)

۹۔ گابھن جانور کا مسئلہ:

اگر کوئی جانور گابھن ہے اور اس کے پیٹ میں بچہ ہے تو اس کی قربانی جائز ہے پھر اگر بچہ زندہ نکلے تو اسے بھی ذبح کر دیں۔ (ردالمحتار صفحہ ۳۱۵ جلد ۵)۔

گوشت کی تقسیم:

قربانی کا گوشت خود کھائے اور اپنے رشتے کے لوگوں کو تقسیم کرے اور بہتر ہے کہ تین

حصہ کرلے ایک خود کھائے، دوسرا غریبوں کو خیرات کردے، تیسرا رشتہ داروں کو دیدے۔

(شرح التنویر صفحہ ۳۲۰ جلد ۵)

کافروں کو قربانی کا گوشت دینے کا مسئلہ:۔ گوشت کافروں کو بھی دے سکتے ہیں بشرطیکہ اجرت میں نہ دیا جائے۔ (فتاوی ھندیہ صفحہ ۳۰۱ جلد ۶)

کسی دوسرے کی طرف سے قربانی کرنے کا مسئلہ:۔ اگر کوئی شخص دوسرے کی طرف سے بغیر اس کی اجازت کے قربانی کردے تو یہ جائز نہیں اس سے دوسرے حصہ داروں کی قربانی بھی درست نہ ہوگی۔ (فتاوی ھندیہ صفحہ ۳۰۲ جلد ۶)۔

کسی دوسرے ملک والے کی طرف سے قربانی کا مسئلہ:

اگر کوئی ایک ملک میں ہے اور دوسرے ملک والے اس کی طرف سے قربانی کررہے ہیں تو دونوں جگہ عید کا دن اور قربانی کا وقت ہونا ضروری ہے اب مثلاً ایک جگہ عید کا چوتھا دن ہے اور دوسری جگہ عید کا دوسرا یا تیسرا دن ہے تو قربانی درست نہ ہوگی۔

(ھدایہ مع الفتح صفحہ ۴۳۱ جلد ۸، فتاوی شامی صفحہ ۳۱۸ جلد ۶)

الحمد للہ

اللہ کے فضل سے زکوٰۃ وصدقہ فطر وقربانی کے متعلق ضروری تفصیلات پایۂ تکمیل کو پہنچی۔

اب عمرہ اور حج کے متعلق لکھا جاتا ہے۔

حج کے مسائل

حج کے تفصیلی مسائل اور احکام کے لئے علماء نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں لکھی ہیں اس لئے وہ تمام مسائل نہیں لکھے جاتے البتہ عمرہ و حج کا مختصر طریقہ لکھا جاتا ہے۔

عمرہ کا مختصر طریقہ

احرام کی تیاری

سب سے پہلے سر کے بال سنواریں، خط بنوائیں، مونچھیں کتریں۔ زیر ناف اور بغل کے بال صاف کریں اور پھر احرام کی نیت سے غسل کریں ورنہ وضو کریں پھر مرد ایک سفید چادر باندھے اور دوسری اوڑھے (تہبند) اور جوتے اتار کر ہوائی چپل پہنیں۔ خواتین سلے ہوئے کپڑے اور جوتے بدستور پہنی رہیں مرد ڈھک کر دو رکعت نفل نماز ادا کریں (حیات)۔

نوٹ: خواتین ماہواری کے ایام میں دو رکعت نہ پڑھیں بس قبلہ رخ ہو کر نیت اور تلبیہ پڑھیں۔

فائدہ۔ احرام نام ہے نیت اور تلبیہ پڑھنے کا تو بہتر یہ ہے کہ ہوائی جہاز سے جانے کی صورت میں جہاز میں احرام باندھا جائے لہذا نیت تلبیہ کے سوا باقی مذکورہ کام گھر یا ائرپورٹ پر کریں اور جب ہوائی جہاز فضا میں بلند ہو جائے اس وقت نیت اور تلبیہ پڑھیے۔

عمرہ کی نیت

اے اللہ میں آپ کی رضا کے لئے عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں آپ اس کو میرے لئے آسان کر دیجئے اور قبول کر لیجئے۔

نیت کرتے ہوئے تین بار لبیک کہیں اور خواتین آہستہ آہستہ آواز سے پڑھیں۔

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

اس کے بعد درود شریف پڑھ کر یہ دعا مانگیں اے اللہ میں آپ کی رضا اور جنت مانگتا

ہوں اور آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں اور اس موقع پر سرکار دو عالم ﷺ نے جو دعائیں مانگیں یا بتلائی ہیں وہ مانگتا ہوں وہ سب میری طرف سے قبول فرمائیں نیت اور تلبیہ کے بعد احرام کی تمام پابندیاں شروع ہو جائینگی۔

خواتین کا پردے کا مسئلہ:

خواتین کو احرام کی حالت میں چہرہ سے کپڑا لگانا اور ڈھانپنا منع ہے سوتے جاگتے ہر وقت چہرہ کو کھلا رکھیں (پردہ اس حال میں اور زیادہ ضروری ہے اس لئے پردہ والے ہیٹ آتے ہیں ان کو پہننا چاہیے۔

زعفران وغیرہ میں رنگا ہوا کپڑا منع ہے ہاں اگر دھلا ہوا ہو اور خوشبو نہ آتی ہو تو پہننا جائز ہے۔

مکہ معظمہ کا سفر

جب حرم کی طرف یہ مبارک سفر شروع ہو جائے تو دوران سفر تلبیہ پڑھتے رہیں (حیات وغیرہ) اور ذوق شوق سے تلبیہ پڑھتے ہوئے مکہ معظمہ میں داخل ہوں۔

جب مسجد حرام میں داخل ہوں تو دل سے پورے ادب کے ساتھ پہلے (دایاں) قدم رکھیں اور یہ دعا کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اعتکاف کی نیت کریں اور بغیر کسی کو تکلیف دیئے آگے بڑھیں

پہلی نظر جب بیت اللہ پر پڑے تو راستہ سے ہٹ کر ایک طرف کھڑے ہوں اور یہ کام کریں۔

۱۔ اللہ اکبر تین مرتبہ کہیں۔

۲۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تین مرتبہ کہیں۔

۳۔ دونوں ہاتھوں کو دعا کے لئے اٹھائیں اور درود شریف پڑھ کر خوب دعائیں

مانگیں یہ دعا قبولیت کا خاص وقت ہے۔

طواف

مرد تو چادر دائیں کندھے سے نکالیں اور بائیں کندھے پر ڈالیں اور داھنا کندھا کھلا رہنے دیں اور طواف باوضو ضروری ہے۔

طواف کی نیت

اب خانہ کعبہ کے سامنے جس طرف حجر اسود ہے اس طرح کھڑے ہوں کہ پورا حجر اسود داہنی طرف رہ جائے اور پھر بغیر ہاتھ اٹھائے طواف کی نیت کریں اے اللہ میں آپ کی رضا کے لئے عمرہ کا طواف کرتا ہوں آپ اس کو میرے لئے آسان کر دیجئے اور قبول کر لیجئے (حیات)

پھر قبلہ رو ہی بائیں طرف کھسک کر بالکل حجر اسود کے سامنے آئیں اور دونوں ہاتھ اپنے کانوں تک اٹھائیں اور ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کی طرف کریں اور کہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اور دونوں ہاتھ چھوڑیں (حیات)

پھر استلام کریں یا استلام کا اشارہ کریں اور یہ دعا پڑھیں

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اور دونوں ہتھیلیوں کو چوم لیں

نوٹ: احرام کی حالت میں چونکہ حجر اسود پر خوشبو لگی ہوتی ہے اس لئے اشارہ ہی کیا جائے اسی طرح رکن یمانی اور ملتزم سے بھی دور رہیں۔

استلام (چومنے) کے بعد دائیں طرف مڑ کر طواف شروع کریں حجر اسود کے استلام یا اشارہ کے سوا دوران طواف خانہ کعبہ کی طرف سینہ یا پشت کرنا جائز نہیں اس کا خصوصی خیال رکھیں پھر رمل کریں مرد حضرات اکڑ اکڑ کر شانے چلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر

تھوڑے سے چلیں اور صرف پہلے تین چکروں میں اسی طرح چلیں باقی چکروں میں حسب معمول چلیں گے۔

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان دعا کریں پھر حجر اسود کا استلام کریں (اشارہ سے جیسا کہ عرض کیا ہے) (حیات) اس طرح سات چکر پورے ہونے پر آٹھویں بار حجر اسود کا استلام یا اس کا اشارہ کر کے طواف ختم کریں (حیات)

اب دونوں کاندھے ڈھک لیں۔

اس کے بعد ملتزم پر آجائیں اور خوب گڑ گڑا کر دعا مانگی جائے (حیات)

مقام ابراہیم:

اب مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت واجب طواف ادا کریں اور دعا مانگیں بشرطیکہ نماز کا مکروہ وقت نہ ہو اور مرد حضرات سر ڈھانکے بغیر پڑھینگے (حیات)

زمزم پینا:

اس کے بعد زمزم پئیں اور دعا کریں اے اللہ میں آپ سے نفع والا علم کشادہ روزی اور ہر بیماری سے شفا مانگتا ہوں (معلم الحاج)

سعی:

سعی کرنے کے لئے حجر اسود کا نواں استلام یا اشارہ کریں اور صفا کی طرف روانہ ہو جائیں اور سعی باوضو سنت ہے (حیات)

صفا پر سعی کی نیت کریں اے اللہ میں آپ کی رضا کے لئے صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتا ہوں اس کو میرے واسطے آسان کر دیجئے اور قبول فرما لیجئے (حیات) اور حمد و ثنا کے بعد دعا مانگیں۔

صفا سے اتر کر مروہ کی طرف چلیں جب سبز ستونوں کے قریب پہنچیں تو مرد حضرات دوڑیں اور خواتین نہ دوڑیں اور دعا کریں

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ (معلم الحاج)

پھر مروہ پہنچ کر قبلہ رخ ہو کر دعا کریں یہ ایک چکر ہوا۔ (عمدۃ المناسک)۔

دوسرا صفا پر اور تیسرا چکر مروہ پر مکمل ہوگا اس طرح ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا اس کے بعد اگر مکروہ وقت نہ ہو تو شکرانہ کے دو نفل حرم میں ادا کریں (حیات وغیرہ) تو بہتر ہے پھر مرد جن کے بال ہر طرف سے بڑے ہوں سعی کے بعد حلق یا قصر کروائیں ورنہ مرد سارے سر کے بال منڈائیں اور خواتین سر کے بال انگلی کے ایک پورے کی لمبائی سے کچھ زیادہ کتریں (غنیۃ) اور یہ یقین حاصل کریں کہ کم از کم چوتھائی سر کے بال کتر چکے ہیں۔

مروہ پر جو لوگ قینچی لئے کھڑے رہتے ہیں ان سے سر کے چند بال کتروانا خنثی محرم کے لئے کافی نہیں لہذا اس سے پرہیز کریں ورنہ دم واجب ہونے کا قوی خطرہ ہے۔

حلق یا قصر کے بعد عمرہ مکمل ہوگیا احرام کی پابندیاں ختم ہوگئیں اب کپڑے پہنیں اور گھر بار کی طرح رہیں دل و جان سے اللہ تعالی کا شکر ادا کریں کہ اس نے عمرہ کی سعادت بخشی اور باقی لمحات زندگی کی قدر کریں اور ان کو اپنے رب کی مرضیات کے مطابق بسر کرنے اور بازار جانے سے احتراز کی کوشش فرمائیں۔

نوٹ۔ جب بھی عمرہ کا ارادہ ہو تو مذکورہ طریقے سے کیا جائے اور جب بھی طواف کا ارادہ ہو تو بھی مذکورہ طریقے سے طواف کیا جائے البتہ صرف طواف میں احرام رمل اور اضطباع نہیں ہوگا اور سعی بھی نہ ہوگی۔

حج کا طریقہ

حج کی تیاری، ۸ ذی الحجہ حج کا پہلا دن:

۸ ذی الحج کی رات کو منی جانے کی تیاری مکمل کریں سر کے بال سنوارے خط بنوائیں مونچھیں کتریں ناخن کاٹیں زیر ناف اور بغل کے بال صاف کریں احرام کی نیت سے غسل کریں ورنہ وضو کریں اور پھر مرد ایک سفید چادر باندھیں اور دوسری اوڑھیں اور جوتے اتار کر ہوائی چپل پہنیں اور خواتین کے بارے میں جیسا کہ گذرا چہرے پر کپڑا نہ چھوئیں اگر

ماہواری کے ایام ہوں تو نفل نہ پڑھیں اور مرد حضرات اگر مکروہ وقت نہ ہو تو حرم شریف میں آکر احرام کی نیت سے دو رکعت نفل سر ڈھانک کر ادا کریں اور خواتین گھر کے اندر نفل پڑھیں اب مرد حضرات اپنا سر کھول لیں۔

اور اس طرح نیت کریں اے اللہ میں حج کی نیت کرتا/کرتی ہوں اس کو میرے لئے آسان کر دیجئے اور قبول کر لیجئے میں آمین پھر فوراً تین مرتبہ لبیک کہیں اور خواتین آہستہ آہستہ آواز سے کہیں اور دعا کریں اب احرام کی پابندیاں شروع ہو گئیں ان کا خیال رکھیں۔

منیٰ روانگی

طلوع آفتاب کے بعد منیٰ روانہ ہوں اور راستہ بھر زیادہ سے زیادہ تلبیہ پڑھیں اور دیگر تسبیحات پڑھتے رہیں منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور نو ذی الحجہ کی فجر کی نماز ادا کریں اور رات منیٰ میں رہیں۔

ذی الحجہ حج کا دوسرا دن

نماز فجر منیٰ میں ادا کریں تکبیر تشریق کہیں لبیک کہیں اور تیاری مکمل کر کے زوال ہونے پر عرفات پہنچیں۔

وقوف عرفات:

عرفات پہنچ کر غسل کریں ورنہ وضو کریں اور کھانے وغیرہ سے فارغ ہو جائیں اور کچھ دیر آرام کریں زوال ہوتے ہی وقوف شروع کریں اور شام تک لبیک کہیں دعا اور توبہ استغفار کریں اور چوتھا کلمہ پڑھیں اور الحاح وزاری میں گزاریں اور وقوف کھڑے ہو کر کرنا افضل ہے اور بیٹھ کر کرنا بھی جائز ہے یہ وقوف غروب آفتاب تک واجب ہے۔

ظہر وعصر کی نماز

ظہر کی نماز ظہر کے وقت اور عصر کی نماز عصر کے وقت اذان وتکبیر کے ساتھ باجماعت ادا کریں جب عرفات میں سورج غروب ہو جائے تو مغرب کی نماز پڑھے بغیر ذکر وتلبیہ پڑھتے

ہوئے مزدلفہ روانہ ہو جائیں لیکن سورج ڈوبنے سے پہلے عرفات سے نکلنا جائز نہیں ورنہ دم واجب ہوگا۔

نوٹ۔ وقوف عرفات کے لئے خواتین کا ماہواری و جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں۔

مزدلفہ کا قیام

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ملا کر عشاء کے وقت میں ادا کریں دونوں نمازوں کے لئے صرف ایک اذان اور ایک اقامت کہی جائے پہلے مغرب کی فرض جماعت کے ساتھ ادا کریں لبیک کہیں اس کے بعد فوراً عشاء کے فرض باجماعت ادا کریں اس کے بعد مغرب کی دو سنت پھر عشاء کی دو سنت اور وتر پڑھیں نفل پڑھنے کا اختیار ہے یہ بڑی مبارک رات ہے کہ اس میں ذکر و تلاوت و درود شریف کثرت سے پڑھیں لبیک کہیں اور خوب دعا کریں اور کچھ دیر آرام بھی کریں (غنیہ)۔

مزدلفہ کے اندر ہی بڑے چنے کے برابر ستر کنکریاں فی آدمی چنیں صبح صادق ہوتے ہی اذان دے کر سنت پڑھ کر فجر کی نماز باجماعت ادا کریں اور وقوف کریں۔

نوٹ۔ وقوف مزدلفہ واجب ہے لیکن اگر خواتین بیماری یا کمزوری یا لوگوں کے ہجوم کی کثرت سے تحت تکلیف پہنچنے کی وجہ سے مزدلفہ میں مکمل رات نہ ٹھہریں رات ہی کو مزدلفہ سے منیٰ چلی جائیں تو کچھ حرج نہیں جائز ہے اور ایسا کرنے سے ان پر کوئی دم واجب نہیں ہوگا اور اگر بلا کسی عذر کے بالکل وقوف چھوڑ دیا تو دم واجب ہوگا (حیات و غنیہ)۔

مزدلفہ میں رات گزارنے کے لئے خواتین کا ماہواری و جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں اس حالت میں بھی یہ وقوف ادا ہو جاتا ہے (حیات۔

اسی طرح خواتین بیماری وغیرہ عذر کی وجہ سے صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے مزدلفہ سے منیٰ کو چلی جائیں تو ان پر دم واجب نہ ہوگا مگر مرد حضرات پر اس وقوف کے ترک سے دم واجب ہوگا لہذا مرد حضرات خواتین کی مجبوری سے اپنا واجب ترک نہ کریں جب سورج نکلنے والا ہو تو منیٰ کی طرف روانگی کر لیں۔

۱۰ ذی الحجہ کا تیسرا دن

ا۔ رمی:

آج سب سے پہلا کام یہ کرنا ہے کہ منیٰ پہنچ کر جمرۃ العقبہ پر سات کنکریاں الگ الگ ماریں جان کے خطرہ کے پیش نظر خاص کر خواتین اور بڑی عمر والے حضرات کو رات کو کنکریاں مارنا مناسب ہے بلکہ خواتین کے لئے افضل ہے۔

کنکریاں مارنے کا طریقہ یہ ہے کہ جمرۃ العقبہ سے کم از کم پانچ ہاتھ کے فاصلے پر کھڑے ہوں اس سے زیادہ فاصلہ ہو تو بھی کوئی حرج نہیں پھر بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر اور خواتین آہستہ آہستہ آواز سے پڑھ کر ایک کنکری داہنے ہاتھ سے جمرہ کے ستونوں کی جڑ پر پھینک دیں کچھ اوپر بھی لگ جائیں کوئی حرج نہیں مگر احاطہ میں کنکری کا گرنا ضروری ہے اور اگر یہ دعا یاد ہو تو پڑھ لی جائے

رَغْماً لِلشَّيْطَانِ وَرِضىً لِلرَّحْمٰنِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجّاً مَبْرُوْراً وَسَعْياً مَشْكُوْراً وَذَنْباً مَغْفُوْراً۔

ترجمہ۔ یہ کنکری شیطان کو ذلیل کرنے اور خدائے پاک کو راضی کرنے کے لئے مارتا ہوں اے اللہ میرے حج کو قبول فرما میری کوشش کو مقبول فرما اور میرے گناہ معاف فرما۔

جمرۃ پر کنکری مارتے ہی تلبیہ بند کردیں اور رمی کے بعد دعا کے لئے ہاتھ نہ اٹھائیں یونہی قیام گاہ چلے آئیں اس کے بعد قربانی کریں۔

نوٹ۔ خواتین کے لئے کسی بھی دن کنکری مارنے کے لئے ماہواری سے پاک ہونا شرط نہیں۔

۲۔ قربانی

قربانی کے تین دن مقرر ہیں ۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحج دن میں رات میں جب چاہیں قربانی کریں ۱۰ ذی الحجہ قربانی اکثر آسان ہوتی ہے اور قربانی خود کریں یا کسی اعتماد والے شخص کے

ذریعے کرائیں۔

۳۔ حلق یا قصر

قربانی سے فارغ ہو کر حلق یا قصر کرائیں جس کی تفصیل عمرہ کے بیان میں گزری ہے۔

۴۔ طواف زیارت:

ا۔ طواف زیارت کریں اس کا وقت ۱۰ سے ۱۲ ذی الحجہ کے آفتاب غروب ہونے تک ہے دن میں یا رات میں جب چاہیں کریں عموماً ۱۱ ذی الحجہ کو آسانی رہتی ہے طواف زیارت کا وہی طریقہ ہے جو عمرہ کا طواف کا لکھا گیا اور طواف باوضو ضروری ہے البتہ طواف زیارت کی نیت جائے۔

نوٹ۔ خواتین کو ماہواری آ رہی ہو یا وہ نفاس کی حالت میں ہوں تو وہ طواف زیارت اس حالت میں نہ کریں بلکہ پاک ہونے کا انتظار کریں اگرچہ ۱۲ ذی الحجہ سے بھی اوپر ایام نکل جائیں تب بھی کوئی حرج نہیں معذوری ہے پاک ہو کر غسل کر کے طواف اور سعی کریں اور بعد میں طواف زیارت کرنے سے طواف زیارت ادا ہو جائے گا اور دم واجب نہ ہوگا لیکن جب تک پاک نہ ہوں اور طواف زیارت نہ کریں واپس نہیں آ سکتیں اگر واپس آ گئیں تب بھی عمر بھر یہ فرض لازم رہے گا اور شوہر سے میاں بیوی والے تعلقات حرام رہیں گے۔

۵۔ حج کی سعی:

اس کے بعد سعی کریں اور اس کا وہی طریقہ ہے جو عمرہ کی سعی کا ہے صرف نیت کا فرق ہے اور سعی باوضو کرنا سنت ہے۔

منیٰ واپسی:

سعی سے فارغ ہو کر منیٰ واپس آ جائیں اور رات منیٰ میں ہی بسر کریں۔

۱۱ ذی الحجہ حج کا چوتھا دن

جمرات کی رمی گیارہ تاریخ کو زوال کے بعد تینوں جمرات پر سات کنکریاں مارتی ہیں

عموماً غروب آفتاب سے ذرا پہلے اور رات میں رمی کرنا ذرا آسان ہوتا ہے اور جان کو خطرے کی وجہ سے رات میں رمی کرنا بالکل درست ہے، جمرہ اول یعنی پہلے ستون پر سات کنکریاں مار کر ذرا سا آگے بڑھ کر قبلہ رو ہو کر اور ہاتھ اٹھا کر حمد و ثنا کر کے جو دل چاہے دعا کریں کوئی خاص دعا ضروری نہیں ہے اس کے بعد جمرہ وسطی درمیانی ستون پر سات کنکریاں ماریں اور قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعا کریں یہاں بھی کوئی خاص دعا ضروری نہیں ہے اس کے بعد جمرہ عقبہ پر سات کنکریاں ماریں اور رمی کے بعد بغیر دعا کئے اپنی جگہ واپس آجائیں پھر قیام گاہ میں آکر تلاوت، ذکر اللہ، توبہ استغفار اور دعا میں مشغول رہیں اور گناہوں سے دور رہیں۔

۱۲ ذی الحجہ حج کا پانچواں دن

جمرات کی رمی تینوں جمرات کو زوال کے بعد سات سات کنکریاں ماریں یہاں بھی اسی طرح پہلے دو جمرات پر دعا کرینگے اور تیسرے پر دعا کئے بغیر اپنی جگہ واپس آجائیں گے۔

فائدہ: آج کی رمی کے بعد اختیار ہے منیٰ میں مزید قیام کریں یا مکہ مکرمہ آجائیں اگر مکہ مکرمہ آنے کا ارادہ ہو تو غروب آفتاب سے پہلے پہلے حدود منیٰ سے نکلنا مکروہ ہے ایسی حالت میں آپ کو چاہیئے کہ آج کی رات منیٰ میں قیام کریں اور تیرہ تاریخ کی رمی کر کے مکہ مکرمہ آجائیں۔

واضح ہو کہ بارہ تاریخ کو منیٰ میں آفتاب غروب ہونے کے بعد مکہ مکرمہ جانا کراہت کے ساتھ جائز ہے لیکن اگر کوئی چلا گیا تو کوئی دم وغیرہ نہ ہوگا البتہ اگر منیٰ میں تیرہویں تاریخ کی صبح ہوگئی تو اس دن کی رمی کرنا واجب ہوگیا اب بغیر رمی کئے جانا جائز نہیں ہے ورنہ دم واجب ہوگا اور ۱۳ ذی الحج کی رمی کا وہی طریقہ ہے جو گیارہ اور بارہ تاریخ کا اوپر لکھا گیا اور اس کے بھی وہی اوقات ہیں البتہ اس تاریخ کی رمی صبح صادق سے لے کر زوال سے پہلے کرنا بھی کراہت کے ساتھ جائز ہے اور گیارہ بارہ تاریخ کے دن کی رمی زوال سے پہلے درست نہیں (معلم الحجاج)

حج مکمل ہوا:

الحمد للہ حج پورا ہو گیا منی سے واپس کے بعد جتنے دن مکہ معظمہ میں قیام ہو اس کو غنیمت سمجھا جائے اور جتنے طواف عمرے نماز روزے صدقہ، خیرات ذکر و تلاوت اور دیگر نیک کام ممکن ہو کرنا چاہیے پھر معلوم نہیں وقت ملے یا نہ ملے موت کا وقت ہم کو معلوم نہیں۔

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے ۔۔۔ کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

طواف وداع

حج کے بعد مکہ مکرمہ سے وطن واپسی کا ارادہ ہو تو طواف وداع واجب ہے (اس طواف کا طریقہ عام نفل طواف کی طرح ہے)۔

طواف سے فارغ ہو کر ملتزم پر خوب دعائیں کریں آب زمزم پئیں اور حسرت و افسوس کرتے ہوئے الٹے پاؤں واپس ہوں حدود حرم سے باہر آ کر خوب دعائیں کریں اور یہ دعا بھی کریں۔

یا اللہ العلمین! اس مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ نے اور آپ کے نیک بندوں نے جو جو دعائیں مانگی ہیں اور وہ قبول کر لی گئیں ہیں مجھ کو ان دعاؤں میں شامل فرما لیجئے میری اولاد، والدین اور تمام مسلمانوں کے حق میں قبول فرما لیجئے اور جن جن لوگوں نے مجھے دعاؤں کے لئے کہا تھا ان سب کی نیک مرادیں بھی پوری فرما دیجئے اور حج وعمرہ کی سعادت خیریت و عافیت کے ساتھ بار بار عنایت کیجئے اور میری اس حاضری کو آخری حاضری نہ بنا (آمین)۔

مدینہ طیبہ کی حاضری

حج کے بعد سب سے افضل اور سب سے بڑی سعادت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس کی زیارت ہے آپ کی محبت وعظمت وہ چیز ہے جس کے بغیر ایمان درست نہیں رہ سکتا لہٰذا دیار مقدس میں پہنچنے کے بعد اس روضہ اقدس کے سامنے خود حاضر ہو کر درو

وسلام پیش کرنے کی سعادت اور اس پر ملنے والا بے شمار ثمرات و برکات حاصل کریں جو دور سے درود وسلام پڑھنے سے حاصل نہیں ہوتے۔

جب مدینہ منورہ کا سفر شروع کریں تو اس طرح نیت کریں۔

اے اللہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک کی زیارت کے لئے مدینہ منورہ کا سفر کرتا ہوں اے اللہ اسے قبول فرمالیجئے (عمدۃ المناسک تبصرف)

ا۔اس سفر میں سنتوں پر عمل کا خاص خیال رکھیں۔

۲۔درود شریف بکثرت پڑھیں۔

مدینہ منورہ میں داخلہ:

آبادی نظر آنے پر شوق و محبت زیادہ کریں اور درود و سلام خوب پڑھتے ہوئے عاجزی سے داخل ہوں اور قیام گاہ پر سامان رکھ کر غسل کریں ورنہ وضو کریں اچھا لباس پہنیں خوشبو لگائیں اور ادب واحترام سے درود شریف پڑھتے ہوئے مسجد نبوی کی طرف چلیں۔

مسجد نبوی میں داخلہ:

ا۔ باب جبرئیل یا باب السّلام یا کسی بھی دروازے سے داخل ہوں

۲۔ اور پڑھیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

۳۔ ادب سے دایاں قدم رکھیں۔

۴۔ نفلی اعتکاف کی نیت کریں تو اچھا ہے۔

۵۔ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو ریاض الجنۃ میں محراب النبی کے پاس ورنہ کسی بھی جگہ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھیں اور پھر دل وجان سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کریں اور توبہ کریں۔

روضہ مبارک پر حاضری

اب انتہائی خشوع وخضوع اور ادب واحترام کے ساتھ روضہ اقدس کی طرف چلیں جالیوں کے سامنے پہلے سوراخ کے آگے تین چار ہاتھ فاصلہ سے کھڑے ہو جائیں اور نظریں جھکالیں۔

فائدہ۔آج کل چونکہ خواتین کو سامنے کی جالیوں کی طرف آنے کی اجازت نہیں ہے اس لئے قدمین شریفین کی طرف سے یا کسی اور طرف سے ہی سلام عرض کردیں پورے ادب واحترام کے ساتھ جس قدر درود وسلام ہو سکے پڑھیں جو بھی درود شریف چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔

درود وسلام

اسلاف نے روضہ اقدس پر اس طرح درود وسلام پڑھنے کو لکھا ہے۔

مواجہہ شریف میں جالی مُبارک کے سامنے کھڑے ہو کر اس طرح ادب سے سلام پیش کیجئے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ.

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ.

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ.

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ.

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

وَاَشْھَدُ اَنَّکَ بَلَّغْتَ الرِّسَالَۃَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَۃَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّۃَ.

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ وَاَتَوَسَّلُ بِکَ اِلَی اللّٰہِ فِیْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰی مِلَّتِکَ وَسُنَّتِکَ.

جن لوگوں نے سلام کے لئے درخواست کی ہو اُنکی طرف "من" کے بعد اُن کا نام

لے کر سلام پیش کریں۔ مثلاً اس طرح کہیں:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ مُحَمَّدْ الیاس بن زَکَرِیَّا بِن عَبْدِ الْعَزِیْزِ یَسْتَشْفِعُ بِكَ اِلٰی رَبِّكَ وَمِنْ۔

پھر داہنی طرف ایک قدم بڑھ کر حضرات ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام پیش کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاصَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِی الْغَارِ اَبَابَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَیْرًا

پھر ایک قدم داہنی طرف بڑھ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام پیش کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاعِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ الْفَارُوْقِ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَیْرًا

پھر دونوں کے سلام سے فارغ ہو کر وہیں کھڑے ہوئے یہ جملے دہرائیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَاضَجِیْعَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَرَفِیْقَیْهِ وَ وَزِیْرَیْهِ جَزَاکُمَا اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

پھر مزید داہنی طرف ہو کر یہ آیت پڑھیں۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا۔ (حیات)

دعا:

اس کے بعد مسجد نبوی میں ایسی جگہ چلے جائیں کہ قبلہ رو ہوتے پر روضہ اقدس کی پیٹھ نہ ہو اللہ تعالیٰ سے خوب رو رو کر دعا میں کریں سلام عرض کرنے کا یہی طریقہ ہے۔ (حیات)

چالیس نمازیں:

مرد حضرات مسجد نبوی میں چالیس نمازیں با جماعت ادا کریں لیکن یہ چالیس نمازوں کی پابندی ضروری نہیں مستحب ہے۔

مسجد قبا:

ہفتہ کے دن جب موقعہ ملے مسجد قبا میں دو رکعت نفل ادا کریں بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔

جنت البقیع:

کبھی کبھی جنت البقیع جایا کریں ایصال ثواب، دعا مغفرت اور ان کے وسیلے سے اپنے لئے دعا مانگ لیا کریں۔

مدینہ سے واپسی:

جب مدینہ منورہ سے واپسی ہو تو طریقہ بالا کے مطابق روضہ اقدس پر حاضر ہو کر سلام عرض کریں اس جدائی پر آنسو بہائیں اور دعا کریں اور دوبارہ حاضری کی حسرت سے واپس ہوں۔

خواتین کی قدرتی مجبوری

ایسی حالت میں خواتین گھر پر قیام کریں اور سلام عرض کرنے کے لئے مسجد نبوی میں نہ آئے البتہ مسجد کے باہر باب السلام کے پاس یا کسی اور دروازے کے پاس کھڑی ہو کر سلام کرنا چاہیں تو کر سکتی ہیں اور جب پاک ہو جائیں تو روضہ مبارک پر سلام عرض کرنے چلی جائیں۔

(۱) حج کے ایصالِ ثواب کا مسئلہ:۔ حج کی عبادت کوئی شخص کرے اس کا ثواب کسی دوسرے کو پہنچانا چاہے تو دوسری عبادات مالیہ و بدنیہ کی طرح اس کا ثواب بھی پہنچ سکتا ہے اور ایصال ثواب بہت سی احادیث سے ثابت ہے۔ بخاری شریف صفحہ ۳۶۷ پر حدیث ہے حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ سعد بن عبادہؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت

فرمایا کہ میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا اور میرا گمان ہے کہ وہ کچھ بولتی تو صدقہ کرنے کو کہتی، لہٰذا اگر میں اس کی طرف صدقہ کروں تو کیا اس کو اجر ملے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ہاں۔

اس حدیث سے علماء نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ عبادات مالیہ ہوں یا بدنیہ اس کا ثواب کسی کو پہنچایا جا سکتا اور حج عبادت مالی بھی ہے اور عبادت بدنی بھی لہٰذا اس کا ثواب بھی پہنچایا جا سکتا ہے اور ایصال ثواب کا طریقہ یہ ہے کہ عمل کرنے کے بعد اللہ سے دعا کی جائے کہ یا اللہ اس کا ثواب فلاں تک پہنچا دیجیے۔

(۲) سفر حج میں قصر کا مسئلہ:۔ اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ میں پورے پندرہ دن قیام نہیں کرتا بلکہ کچھ دن منیٰ میں کچھ عرفات میں تو سب کو ملا کر اگر پندرہ دن بن جاتے ہیں تو پوری چار رکعت پڑھنی پڑے گی کیونکہ علماء اکرام کی تحقیق ہے کہ یہ مقامات مکہ مکرمہ سے تین میل کے فاصلے پر اب نہیں رہے اس فتوے پر ان علماء کے دستخط ہیں۔

جن علماء کرام کی تحقیق کے مطابق منیٰ میں اتمام ہوگا ان میں سے بعض حضرات کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم	صدر جامعہ دار العلوم کراچی
۲۔ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم	نائب صدر جامعہ دار العلوم کراچی
۳۔ حضرت مولانا مفتی عبد الروف صاحب مدظلہم	نائب مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۴۔ حضرت مولانا سیف الرحمان المسند صاحب ظلہم	مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ
۵۔ حضرت مولانا مفتی عبد الرحمان صاحب مدظلہم	جامعہ دار العلوم کراچی
۶۔ حضرت مولانا شاہ تفضل علی صاحب مدظلہم	جامعہ دار العلوم کراچی
۷۔ حضرت مولانا شیر محمد علوی صاحب مدظلہم	دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور
۸۔ حضرت مولانا مفتی محمد رضوان صاحب مدظلہم	ادارہ غفران راولپنڈی
۹۔ حضرت مولانا مفتی عبد القدوس ترمذی صاحب مدظلہم	جامعہ حقانیہ ساہیوال

۱۰۔حضرت مولانا مفتی منظور احمد مینگل صاحب مدظلہم — جامعہ فاروقیہ
۱۱۔حضرت مولانا مفتی حامد حسن صاحب مدظلہم — دارالعلوم کبیروالا
۱۲۔حضرت مولانا مفتی حامد حسن صاحب مدظلہم — جامعہ بنوریہ کراچی
۱۳۔حضرت مولانا مفتی عبدالحمید ربانی صاحب مدظلہم — جامعہ اشرف المدارس کراچی

اللہ کے فضل سے عمرہ وحج کے متعلق ضروری تفصیلات پایۂ تکمیل کو پہنچی۔
اب دیگر ضروری مسائل کے متعلق لکھا جاتا ہے۔

جس کی موت قریب ہو تو پاس بیٹھنے والوں کے احکام

جس کی موت قریب ہو تو اس کے لئے سنت یہ ہے کہ

(۱) داہنی کروٹ پر لٹا دیا جائے اور یہ بھی جائز ہے کہ اس کو چت یعنی سیدھا لٹا دیا جائے اس طرح کہ اس کے پیر کا رخ قبلے کی طرف ہو اور ہمارے زمانے میں اسی طرح کیا جاتا ہے۔

(۲) اور اس کے سر کو آہستہ آہستہ اوپر کیا جائے اور بعض علماء کا کہنا ہے کہ اپنی حالت پر چھوڑ دیا جائے اور اس کے پاس بیٹھ کر زور سے کلمہ شہادت پڑھا جائے اور اس کو حکم نہ دیا جائے کیونکہ وہ بڑا مشکل وقت ہوتا ہے آدمی کے منھ سے کیا نکل جائے پتہ نہیں)۔ (شرح التنویر ۸۸۸ جلد ۱)

(۳) اس کے پاس سورۂ یٰس پڑھنا مستحب ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ صفحہ ۱۰۰)۔

(۴) مسلم شریف کی حدیث ہے کہ ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مریض یا میت یعنی جس کی موت قریب ہو اس کے پاس جاؤ تو بہتر بات کہو اس لئے کہ فرشتے تمہاری بات پر آمین کہتے ہیں لہذا اس وقت کوئی ایسی بات نہ کی جائے کہ اس کا دل دنیا کی طرف مائل ہو کیونکہ یہ وقت دنیا سے جدائی اور اللہ کی درگاہ میں حاضری کا وقت ہے ایسے کام اور ایسی باتیں کرنی چاہیئے کہ دنیا سے اس کا دل پھر کر اللہ کی طرف متوجہ ہو جائے اس کی خیر خواہی اس میں ہی ہے ایسے وقت بیوی بچوں کو سامنے لانا یا ایسے شخص کو جس سے اس کو زیادہ محبت تھی اس کے سامنے لانا یا ایسی باتیں کرنا کہ اس کا دل ان کی طرف متوجہ ہو بہت بری بات ہے اور دنیا کی محبت کے ساتھ رخصت ہونا بری موت مرنا ہے۔

(۵) جب بالکل روح نکل جائے تو ایک پٹی سے دونوں جبڑوں کو باندھ دیا جائے اور آنکھیں بند کر دی جائیں اور بند حسن اس کا سب سے قریبی رشتے دار بہت نرمی کے ساتھ سر کے اوپر سے باندھے (فتاویٰ ہندیہ صفحہ ۱۰۰ جلد ۱)۔

(۶) اسی طرح پیر کے دونوں انگھوٹوں کو باندھ دیا جائے کہ تا کہ ٹانگیں پھیلنے نہ پائیں اور اور کوئی چادر اوڑھا دی جائے اور نہلانے کفنانے میں جلدی کی جائے۔

(۷) اور اس کے پاس صرف پاک لوگ آئیں اور ناپاک اور اجنبی مرد و عورت نہ آئیں۔ (شرح التنویر ص۸۹۲ ج ۱)

(۸) غسل دینے سے پہلے اس کے پاس قرآن پڑھنا صحیح نہیں ہے۔ (شرح التنویر ص ۸۹۳ ج ۱)

(۹) میت کی تجہیز و تکفین وغیرہ میں بہت جلدی کرنا مستحب ہے۔ (مراقی الفلاح ص ۳۳۲)

میت کو غسل دینے کے مسائل

سب سے پہلے تو اس تخت وغیرہ کو طاق عدد میں دھونی دی جائے جس پر اس کو نہلانا ہے اور پھر اس کو اس پر رکھ کر اس کے کپڑے اتار دیے جائیں مگر کسی کپڑے کے ٹکڑے سے ناف سے لے کر گھٹنے تک کا حصہ ڈھانپ دیا جائے۔ (فتاویٰ ھندیہ صفحہ ۱۰ جلد ۱)

نہلانے کا مسنون طریقہ

(۱) سب سے پہلے اس کو استنجا کرایا جائے جس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص اپنے ہاتھ پر کوئی کپڑا یا دستانہ لے اور پھر اس کی شرم گاہ کو دھویا جائے اس لیے کہ مقام ستر کا چھونا بغیر کپڑے کے حرام ہے جیسے اس کو دیکھنا حرام ہے اور کوئی مرد بھی اس میت مرد کی ران کو نہ دیکھے جس طرح عورت عورت میت کی ران کو نہ دیکھے۔

(۲) پھر اس کو نماز کی طرح وضو کرایا جائے ہاں اگر نابالغ بچہ ہو تو وضو کی ضرورت نہیں اور وضو کی ابتدا چہرے کے دھونے سے کی جائے ہاتھوں کے دھونے سے نہ کی جائے نہ کلی کرائی جائے نہ ناک میں پانی ڈالا جائے اور بعض علماء کا کہنا ہے کہ غسل دینے والا اپنی انگلی پر کوئی باریک کپڑا یا روئی لپیٹ کر اس کے منہ کے اندر داخل کر کے اس کے

دانتوں وغیرہ کو پونچھ دے اور ناک کے سوراخوں میں بھی پھیرے۔

(فتاویٰ ہندیہ صفحہ ۱۰۱ جلد ۱)۔

لیکن اگر وہ مردہ ناپاک ہو یعنی اس کو غسل کی حاجت ہو یا عورت کو حیض یا نفاس ہو تو منہ اور ناک میں پانی ڈالا جائے تاکہ اچھی طرح پاکی ہو جائے۔ (شرح التنویر صفحہ ۸۹۵ جلد ۱)

اور ناک اور منہ اور کانوں میں روئی بھر دی جائے تاکہ پانی اندر نہ جائے تو بھی کوئی حرج نہیں اور وضو کرانے کے بعد۔

(۳) اس کے سر کو صابن وغیرہ سے دھویا جائے اسی طرح اس کی داڑھی کو دھویا جائے۔

(۴) پھر مردے کو بائیں کروٹ پر لٹا کر بیری کے پتے میں پکا ہوا نیم گرم پانی بہایا جائے یہاں تک کہ وہ پانی تخت کے ساتھ ملے ہوئے جسم کے حصے تک پہنچ جائے پھر اس کو دائیں کروٹ پر لٹا دیا جائے اور وہ اسی طرح پانی بہایا جائے پھر۔

(۵) اس کو بٹھایا جائے اور اس کو اپنے بدن سے ذرا ٹیک دے اور اس کے پیٹ کو ہلکا ہلکا دبائے تاکہ بعد میں کچھ نہ نکلے اور کفن خراب نہ ہو اگر کچھ نکلے تو اس کو دھو دیا جائے اور وضو یا غسل کو دھرانے کی ضرورت نہیں۔ (فتاویٰ ہندیہ صفحہ ۱۰۱ جلد ۱)

اور کروٹ پر لٹاتے وقت پانی تین تین مرتبہ بہائے۔ (شرح التنویر ص ۸۹۶ ج ۱)

اور بہتر یہ ہے کہ دو مرتبہ بیری کے پتے والا پانی ڈالا جائے اور تیسری دفعہ کافور ملایا ہوا پانی پورے جسم پر اسی طرح بہایا جائے۔ (رد المحتار ص ۸۹۶)

اگر بیری کے پتے والا پانی نہ ہو تو یہی سادہ نیم گرم پانی کافی ہے۔

(شرح البدیہ ص ۱۶۰ ج ۱)

مسئلہ:۔ مذکورہ طریقہ سنت ہے اور ایک مرتبہ پانی ڈالنا واجب ہے۔ چنانچہ اگر ایک دفعہ پورے جسم پر پانی بہا دیا یا ایک دفعہ پانی میں جو کہ جاری ہے ڈبو دیا تو غسل ہو جائے گا۔ (فتاویٰ ہندیہ ص ۱۰۱ ج ۱)۔

(۶) اس کے بعد اس کو پونچھ کر کفن پر رکھ دیا جائے۔

(۷) اور اس کے سر کے اوپر اور داڑھی کے اوپر عطر کو مل دیا جائے اور اس کے سجدے کی

جگہوں پر (پیشانی، ناک، دونوں ہتھیلی دنوں گھٹنوں اور دنوں پاؤں) پر کافور مل دیا جائے۔ (شرح الہدایہ ص ۱۶۱ ج ۱)۔

فائدہ: بعض لوگ کفن پر عطر لگا دیتے ہیں یا عطر کی پھریری کان میں رکھ دیتے ہیں یہ سب غلط ہے اسی طرح بالوں میں کنگھی کرنا یا ناخن یا بال نہ کاٹنا چاہیئے۔ (شرح البدایہ ص ۱۶۸ ج ۱)

فائدہ: کسی جنبی کا یا حیض ونفاس والی عورت کا غسل دینا مکروہ ہے۔

غسل خود دینے کی کوشش کی جائے

بہتر یہ ہے کہ غسل دینے والا مردے کا سب سے قریبی ہو ہاں اگر وہ نہ دے سکے تو پھر کسی دیندار اور متقی سے غسل دلوایا جائے۔ (رد المختار ص ۱۹۰ ج ۱)۔

لہذا آج کل جو رواج ہے کہ مخصوص لوگوں کو غسل کے لئے لایا جاتا ہے اس سے بہتر ہے کہ آدمی مذکورہ طریقے کا مطالعہ کرے اور خود غسل دے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔

کفن دینے کا احکام

مرد کے کفن کے کپڑے:

مرد کے لئے تین کپڑے کفن کے سنت ہیں ایک چادر بڑی جس کو لفافہ بھی کہتے ہیں ایک اس سے تھوڑی چھوٹی چادر جس کو ازار بھی کہتے ہیں اور ایک قمیص اور دو کپڑے بھی کافی ہیں اگر قمیص نہ ملے اور اگر وہ بھی نہ ہو تو ایک چادر میں لپٹ دیا جائے جو میسر ہو۔

(فتاویٰ ہندیہ ۱۰۳ جلد ۱)

کفنانے سے پہلے کفن کو طاق عدد میں دھونی دی جائے پھر اس میں مردہ کو رکھا جائے

(شرح البداے ۱۶۲ ج ۱)۔

کفنانے کا مسنون طریقہ

پہلے بڑی چادر بچھا دی جائے پھر اس سے چھوٹی یعنی ازار پھر اس کے اوپر کرتہ رکھا

جائے پھر مردے کو اس پر لٹا کر پہلے تہبند ڈال دیا جائے اور وہ کپڑا جس سے ستر کو چھپایا ہوا تھا نکال دیا جائے پھر دوسری چادر کو اس طرح سے لپیٹا جائے کہ پہلے بائیں طرف کا حصہ لپیٹا جائے پھر دائیں طرف کا حصہ اسی طرح لپیٹا جائے پھر چادر لپیٹ دی جائے پھر کسی دھجی سے پیر اور سر کی طرف سے کفن کو باندھا جائے اور ایک کپڑا کا ٹکڑا کمر کی طرف باندھ دیا جائے تاکہ رستہ میں کہیں کھل نہ پڑے۔

عورت کے کفن کے کپڑے

عورت کے لئے سنت پانچ کپڑے ہیں تین تو وہی مردوں والے اور دو کپڑے اور مزید ہیں ایک ڈوپٹہ جس سے سر کے بالوں کو لپٹایا جائے اور سینہ بند جس سے سینے کو لپٹا جائے۔ (فتاوی ہندیہ صفحہ ۱۰۲ جلد ۱)۔

اور اگر عورت تین کپڑوں میں کفنائی جائے تو بھی کافی ہے دو تو چادر لحاف اور اور ازار اور ایک دوپٹہ سربند اور اس کم کرنا مکروہ ہے۔ (شرح البدیہ صفحہ ۱۶۲ جلد ۱)۔

عورت کو کفنانے کا مسنون طریقہ

پہلے چادر بچھائی جائے پھر ازار (چھوٹی چادر) پھر کرتا اور اس کے بعد مردے کو لا کر پہلے کرتہ پہنایا جائے پھر سر سے بالوں کے دو حصہ کر کے کرتے کے اوپر سینے پر ڈال دیا جائے ایک حصہ دائیں طرف اور ایک بائیں طرف اس کے بعد سربند ڈوپٹہ سر پر ڈالا جائے لیکن اس کو باندھا اور لپٹانہ جائے پھر ازار کو لپٹا جائے پہلے بائیں طرف پھر دائیں طرف اس کے بعد سینے بند سے سینے کو لپیٹ دیا جائے پھر بڑی چادر کو لپٹ دیا جائے اسی طرح پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف پھر کسی کپڑے کے ٹکڑے سے پیر اور سر کی طرف کفن کو باندھ دیا جائے۔ (فتاوی ہندیہ ۱۰۲ جلد ۱)۔

فائدہ: سینہ بند کو اگر سربند کے بعد ازار سے پہلے باندھ دیا جائے تو بھی درست ہے اور تمام کپڑوں کے بعد اوپر سے باندھ دے تو بھی درست ہے۔ (شامی صفحہ ۹۰۲ جلد آٹھویں)

بچہ کے مرنے کی صورت میں مسئلہ:

جو بچہ پیدا ہوا اور اس نے کوئی اور آواز رونے کی نکالی اور پھر مرا تو اس کو بھی مذکورہ طریقے سے غسل دیا جائے اور کفنا کر اس نماز پڑھی جائے اور اگر اس دوران اس کے کسی ایسے رشتہ دار کا انتقال ہو جاتا ہے تو وہ وارث بھی بنے گا اور اس کی میراث بھی تقسیم ہوتی ہے۔ اور اس کا نام بھی رکھا جائے اور اگر اس نے کوئی رونے کی آواز نہ نکالی ہو تو اس کو غسل تو دیا جائے اور نام رکھا جائے لیکن ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے اور اس پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔

دفن کے مسائل

جنازہ کی چارپائی کو کندھوں پر اٹھا کر جتنا ہو سکے پیدل لے جانا چاہیے چارپائی کو گاڑی وغیرہ پر یا کمر پر سامان کی طرح اٹھانا مکروہ ہے ہاں اگر قبرستان دور ہو تو بلا کراہت سواری پر لے جانا جائز ہے اور اگر چھوٹا سا بچہ ہو تو اس کو ہاتھوں میں لے جائیں اور ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں دیا جائے۔ (بحر ۱۹۱ جلد ۲، عالمگیری ۱۵۹ جلد ۱، مراقی الفلاح ۳۲۳)۔

جنازے کے ساتھ پیدل چلنا مستحب ہے اگر سواری پر ہے تو پیچھے چلا جائے شامی (صفحہ ۵۹۸، ۱۹۲۶، جلد ۲)

کلمہ پاک کلمہ شہادت کہنے کی شرعی حیثیت:

جنازے کے ساتھ چلنے والوں کو بالکل خاموش رہنا چاہیے کسی بھی قسم کا ذکر یا قرآن کی تلاوت کو بلند آواز سے کرنا مکروہ ہے۔

فائدہ: ہمارے زمانے میں بلند آواز سے کلمہ شہادت، کلمہ پاک کہنے کا رواج بالکل غلط ہے اس لئے جو پڑھنا ہو آہستہ آواز سے کرنا چاہیے۔ (بحر ص ۱۹۲ ج ۲، در مختار ص ۱۲۲ ج ۱)

قبر کی شرعی پیمائش:

قبر کم از کم آدھے قد کے برابر گہری کھودی جائے اور زیادہ سے زیادہ پورے قد کے

برابر اس سے زیادہ گہری نہ کھودی جائے اور لمبائی میت کی لمبائی کے برابر ہو۔

(شامی ص ۵۹۹ ج ۱)

تابوت کے ساتھ قبر میں ڈالنے کا حکم:

تابوت کے ساتھ قبر میں ڈالنے کی اگر ضرورت ہو مثلاً زمین نرم ہو تو تابوت یا صندوق میں رکھ کر دفن کرنے میں کوئی حرج نہیں خواہ وہ پتھر کا ہو یا لوہے کا ہو لیکن اسکے اندر مٹی بچھا دی جائے۔ (درمختار ص ۱۲۲ ج ۱، بحر ص ۱۹۳ ج ۲)

قبر میں رکھنے کا طریقہ:

قبلے کی جانب سے اس کو قبر میں اتارا جائے اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ چارپائی کو قبر کی قبلے کی جانب رکھا جائے اور اس سے میت کو اٹھایا جائے اور اٹھانے والا قبلہ رو کھڑے ہو کر میت کو اٹھا کر قبر میں رکھ دے۔ بحر صفحہ ۱۹۳ جلد ۲، در صفحہ ۱۲۲ جلد ۱)۔

اور رکھتے وقت اتارنے والا بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھے۔ (درمختار ۱۲۵، جلد ۱)۔

مردے کو قبر میں دائیں کروٹ پر قبلہ رخ لٹا دیا جائے اور گرہ کھول دی جائے۔

(عالمگیری صفحہ ۱۹۳، ج ۱، ۱۹۳، جلد ۲ ور صفحہ ۱۲۵ جلد ۱)۔

اس کے بعد قبر کو اینٹوں یا بانس وغیرہ سے بند کر دیا جائے (شامی صفحہ ۶۰۰، جلد ۱)۔

عورت کے پردے کا مسئلہ:

عورت کو قبر میں ڈالتے ہوئے پردہ کرنا مستحب ہے اور بدن کے ظاہر ہونے کا خطرہ ہو تو واجب ہے۔ (شامی صفحہ ۹۳۶ جلد ۱)

اس کے بعد جتنی مٹی نکلی ہو واپس قبر میں ڈال دی جائے اور ایک بالشت جتنی قبر اونچی کر دی جائے اور بہت زیادہ مٹی اس کے علاوہ ڈالنا جس سے قبر بہت زیادہ اونچی ہو جائے مکروہ ہے۔ (مراقی صفحہ ۳۵۶)

مٹی ڈالنے کا طریقہ اور اس کے بعد کے عمل

مستحب یہ ہے کہ سر کی طرف سے مٹی ڈالے اور پہلی مٹھی میں مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ اور دوسری مٹھی میں وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور تیسری دفعہ میں وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى پڑھے اور اس کے دفن کر دینے کے بعد تھوڑی دیر قبر پر ٹھہرے رہنا اور اس کے لئے دعا مغفرت کرنا اور قرآن پڑھ کر اس کو بخشنا مستحب ہے اور پانی کا چھڑکنا مستحب ہے۔

(درمختار ردشامی صفحہ ۶۰۱ عالمگیری صفحہ ۱۶۳ ج ۱)

دفن کرنے کے بعد خواہ مرد ہو یا عورت اس کے سرہانے سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کا پہلا رکوع اور پاؤں کی جانب سورۃ بقرہ کی آخری آیات پڑھنا مستحب ہے مگر بلند آواز سے پڑھنا کوئی ضروری نہیں اسی طرح ہاتھ اٹھا کر قبلہ رخ ہو کر دعا مانگنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہاں اجتماعی دعا اور اہتمام سے دعا منگوانے سے احتراز بہتر ہے۔

قبر پر چونا وغیرہ لگانے کا حکم:

قبر پر چونا وغیرہ نہ لگایا جائے نہ اس پر مٹی لگائی جائے نہ اس پر کوئی عمارت وغیرہ زینت کی غرض سے بنائی جائے یہ حرام ہے اور اگر مضبوطی کی غرض سے بنائی جائے تو مکروہ ہے اسی طرح میت کی قبر پر کوئی چیز لکھنے کی ضرورت ہوتا کہ اس کی نشانی رہے تو بھی کوئی حرج نہیں اور اگر بغیر عذر کے لکھا جائے تو جائز نہیں۔

فائدہ: اس زمانے میں چونکہ عوام نے اپنے عقائد اور اعمال کو بہت خراب کرلیا ہے اور ان مقاصد سے جائز کام بھی ناجائز ہو جاتا ہے اس لئے ایسے امور بالکل ناجائز ہونگے اور جو ضرورتیں یہ لوگ بیان کرتے ہیں سب نفس کے بہانے ہیں جن کو وہ دل میں خود بھی سمجھتے ہیں۔

زیورات ولباس اور پردے کے مسائل

باریک کپڑوں کا حکم:

حدیث پاک میں ہے کہ بہت سے کپڑے پہننے والیاں قیامت کے دن ننگی سمجھی جائے گی۔ (بخاری شریف)

اس لئے بہت باریک کپڑا جیسے ململ جالی وغیرہ کا پہننا اور ننگا رہنا برابر ہے۔

مردانہ صورت کا حکم:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مرد پر جو عورتوں کا لباس جوتا وغیرہ پہنے اور ایسی عورت پر جو مردوں کا لباس پہنے لعنت فرمائی ہے اس لئے عورتوں کو مردانہ صورت بنانا اور مردوں کو زنانہ صورت بنانا حرام ہے۔ (ردالمختار صفحہ ۳۱۵ جلد ۵)۔

گھنٹی والے زیور کا حکم:

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ ان کی ایک باندی حضرت زبیر کی بیٹی کو عمرؓ بن خطاب کے پاس لے گئیں جبکہ اس کے پاؤں میں گھنٹیاں تھیں تو حضرت عمر نے ان کو کاٹ ڈالا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر گھنٹی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۷۹)

اس لئے بجتا زیور پازیب وغیرہ بالکل حرام ہیں۔

انگوٹھی کا حکم:

سونے چاندی کے علاوہ جیسے لوہا، تانبا، پیتل وغیرہ کی انگوٹھی نہ مرد کے لئے درست ہے نہ عورت کے لئے۔ (فتاویٰ ہندیہ صفحہ ۳۲۲، جلد ۶)

عورت کو سونے اور چاندی کی انگوٹھی پہننا درست ہے اور مرد کو صرف چاندی کی انگوٹھی استعمال کرنا جس میں ساڑھے چار ماشہ سے زیادہ چاندی نہ ہو کم ہو تو درست ہے۔

وہ اعضاء جس کا پردہ عورت پر لازم ہے

آزاد عورت کا ستر اس کا تمام جسم ہے یہاں تک اس کے وہ بال جو لٹکے ہوئے ہیں ان کا بھی پردہ ہے سوائے دونوں ہاتھوں اور قدموں کے اور بوڑھی عورت کے چہرے کے) اور جو عورت بالکل بوڑھی نہ ہو اس کے لئے مردوں کے سامنے چہرہ کا کھولنا حرام ہے فتنہ کے خوف کی وجہ سے اگر چہ شہوت کا خوف نہ ہو (شرح التنویر صفحہ ۴۲۱ جلد ۱)۔

فائدہ: عورتیں پردہ کے معاملہ میں انتہائی بے احتیاطی سے کام لیتی ہیں اور بوڑھی عورتیں بھی اکثر اس طرح مردوں کے سامنے آجاتی ہیں کہ سر سے دوپٹہ سرک جاتا ہے یہ بالکل حرام ہے غیر محرم کے سامنے ایک بال بھی نہ کھولنا چاہیئے بلکہ جو بال کنگھی میں ٹوٹتے ہیں اور کٹے ہوئے ناخن بھی کسی ایسی جگہ ڈالنا چاہیئے کہ کسی غیر محرم کی نگاہ نہ پڑے ورنہ عورت گنہگار ہوگی اسی طرح اپنے کسی بدن کے حصہ کو یعنی ہاتھ، پاؤں وغیرہ کو نامحرم کے بدن سے لگانا بھی جائز نہیں اسی طرح ایسی جگہ کھڑا ہونا چاہیئے کہ کوئی دوسرا دیکھے اسی سے معلوم ہوگیا کہ نئی دلہن کی منھ دکھائی کا جو دستور ہے کہ خاندان کے سارے مرد آکر منھ دیکھتے ہیں یہ بالکل حرام ہے اور بڑا گناہ ہے۔

محرم کے سامنے پردہ کا مسئلہ

اپنے محرم رشتے داروں کے سامنے چہرہ اور سر اور پنڈلی اور بازو کھولنا اگر فتنہ کا خوف نہ ہو تو درست ہے ورنہ ان کے سامنے نہ کھولے۔ (درصفحہ ۳۶۱ جلد ۵)

فائدہ: واضح رہے کہ محرم صرف وہ رشتے دار ہیں جن سے نکاح حرام ہے جیسے بھائی، والد، نانا، دادا، بھانجے، بھتیجے وغیرہ ان کے علاوہ جتنے ایسے ہیں جن سے نکاح درست ہے جیسے دیور، جیٹھ، ان کے بچے اور جتنے بھی کزن ہیں پھوپھی زاد، خالہ زاد، ماموں زاد، کوئی محرم نہیں اور ان سے پردہ ہے جو نہ کرنے کی وجہ سے خاندان کے خاندان تباہی کا شکار ہو گئے شریعت نے جس چیز کا انسان اور مسلمان کو حکم دیا ہے اس میں یقیناً فائدہ ہے اور جس چیز سے منع کیا ہے یقیناً نقصان ہے چاہے نظر نہ آئے اس لئے نفس اور شیطان کے ان جالوں

میں پھنسنے سے مرد بھی اپنے کو بچائیں اور خواتین بھی (مولف)۔

عورت سے عورت کا پردہ

عورت ناف سے لے کے گھٹنے تک دوسری عورت کے سامنے نہیں کھول سکتی جیسے مرد اتنا حصہ مرد کے سامنے نہیں کھول سکتا (درمختار صفحہ ۳۶۵ جلد ۵)۔

ستر کے چھونے کا حکم

جتنے بدن کا دیکھنا جائز نہیں اتنے حصہ کا چھونا بھی درست نہیں۔ (درمختار صفحہ ۳۶۱ جلد ۵)۔

کافر عورت کا شرعاً حکم

کافر عورتیں جیسے بھنگن، دھوبن وغیرہ مرد کے حکم میں ہیں ان سے اسی طرح پردہ ضروری ہے جیسے غیر محرم سے سوائے چہرہ دونوں ہاتھوں اور دونوں پیر کے۔

(درصفحہ ۳۶۶ جلد ۵)۔

شوہر سے پردہ کا مسئلہ

مرد اپنی بیوی اور باندی کے سر سے پیر تک پورے جسم کو شہوت و بلا شہوت دیکھ سکتا ہے یہ تو شرعی مسئلہ ہے مگر بہتر یہ ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کی شرمگاہ پر نظر نہ ڈالیں۔

(عالمگیری صفحہ ۳۱۹)

عورتوں کا مردوں کے دیکھنے کا مسئلہ

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں اور میمونہ حضور ﷺ کے پاس تھیں کہ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم تشریف لے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پردہ کرلو ان سے فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ نابینا ہیں ہمیں دیکھ نہیں سکتے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ تو کیا تم دونوں اندھی ہوگئی ہو تم تو ان کو نہیں دیکھ سکتیں؟

(رواہ احمد والترمذی وابوداود مشکوٰۃ صفحہ ۲۶۸)

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس طرح خود مردوں کے سامنے بدن کا کھولنا عورت کے لئے درست نہیں اسی طرح جھانک تانک کے مرد کو دیکھنا بھی درست نہیں عورتیں یوں سمجھتی ہیں مرد ہم کو نہ دیکھیں ہم ان کو دیکھ لیں تو کچھ حرج نہیں یہ بالکل غلط ہے دروازے کے سوراخ سے یا کھڑکیوں سے مردوں کو دیکھنا یا دولہا کے سامنے آ جانا یا اور کسی طرح دولہا کو دیکھنا یہ سب ناجائز ہے۔ (بہشتی زیور)

فائدہ: ضرورت کے موقع پر دیکھنا درست ہے۔

اپنے پیر صاحب یا منہ بولے بیٹے کا مسئلہ:

اپنے پیر صاحب کے سامنے آنا بے پردہ ہو کر ایسے ہی حرام ہے جیسے کسی غیر محرم کے سامنے آنا۔

منہ بولے بیٹے سے پردے کا حکم:

اسی طرح منہ بولا لڑکا بالکل غیر محرم ہوتا ہے بیٹا بنانے سے سچ مچ لڑکا نہیں بن جاتا سب کو اس سے وہی برتاؤ کرنا چاہیئے جو بالکل غیروں کے ساتھ ہوتا ہے۔ (بہشتی زیور)

ہیجڑے سے پردے کا مسئلہ:

ہیجڑوں کے سامنے عورتوں کا آنا جائز نہیں وہ مردوں کے حکم میں ہیں۔

(درمختار صفحہ ۳۶۸ جلد ۵)۔

عطر لگا کر مردوں کے سامنے آنے کا حکم:

ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر آنکھ زانیہ ہے یعنی غیر محرم مرد کا عورت کو دیکھنا اسی طرح عورت کا غیر محرم مرد کو دیکھنا آنکھ کا زنا ہے اور عورت جب خوشبو لگائے اور پھر کسی مجلس سے گزرے تو وہ ایسی ایسی ہی یعنی زانیہ۔

(رواہ ابوداؤد)

فائدہ: اس حدیث میں عورت جب وہ خوشبو لگا کر مردوں کے سامنے آ جائے سخت وعید

آ گئی ہے اس لئے اس سے احتراز اور بچنا بہت ضروری ہے۔

بے پردگی بے شرمی کا نتیجہ ہے

بخاری شریف کی روایت ہے کہ الایمان بضع وستون شعبۃ یعنی ایمان کی ساٹھ سے زیادہ شاخیں ہیں اور حیا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ الایمان بضع وستون شعبہ کے اندر حیا بھی داخل ہے تو الگ سے کیوں ذکر کیا؟ تو جواب یہ ہے کہ شعبہ کے معنی ہیں ایمان کی بہت بڑی شاخ اہمیت کے لئے الگ سے ذکر کیا ہے۔

ترمذی شریف کی حدیث میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ سے جیسے حیا کا حق ہے اس طرح حیا کرو صحابہ نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے ہم تو اللہ سے حیا کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ مطلب نہیں بلکہ اللہ سے حیاء کا حق یہ ہے کہ آدمی اپنے سر کی اور آنکھ، کان ناک وغیرہ جو اس میں شامل ہیں ان کی حفاظت کرے اور ان سب کو اللہ کی نافرمانی سے بچائے اپنے پیٹ کو بالکل حرام سے دور رکھے اپنی شرم گاہ کو جس میں پیٹ شامل ہے حرام سے بچائے موت کو یاد کرے اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہو جانے کا خیال کرے کہ نہ جسم کی تروتازگی برقرار رہے گی جو آدمی آخرت کو مقصود سمجھتا ہے وہ دنیا کی زینت اور دنیا کی زیبائش کی طرف توجہ نہیں دیتا جو آدمی یہ کام کرتا ہے وہ درحقیقت حیاء کا حق ادا کرتا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب حیا آتی ہے تو آدمی کو تمام برے کاموں سے روک دیتی ہے اور بے حیائی تمام بُرے کاموں اور فسادات کی بنیاد ہے جس میں بے پردگی بھی داخل ہے

حدیث پاک میں ہے پہلی نبیوں کے کلام میں جو بات لوگوں کو پتہ چلی وہ یہ کہ جب حیا نہ رہے تو تو جو چاہے کر:

اور حضرت علی کا قول ہے جو شخص حیاء کا لباس پہنے تو لوگ اس کے عیب نہیں دیکھ سکینگے۔

حیا اور شرم ایک خوبصورت زیور ہے حیادار انسان لوگوں کی نگاہ میں معزز شمار ہوتا ہے اس کا مقام بلند ہوتا ہے جب بھی بری بات دیکھتا ہے نگاہ نیچی کر لیتا ہے جب بھی اچھا کام دیکھتا ہے اس کو قبول کر لیتا ہے اور اختیار کر لیتا ہے اس کی حیاء اس کو سرکشی اور بغاوت اور نافرمانی سے روکتی ہے لوگوں سے گفتگو اس طرح کرتا ہے کہ ان سے شرمیلا ہے جو حیا کی چادر اوڑھتا ہے وہ مخلوق سے تعریف کا مستحق ہوتا ہے دل اس کی طرف مائل ہوتے ہیں ہر پسندیدہ مقصود اس کو حاصل ہو جاتا ہے۔

حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیا اور ایمان دونوں ساتھی ہیں جب ایک اٹھ جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھ جاتا ہے (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

معلوم ہوا کہ آج کل لوگوں کی خصوصاً خواتین کی بے شرمی ایمان کی کمزوری کی دلیل ہے اس لئے جس مرد وعورت کے اندر حیاء ہوگی اور شرم ہوگی وہ ہر گناہ سے خاص کر بے پردگی سے جو قطع نظر شریعت کے خود ویسے بھی انسانی غیرت کے خلاف ہے اس سے اپنے کو ضرور بچائے گا اللہ سے دعا ہے کہ وہ مجھے اور تمام امت مسلمہ کو خاص کر نوجوانوں کو باحیا باشرم بنا کر اپنی تمام نافرمانیوں سے خصوصاً بے پردگی اور فحاشی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

بچوں کے متعلق ایک اہم مسئلہ:

مسئلہ۔ جب لڑکا، لڑکی دس برس کی ہو جائیں تو ان لڑکوں کو ماں بہن اور بھائی کے پاس اور لڑکیوں کو بھائی اور والد کے پاس لٹانا ناجائز نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی وجہ سے کہ جب بچے دس سال کے ہو جائیں تو ان کے بستر الگ الگ کر دو۔
(درمختار صفحہ ۳۷۶ جلد ۵)

بالوں کے متعلق اہم مسائل

سر پر بال رکھنا یا منڈوانے کا مسنون طریقہ:

سر کے بالوں میں سنت ہے کہ یا تو فرق کرے (کان کے مونڈھ یا اس سے نیچے تک بالوں کو چھوڑے یا حلق کرے اور کتروانا بھی درست ہے اور امام طحاوی نے حلق کرانے کو سنت قرار دیا ہے اور قزع مکروہ تحریمی ہے اور وہ یہ کہ سر کے بعض حصہ کے بال رکھنا اور بعض حصہ کے کٹا دینا جیسا کہ آج کل کا فیشن ہے۔ (ردالمحتار صفحہ ۳۰۲)

مرد کے لئے چوٹی باندھنے کا حکم:

مرد نے اگر بال بہت بڑھا لئے تو عورتوں کی طرح چوٹی بنانا درست نہیں مکروہ تحریمی ہے۔ (ردالمحتار فتاویٰ ہندیہ)

زینت کے غرض سے سفید بال اکھیڑنا:

زینت کی غرض سے سفید بال اکھیڑنا مکروہ تحریمی ہے (درست نہیں) لیکن اگر دشمن کو خوف دلانے کے لئے ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (عالمگیری صفحہ ۳۶ جلد ۴)

خواتین کے لئے بال منڈوانے یا کتروانے کا حکم:

خواتین کو سر کے بال منڈوانا یا کتروانا حرام ہے اور لعنت کی گئی ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ)

حلق کے بال منڈوانے کا حکم:

حلق کے بال منڈوانے کے بارے میں امام ابو یوسف سے منقول ہے کہ حرج نہیں ہے مگر دیگر فقہا منع کرتے ہیں اس لئے احتیاط ہے کہ نہ کاٹے جائیں مگر کوئی حرج نہیں۔

(فتاویٰ ہندیہ صفحہ ۳۳۹ جلد ۱۴)

مونچھوں کا شرعاً حکم

مونچھوں کے اندر سنت یہ ہے کہ ان کو مشین یا قینچی سے کترا جائے باقی استرے سے مونڈنے کو بعضوں نے بدعت کہا ہے اور بعض نے سنت مگر احتیاط یہی ہے کہ استرے اور زیرو سے نہ کاٹی جائیں اور دونوں طرف مونچھوں کو دراز کرنا درست ہے مگر ہونٹوں پر آجائیں تو مکروہ ہو جائے گا۔ (ردالمحتار صفحہ ۲۰۱، جلد ۵، صفحہ ۳۰۲، فتاوی ھندیہ ۲۳۹، جلد ۴)

ناک کے بالوں کا شرعاً حکم اور سینہ اور پیٹ کے بال کا حکم:

ناک کے بال کو اکھیڑنا نہ چاہیئے بلکہ قینچی سے کتروا دینا چاہیئے اور سینے اور کمر کے بال کٹوانا خلاف اولیٰ ہے۔

رخسار کے بال کا خط بنوانے کا حکم اور ابرو کے بال کا حکم:

ابرو کے تھوڑے کتروانے میں کوئی حرج نہیں اس طرح رخسار پر خط بنوانے میں کوئی حرج نہیں جب تک خواتین کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرے۔

(ردالمحتار صفحہ ۲۰۶ جلد ۵، فتاوی ھندیہ صفحہ ۲۳۹ جلد ۴)

نیچے کے ہونٹ اور نیچے کے بال کٹوانا

ریش بچہ کے دائیں بائیں یعنی نچلے ہونٹ کے نیچے کے دونوں جانب بال کٹوانا بدعت ہے۔ (ردالمحتار صفحہ ۲۰۱، جلد ۵)

زیر ناف بال کا شرعاً حکم:

زیر ناف بال کو مرد کے لئے استرے سے رفع کرنا بہتر اور مستحب ہے اور ناف کے نیچے سے ابتداء کرے اور اگر ہڑتال سے (یا کسی اور ٹیوب وغیرہ سے) بال صاف کر لئے تو بھی جائز ہے اور عورت کے لئے زیر ناف بال اکھیڑنا بہتر ہے (ردالمحتار صفحہ ۲۰۱، جلد ۵)۔

بغل کے بال کا شرعاً حکم:

بغل کے بال میں استرا وغیرہ لگانا جائز ہے اور بہتر ان کا اکھیڑنا ہے

(ردالمحتار صفحہ ۲۰۱، جلد ۵)

اس کے علاوہ تمام بدن کے بال رکھنا اور مونڈنا دونوں درست ہے۔

ناخنوں کا شرعاً حکم اور مسنون طریقہ:

ناخنوں کا کٹوانا پاؤں کے بھی اور ہاتھ کے بھی مستحب ہے (بڑے رکھنے کی حد آگے آرہی ہے) ہاں اگر مجاہد ہے دار الحرب میں تو وہ اپنے ناخنوں کو بڑھا سکتا ہے۔

اور اس کا مسنون طریقہ یہ ہے ہاتھ کے اندر سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کرے چھوٹی انگلی تک پھر الٹے ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے انگوٹھے تک پھر سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹے۔

اور پاؤں کے ناخن اس طرح کاٹے کہ سیدھے پاؤں کی چھوٹی انگلی سے شروع کرے اور الٹے پاؤں کی چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔ (رد المحتار صفحہ ۴۰۰ صفحہ ۴۰۱)

دانتوں سے ناخن کاٹنے میں نقصان ہے۔

کٹے ہوئے ناخن اور بال کا شرعی حکم

سر کے بالوں اور ناخنوں کو بہتر یہ ہے کہ دفن کردے اور اگر پھینک دے محفوظ جگہ میں تو بھی کوئی حرج نہیں مگر گندگی کی جگہ میں نہ پھینکے اور بیت الخلاء میں یا غسل خانے کی جگہ ڈالنا مکروہ ہے کیونکہ اس سے بیماری کا اندیشہ ہے۔ (صفحہ ۲۹۹ جلد ۵، فتاوی ہندیہ صفحہ ۳۳۹ جلد ۲)۔

بالوں اور ناخنوں کے کاٹنے میں افضل اور آخری حد:

افضل ہے کہ ہر ہفتے اپنے ناخنوں کو کاٹ لے اور مونچھیں کتروالے اور زیر ناف بال کاٹ دے اور غسل کر کے پاک صاف ہو جائے اگر ہر ہفتہ نہ کر سکے تو پندرہ دن میں کرلے اور چالیس دن گزرنے پر بھی نہ کیا تو گناہ ہوگا اور وعید کا اندیشہ ہے۔

(فتاوی ہندیہ صفحہ ۳۳۸ جلد ۲، رد المحتار صفحہ ۲۱ جلد ۵)۔

قسم کھانے کے مسائل

بات بات پر قسم کھانے کی ممانعت:

بے ضرورت بات بات میں قسم کھانا بری بات ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے نام کی بڑی بے تعظیمی اور بے ادبی ہے جہاں تک ہو سکے سچی بات پر بھی قسم نہ کھائے۔

(طحطاوی علی الدر ص ۳۲۲ ج ۲)

کون سی قسم شرعاً معتبر ہے:

قسم اللہ تعالیٰ کی اور اسکی صفات کی اور قرآن کی صرف ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور کی قسم کھانے سے قسم نہیں ہوتی ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم، کعبہ کی قسم، اپنی آنکھوں کی قسم، جوانی کی قسم، باپ کی، بچے کی، پیاروں کی، سر کی، جان کی، اپنی قسم اور اس طرح کرنا بڑا گناہ ہے اور شرک کی بات ہے۔ (شرح البدایہ صفحہ ۴۵۸، جلد ۲)

دوسرے کی قسم کھلانے کا مسئلہ:

کسی دوسرے کی قسم کھلانے سے قسم نہیں ہوتی جیسے کوئی کسی سے کہے کہ تمہیں خدا کی قسم ہے یہ کام ضرور کرو تو یہ قسم نہیں اس کے خلاف کرنا درست ہے اگرچہ بہتر یہی ہے کہ وہ کام کر لے۔ (شرح التنویر صفحہ ۳۹۱، جلد ۵)

قسم کے ساتھ انشاءاللہ کا مسئلہ:

قسم کھا کر اس کے ساتھ ہی انشاءاللہ کہہ دیا جیسے کوئی شخص کہے خدا کی قسم فلاں کام انشاء اللہ کرونگا تو قسم نہ ہوگی۔ (شرح البدایہ صفحہ ۴۶۳، جلد ۲)

مسئلہ۔ قسم کی تین صورتیں ہیں:

۱۔ ایک یہ ہے کہ جو بات ہو چکی ہے اس پر قسم کھائے اور اس میں جان بوجھ کر جھوٹ

بولنے کا ارادہ کرے اس کو عربی میں یمین غموس کہتے ہیں اس قسم کو کھانے والا گناہ گار ہوتا یعنی وہ گناہ کے اندر ڈوب گیا اور اس کا کفارہ توبہ اور استغفار کے سوا کچھ نہیں۔

۲۔دوسری صورت یہ ہے کہ مستقبل یعنی آئندہ زمانے میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھائی اب اگر اس کو پورا نہ کریگا تو اس کا کفارہ لازم آئے گا۔

نوٹ۔کفارے کی تفصیل اگلے مسئلہ میں آرہی ہے۔

۳۔تیسری صورت یہ ہے کہ جو بات ہو چکی ہے اس پر قسم کھا رہا ہے لیکن اس کے گمان میں وہ سچا ہے اور سچی قسم کھا رہا ہے اور حقیقت میں وہ جھوٹا ہے تو اس قسم پر کفارہ نہیں ہے اور اللہ کی ذات سے یہی امید ہے کہ گناہ بھی نہ ہوگا۔(شرح البدایہ صفحہ ۴۵۷،جلد ۲)۔

مسئلہ۔قسم کی دوسری صورت میں کفارہ لازم آتا ہے اگر توڑ ڈالے چاہے بھول کر قسم ٹوٹ گئی یا زبردستی کسی نے قسم کے خلاف کام کروایا جس سے قسم ٹوٹ گئی کفارہ دینا پڑیگا۔

(شرح البدایہ صفحہ ۴۵۷،جلد ۲)۔

قسم کا کفارہ:

قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس محتاجوں اور فقیروں کو (جن کو زکوۃ کی رقم دینے کی اجازت ہے) دو وقت کا کھانا کھلانا یا کچا اناج، گیہوں تقریباً دو کلو اور جو چار کلو یا انکی رقم جو ایک صدقہ فطر کی مقدار کے برابر بنتی ہے دیدے اور اس کا بھی اختیار ہے کہ فقیروں کو خواہ وہ مرد ہوں یا عورت ان کے حساب سے اتنا لباس کہ جس سے بدن کا زیادہ حصہ ڈھک جاوے دیدے یا ایک غلام آزاد کرادے اگر کسی کے پاس نہ کھانا ہے نہ اناج نہ اس کی رقم نہ کپڑے ہیں تو وہ تین روزے لگاتار رکھ لے اگر درمیان میں کوئی روزہ چھوٹ جائے تو دوبارہ تین روزے لگاتار رکھے۔ (شرح البدایہ صفحہ ۴۶۰،جلد ۲)

قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینے کا مسئلہ:

کفارہ قسم توڑنے کے بعد ہی ادا ہو سکتا ہے اگر کسی نے کفارہ دیدیا پھر قسم توڑی تو قسم

توڑنے کے بعد پھر سے کفارہ دینا چاہیے اور جو کچھ فقیروں کو دیدیا ہے اس کو واپس لینا درست نہیں۔ (شرح الہدایہ صفحہ ۳۰۶ جلد ۳)۔

کسی گناہ کی قسم کھانے کا مسئلہ:

اگر کسی گناہ کے کرنے کے قسم کھائی جیسے اپنے ماں باپ سے بات نہ کرنے کی کسی کو قتل کرنے کی قسم کھائی تو اس قسم کو توڑ ڈالنا واجب ہے اور کفارہ دیدے۔

(شرح التنویر صفحہ ۹۵، جلد ۳)

بچہ پیدا ہونے کے وقت کے مستحب کام

(۱) جس شخص کے یہاں لڑکا پیدا ہو تو مستحب ہے کہ ساتویں دن اس کا نام رکھے۔

(۲) اس کا سر منڈوادے اور بالوں کے وزن کے برابر سونا یا چاندی صدقہ کردے۔

(۳) پھر سر منڈواتے وقت عقیقہ کرادے اور اس سے پہلے اور بعد بھی کرا سکتا ہے۔

عقیقہ کا جانور:

بکری یا بھیڑ جس کی قربانی درست ہو اسی کا عقیقہ درست ہوگا۔ اور لڑکے کی طرف سے دو بکرے یا بھیڑ اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری یا بھیڑ۔ (ردالمختار ص ۳۲۸ ج ۲)

عقیقہ کا وقت:

افضل دن ساتواں دن ہے اور چودھویں اور اکیسویں دن بھی مستحب ہے۔

(التقریر للترمذی شیخ الہند محمود حسن الدیوبندی فی بدایہ جامع الترمذی)

اس کا وقت تو ولادت سے داخل ہو جاتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ بالغ ہونے سے پہلے کردیا جائے اور اگر بالغ ہونے تک کسی نے اس کی طرف سے عقیقہ نہ کیا تو بچہ اپنی طرف سے تو کر سکتا ہے اس کی طرف سے کوئی نہ کرے اس کا وقت ختم ہو گیا

(فتح الباری کتاب العقیقہ صفحہ ۵۹۴ جلد ۹ و تنقیح الفتاویٰ الحامدیہ صفحہ ۲۳۳ جلد ۲)

نوٹ اگر کسی کو زیادہ توفیق نہ ہو اور وہ بچہ کی طرف سے ایک بکرا ذبح کردے تو بھی کوئی حرج نہیں اور اگر بالکل نہ کرے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

متفرق مسائل

بینک کی کونسی ملازمت جائز اور کونسی ناجائز ہے

بینک کی ایسی ملازمت جس کا تعلق براہ راست سودی معاملات سے ہے جیسے منیجر اور کیشئر وغیرہ کی ملازمت، ایسی ملازمت بالکل حرام اور ناجائز ہے، چنانچہ ایک حدیث میں ہے۔

لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم آكل الربوٰ وموكله و كاتبه و شاهديه وقال: سواء

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، سود دینے والے اور سودی تحریر یا حساب رکھنے والے اور سودی شہادت دینے والوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ وہ سب لوگ (گناہ میں) برابر ہیں''۔

اور ایسی ملازمت سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی حرام ہے۔ لیکن بنک کی وہ ملازمت جس کا تعلق براہ راست سودی معاملات سے نہیں، نہ اس کا تعلق سود کے لکھنے سے ہے نہ سود پر گواہ بننے سے اور نہ سودی معاملات میں کسی قسم کی شرکت ہوتی ہے جیسے چوکیدار کی ملازمت ایسی ملازمت اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی کے متعلق علماء کرام کی آراء مختلف ہیں۔

ایک رائے یہ ہے کہ بنک کی ایسی ملازمت جس کا سودی معاملات سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں یہ بھی جائز نہیں کیونکہ ایسے ملازمین کا اگرچہ سودی معاملات میں کوئی عمل دخل نہیں لیکن انہیں تنخواہ جو دی جاتی ہے وہ ان رقوم کے مجموعہ سے دی جاتی ہے جو بنک میں موجود ہوتی ہیں اور اس میں سود بھی شامل ہوتا ہے اس لئے ایسی ملازمت بھی جائز نہیں جب کہ دوسری رائے یہ ہے۔

کہ بینک کی صرف ایسی ملازمت جس کا سودی معاملات سے کسی قسم کا تعلق نہیں یہ جائز ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان ملازمین کو جو تنخواہ دی جاتی ہے وہ اگرچہ ان رقوم کا مجموعہ سے دی جاتی ہے جو بینک میں موجود ہوتی ہے لیکن بنک میں موجود رقوم ساری کی ساری سودی نہیں ہوتیں بلکہ اس میں کئی قسم کی رقمیں مخلوط ہوتی ہیں بنک میں موجود وہ رقوم بھی ہوتی ہیں جو لوگوں نے اپنے کھاتوں میں جمع کروائی ہوئی ہیں یعنی بینک میں جمع شدہ ان مخلوط رقوم میں اکثر پہلی دو قسم کی ہوتی ہیں اور آخری رقوم حلال ہونے والی تنخواہ حرام اور ناجائز نہیں البتہ بہتر یہی ہے کہ بینک کی ایسی ملازمت بھی اختیار نہ کی جائے لہٰذا ایسے شخص کے لئے بہتر یہی کہ وہ کسی حلال ذریعہ معاش کو تلاش کرنے کے بعد بینک کی اس ملازمت کو ترک کر دے۔

انعامی بانڈ کا حکم

انعامی بانڈ کے متعلق تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ:

حکومت ہر انعامی بانڈز والے شخص سے اس کے دیئے ہوئے قرض پر سود دینے کا معاہدہ تو نہیں کرتی لیکن انعامی بانڈز حاصل کرنے والے تمام افراد سے بحیثیت مجموعی یہ بات بہر حال طے ہے کہ وہ انہیں انعام ضرور تقسیم کرے گی اگر وہ ایسا نہ کرے تو انعامی بانڈز رکھنے والا ہر فرد انعام تقسیم کرنے کا مطالبہ کر سکتا ہے بلکہ وہ بذریعہ عدالت بھی حکومت کو انعام تقسیم کرنے پر مجبور کر سکتے ہیں۔

اس تفصیل سے انعامی بانڈز کی اسکیم پوری حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ انعامی بانڈز کی رقم حکومت پر قرض ہے جس کے لئے کوئی مدت مقرر نہیں جب چاہیں لے سکتے ہیں اور انعامی بانڈز رکھنے والوں کو بصورت انعام جو کچھ ملتا ہے وہ اسی قرض پر ملتا ہے اور وہ بحیثیت مجموعی جملہ انعامی بانڈز رکھنے والوں سے مشروط ہے اور قرض پر ہر قسم کا مشروط نفع احادیث و فقہ کی روشنی میں بلاشبہ سود ہے۔ لہٰذا انعامی بانڈ پر نکلنے والا انعام سود ہے اس کو وصول کرنا اور

اپنے استعمال میں لانا حلال نہیں ہے جتنے روپے کا انعامی بانڈ ہے بس اسی قدر رقم واپس لے سکتے ہیں اگر کسی نے غلطی سے انعام کی رقم بھی وصول کر لی ہو تو انعامی والی رقم کے انعامی بانڈ خرید کر جلادے یا چاک کر کے ضائع کر دے تا کہ حکومت کو سود کی رقم واپس پہنچ جائے کیونکہ اس رقم کا اصل حکم یہی ہے کہ جس سے وصول کی ہو اسی کو لوٹائے اور جب اصل کو لوٹانا متعذر ہو جائے تو بلانیت ثواب کسی مستحق زکوۃ کو مالک اور قابض بنا کر دیدے۔

اور انعامی بانڈ کے انعام کو تجارتی انعام پر قیاس کرنا درست نہیں اسی طرح انعامی بانڈ کے لین دین کو فقہی لحاظ سے بیع قرار دینا بھی صحیح نہیں کیونکہ حقیقتاً یہ خرید وفروخت نہیں بلکہ قرض کا لین دین ہے۔

في ردالمحتار :(قوله كل قرض جرّ نفعا حرام) اى اذا كان مشروطا كما علم مما نقله عن البحر عن الخلاصة وفي الذخيره وان لم يكن النفع مشروطا في القرض فعلى قول الكرخي لاباس به (ص ۱۸۳ ج ٤)

في الدر المختار :ولزم تاجيل كل دين الافي سبع على مافي مداينات الاشباه بدليل صرف..... والسابع القرض فلايلزم تاجيله الخ (ص ۱۸۰ ج۳) والله اعلم

تین طلاقوں کا حکم اور انکے کلمات

ایک شخص اپنی بیوی کو کہتا ہے کہ

۱۔میں تمہیں طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں۔ یا

۲۔میں نے تمہیں طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی۔ یا

۳۔تجھے طلاق ہے، طلاق ہے، طلاق ہے۔ یا

۴۔تجھے طلاق دی، طلاق، طلاق۔ یا

۵۔طلاق، طلاق، طلاق۔ یا

۶۔ میں نے طلاق دیدی، طلاق دیدی، طلاق دیدی۔

ان صورتوں میں سے ہر صورت میں تین طلاق واقع ہو جاتی ہے اور حرمت مغلظہ ثابت ہو جاتی ہے جسکے بعد رجوع درست نہیں اور حلالہ کے بغیر دوبارہ نکاح بھی درست نہیں۔

علماء کرام کے ٹی وی پر آنے اور دینی پروگرام دیکھنے میں شرعاً گنجائش:

الیکٹرانک میڈیا جیسے ٹیلی ویژن وغیرہ کے بارے میں اتنی بات تو واضح ہے کہ بحالات موجودہ اس پر آنے والے پروگرام معاشرے میں بداخلاقی، بے حیائی، فحاشی، جرائم اور دہشت گردی کو فروغ دے رہے ہیں۔ اور ایسے پروگرام اول تو مشکل ہی سے ملتے ہیں جن میں کوئی نہ کوئی شرعی برائی موجود نہ ہو دوسرے اگر کوئی شخص ٹیلی ویژن اپنے گھر میں رکھے تو یہ بات تقریباً ناممکن جیسی ہے کہ وہ ان منکرات سے محفوظ رہے لہذا ٹیلی ویژن گھر میں رکھنے سے بحالت مذکورہ اجتناب ہی کرنا چاہیئے۔

ٹیلی ویژن یا ڈیجیٹل کیمروں کے ذریعے شکلوں کو شرعاً حکم:

جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ ٹیلی ویژن یا ڈیجیٹل کیمروں کے ذریعے جو شکلیں نظر آتی ہیں وہ شرعاً تصویر کے حکم میں ہیں یا نہیں؟ سو اس کا جواب یہ ہے کہ جب ان شکلوں کا پرنٹ لے لیا جائے یا انہیں پائیدار طریقے سے کسی چیز پر نقش کر لیا جائے تو ان پر شرعاً تصویر کے احکام جاری ہونگے۔

البتہ جب تک ان کا پرنٹ نہ لیا گیا ہو یا انہیں پائیدار طریقے سے کسی چیز پر نقش نہ کیا گیا ہو ان کے بارے میں علماء عصر کی آراء مختلف ہیں۔

(۱)۔ بعض علماء انہیں بھی تصویر کے حکم میں قرار دیتے ہیں۔

(۲)۔ بعض علماء کے نزدیک ان پر تصویر کے احکام کا اطلاق نہیں ہوتا۔

(۳)۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ وہ ان کی رائے میں تصویر تو ہیں لیکن چونکہ ان کے بحکم تصویر ہونے یا نہ ہونے میں ایک سے زائد فقہی آراء موجود ہیں اس لئے مجتہد فیہ

ہونے کی بناء پر بوقت حاجت شرعیہ جہاد وغیرہ کے موقع پر ان کے استعمال کی گنجائش ہے۔

ہمارے نزدیک اگرچہ دوسری رائے راجح ہے کہ جب تک وہ پائیدار طور سے کسی چیز پر نقش نہ ہوں ان پر تصویر کے احکام کا اطلاق نہیں ہوتا لیکن ایک لحاظ سے احتیاط پہلی رائے میں ہے جیسا کہ ظاہر ہے اور دوسرے لحاظ سے ہمیں احتیاط دوسری اور تیسری رائے میں معلوم ہوتی ہے کیونکہ دین اسلام پر دشمنان اسلام کی جو یلغار الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے منظم طریقہ سے ہورہی ہے اس سے دفاع کرنا بھی امت کی ذمہ داری ہے جس سے حتی الامکان عہدہ برا ہونے کے لئے الیکٹرانک میڈیا / ٹیلی ویژن کے ایسے استعمال کو بروئے کار لانے کی ضرورت ہے جو فواحش ومنکرات سے پاک ہو۔

لہٰذا جو حضرات علماء کرام مذکورہ بالا تین آراء میں سے کسی سے متفق ہوں اور اس پر عمل کریں وہ سب قابل احترام ہیں اور ان میں سے کوئی بھی ہمارے نزدیک مستحق ملامت نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

خضاب کے مسئلہ کی تفصیل

خضاب کے مسئلہ کا خلاصہ یہ ہے کہ:

۱۔ سیاہ رنگ کے سوا دوسرے رنگوں کا خضاب علماء مجتہدینؒ کے نزدیک جائز بلکہ مستحب ہے۔

۲۔ سرخ خضاب خالص مہندی کا کچھ سیاہی مائل جس میں کتم شامل ہو مسنون ہے۔

۳۔ خالص سیاہ خضاب میں درج ذیل تین صورتیں ہیں۔

الف۔ مجاہد وغازی بوقت جہاد لگائے تاکہ دشمن پر رعب ظاہر ہو یہ باجماع ائمہ و باتفاق مشائخ جائز ہے۔

ب۔ کسی کو دھوکہ دینے کے لئے سیاہ خضاب کریں جیسے مرد عورت کو یا عورت مرد کو دھوکہ دینے اور اپنے آپ کو جوان ظاہر کرنے کے لئے سیاہ خضاب لگائے یا کوئی ملازم اپنے آقا کو دھوکہ دینے کے لئے اس طرح کرے یہ باتفاق ناجائز ہے۔

ج۔صرف زینت کی غرض سے خالص سیاہ خضاب لگائے تاکہ اپنی بی بی کو خوش کرے اس میں اختلاف ہے، جمہور آئمہ ومشائخ اس کو مکروہ فرماتے ہیں اور امام ابو یوسف اور بعض دیگر مشائخ جائز قرار دیتے ہیں احادیث میں ممانعت اور سخت وعید کے پیش نظر فتویٰ اسی پر ہے کہ یہ صورت مکروہ ہے۔ (مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو، کتاب جواہر الفقہ ۲: ۴۴۷)۔

خالص سیاہ خضاب کا حکم برائے خواتین

عورت اگر زینت کے لئے اور شوہر کو خوش کرنے کے لئے خالص سیاہ خضاب لگائے تو اس کی گنجائش ہے۔

خواتین کا تبلیغ کے لئے نکلنا کا شرعاً حکم:

خواتین کے لئے اصل حکم تو یہ ہے کہ وہ اپنے گھروں میں رہیں اور بلا ضرورت شدیدہ گھروں سے باہر نہ نکلیں کیونکہ عورتوں کے باہر نکلنے میں فتنہ کا اندیشہ ہے اس لئے حضرات فقہاء کرام نے بلا ضرورت عورتوں کو گھروں سے نکلنے سے منع فرمایا ہے البتہ اگر ضروریات دین مثلاً نماز، روزہ وغیرہ کے مسائل گھر میں معلوم نہ ہو سکیں تو اس کے لئے عورت حدود شرعیہ میں رہتے ہوئے باہر نکل سکتی ہے۔ (کمافی الطحاوی)۔

لیکن عورتوں کے لئے باہر نکل کر تبلیغ کرنا کچھ ضروری نہیں البتہ آج کل چونکہ فتنہ کا دور ہے اور بے دینی تیزی سے بڑھ رہی ہے خاص طور پر عورتوں میں بے دینی بہت ہو گئی ہے اس لئے عورتیں مندرجہ ذیل شرائط کی پابندی کرتے ہوئے کبھی کبھی تبلیغ کے لئے چلی جایا کریں تو اس کی گنجائش ہے لیکن اگر وہ ان شرائط کی رعایت نہ رکھیں تو ان کا تبلیغ میں نکلنا بھی جائز نہیں۔

وہ شرائط درج ذیل ہیں۔

۱۔ سرپرست یا شوہر کی اجازت ہو۔

۲۔ محرم یا شوہر کے ساتھ ہو۔

۳۔ مکمل شرعی پردہ ہو۔
۴۔ زینت یا بناؤ سنگھار کر کے یا خوشبو لگا کر نہ نکلیں۔
۵۔ عورتیں جس گھر میں ٹھہریں وہاں پردے کا مکمل انتظام ہو اور مردوں کا کوئی عمل دخل نہ ہو۔
۶۔ دوران تعلیم عورتوں کی آواز غیر محرم نہ سنے۔
۷۔ اولاد اور متعلقین کے حقوق پامال نہ ہوں۔
۸۔ عورتوں پر عمومی تبلیغ کو فرض نہ قرار دیا جائے۔
۹۔ جو دیندار عورتیں گھر میں رہیں انہیں کمتر اور دین سے محروم نہ سمجھا جائے۔
۱۰۔ تعلیم میں غیر تحقیقی اور غیر شرعی باتیں بیان نہ کی جائیں۔
۱۱۔ کسی فتنہ کا اندیشہ نہ ہو۔

ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن کے ذریعہ جائیداد بنانے کا شرعاً حکم

ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن کی شرکت میں کوئی جائیداد خریدنا یا بنوانا سودی معاملہ کے ذیل میں تو نہیں آتا لیکن کارپوریشن کے موجودہ قواعد و ضوابط میں متعدد شرطیں ایسی ہیں جو ناجائز اور خلاف شرع ہیں لہٰذا ان کی موجودگی میں کارپوریشن کے ساتھ مل کر جائیداد خریدنے یا بنوانے کا معاملہ کرنا جائز نہیں۔

اللہ کے فضل سے مسائل کے متعلق ضروری تفصیلات پایۂ تکمیل کو پہنچیں۔
اب اخلاقیات کے متعلق لکھا جاتا ہے۔

اخلاقیات

ایک مسلمان بحیثیت مسلمان ہونے کے اور بندۂ خدا ہونے کی حیثیت سے جن باتوں کا مکلف ہے ان میں سے کچھ تو ظاہری بدن سے تعلق رکھتے ہیں اور کچھ باطن سے متعلق ہیں ظاہر کے اعمال سے علم فقہ بحث کرتا ہے اور باطن کے اعمال سے علم تصوف و سلوک بحث کرتا ہے پھر ظاہری اعمال میں سے کچھ تو اوامر ہیں یعنی جن کا حکم ہے نماز پڑھو، روزہ رکھو، زکوٰۃ اور حج ادا کرو، نکاح اس طرح کرو خرید و فروخت اس طرح کرو، اور کچھ نواہی ہیں یعنی جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے جھوٹ نہ بولو، غیبت نہ کرو، دھوکہ فریب نہ دو، چوری نہ کرو، سود نہ کھاؤ، اس طرح باطن کے کچھ اوصاف تو وہ ہیں جن کا حکم ہے کہ ان اچھے اوصاف سے اپنے باطن کو مزین کرو اخلاص ہے للّٰہیت ہے اللہ اور اس کے رسول کی محبت ہے، تواضع ہے خوف خدا ہے اور کچھ گندے اور ناپاک اوصاف ہیں جن سے باطن کو پاک کرنے کا حکم ہے جیسے تکبر ہے، حسد ہے، ریاکاری ہے، غصہ ہے، دنیا کی محبت ہے وغیرہ اس علم باطن کو علم تزکیہ علم طریق علم احسان علم سلوک بھی کہتے ہیں کہ اخلاق کا تزکیہ کرنا ان کی اصلاح کرنا اور اردو میں بھی اخلاق کا لفظ استعمال ہوتا ہے با اخلاق یا بد اخلاق کہتے ہیں وہ حقیقت میں ظاہری اعمال سے متعلق ہے کہ ذرا مسکرا کر بات کر لی اندر اگرچہ بغض ہے اور غرض ہے کہ لوگوں کو بھی مسخر کر لوں ان کو اپنا بنا لوں بقول مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کہ ایسے شخص کو خوش اخلاقی کی ہوا بھی نہیں لگی یہ تو حقیقت میں ریاکاری ہے حُبِ جاہ ہے اس کا اخلاق سے کیا تعلق اسی طرح کتابوں میں ہے کہ مہمان کا اکرام کرو اکرام تو ہو رہا ہے مگر دل میں بغض ہے اخلاق نہیں اخلاق کیا ہے یہ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل علم نے آ کر بتایا اللہ رب العزت تمام امت مسلمہ کے ظاہری و باطنی اعمال کی اصلاح فرمائے اس کی فکر کی توفیق نصیب فرمائے اور فکر اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کہ بری عادتوں کی برائی دل میں نہ بیٹھ جائے اور کچھ ظاہری و باطنی اور اچھے اعمال کی فضیلت دل میں نہ بیٹھ جائے اور اس کے طریقے سامنے نہ آ جائیں اس لئے پہلے کچھ ظاہری اعمال کے بارے میں لکھا

جاتا ہے پھر باطنی اعمال کے بارے میں لکھا جائے گا۔

اچھی بات دوسروں کو بتانا اور بری بات سے منع کرنا:

حدیث پاک میں ہے کہ تم میں سے جو شخص شریعت کے خلاف کوئی کام دیکھے تو اس کو ہاتھ سے روکے اور اتنا بس نہ چلے تو زبان سے منع کرے اور اگر اتنا بھی بس نہ چلے تو دل میں اس کو برا سمجھے اور دل سے برا سمجھنا ایمان کا آخری درجہ ہے۔

فائدہ: انسان کو اپنے بیوی بچوں پر اور نوکروں ملازموں پر پورا اختیار اور کنٹرول ہے ان کو زبردستی نماز پڑھانی چاہیئے ان کے پاس اگر کوئی تصویر ملے یا کوئی بیہودہ اور غلط کتاب نظر آئے تو ان کو توڑ پھوڑ دینا چاہیئے ان کو ایسی چیزوں کے لئے یا پٹاخوں اور پتنگوں وغیرہ کے لئے پیسے نہیں دینا چاہیئے۔

مسلمان کا عیب چھپانا:

حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کا عیب چھپائے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کا عیب چھپائینگے اور جو کسی کے عیب کو ظاہر کردے اللہ تعالیٰ اس کے عیب کھولینگے یہاں تک کبھی گھر بیٹھے اس کو ذلیل اور رسوا کر دیتے ہیں۔

فائدہ: جہاں تک ہو سکے اپنی زبان کو قابو میں رکھا جائے اور کسی کے عیب کو ظاہر نہ کیا جائے۔

ماں، باپ کو خوش رکھنا:

حدیث پاک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشی ماں، باپ کی خوشی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ماں باپ کی ناراضگی میں ہے حضرت معاذؓ کی حدیث میں روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماں باپ کی نافرمانی ہرگز نہ کرو اگرچہ وہ تمہیں اس بات کا حکم دیں کہ اہل وعیال یا مال سے علیحدہ ہو جاؤ۔

مرقاۃ شریف شرح مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ مبالغہ اور کمال اطاعت کا بیان ہے اور

مقصود تاکید کرنا ہے ورنہ اصل حکم کے لحاظ سے لڑکے کے لئے والدین کے حکم کی وجہ سے اپنی بیوی کو طلاق دینا ضروری نہیں اگرچہ ماں باپ کو بیوی کے طلاق نہ دینے سے سخت تکلیف ہو کیونکہ ماں باپ سے وہ تکلیف دیکھی نہیں جاتی جو طلاق دینے کے بعد ہوگی۔

(مشکوۃ شریف)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے ماں باپ دونوں کا اللہ کے حکم کے بارے میں مطیع ہوتا ہے تو اس کے لئے دو دروازے جنت کے کھل جاتے ہیں اور ایک کا مطیع ہو تو ایک دروازہ اور اگر دونوں کی نافرمانی کرتا ہے تو دو دروازے جہنم کے کھل جاتے ہیں اور ایک کا نافرمان ہو تو ایک دروازہ اسی حدیث میں ہے کہ اگرچہ ماں باپ اس پر ظلم ہی کرتے ہوں۔

فائدہ: انسان کے لئے ماں باپ سے بہتر کوئی نعمت نہیں ان کی خدمت کر کے اور دعائیں لے کر دنیا اور آخرت کی بہت سی نعمتیں وہ حاصل کر سکتا ہے اور ان کی نافرمانی اور خدانخواستہ بددعا لینے کی وجہ سے دنیا اور آخرت کی نعمتوں اور برکتوں سے محروم ہو سکتا ہے۔

مسلمان کا کام کر دینا:

حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی مسلمان بھائی کے کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کام میں ہوتے ہیں۔

فائدہ: جہاں تک ہو سکے دوسروں کے کام کرنے سے اور ان کے تعاون سے جی نہیں چرانا چاہیے۔

شرم اور بے شرمی:

حدیث میں ہے کہ شرم ایمان کی بات ہے اور ایمان جنت میں پہنچاتا ہے اور بے شرمی اور بدخوئی بری خصلت ہے اور بدخوئی دوزخ میں لے جاتی ہے۔

فائدہ: دین کے کام میں شرم نہیں کرنی چاہیے بلکہ شادی بیاہ کے موقع پر رسم و رواج سے

دور رہ کر سنت کے مطابق چلنا چاہیے۔

نرمی اور سختی:

حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ مہربان ہیں اور پسند کرتے ہیں نرمی کو اور نرمی پر ایسی نعمتیں دیتے ہیں کہ سختی پر نہیں دیتے اور ایک اور حدیث میں ہے کہ جو شخص نرمی سے محروم رہا وہ ساری بھلائیوں سے محروم رہا۔

مسلمان کا عذر قبول کرنا:

حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے سامنے عذر کرے اور وہ اس کے عذر کو قبول نہ کرے تو ایسا شخص میرے پاس حوض کوثر پر نہ آئے۔

فائدہ: اگر کسی سے غلطی ہو جائے اور وہ معافی مانگے تو معاف کر دینا چاہیے۔

راستے میں سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا:

حدیث میں ہے کہ ایک شخص چلا جا رہا تھا راستے سے اس نے کانٹے دار ٹہنی نظر آنے پر ہٹا دی اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی بڑی قدر کی اور اس کو بخش دیا۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ راستے میں کوئی چیز پھینکنا جس سے کوئی ٹکرا کر گر جائے یا اس کو تکلیف ہو کتنی بری بات ہے۔

موت کو یاد رکھنا اور وقت کو غنیمت سمجھنا:

حدیث پاک میں ہے کہ ایک چیز کو بہت یاد کیا کرو جو ساری لذتوں کو کاٹ دے گی یعنی موت۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ جب صبح کا وقت تم پر آ جائے تو شام کے واسطے کچھ سوچا مت کرو اور شام کا وقت جب تم پر آنے تو صبح کے واسطے کچھ مت سوچا کرو اور بیماری آنے سے پہلے ہی اپنی تندرستی سے فائدہ لے لو اور مرنے سے پہلے ہی اپنی زندگی سے کچھ پھل اٹھا لو۔

فائدہ: کسی بھی نعمت کی قدر اس کے ہاتھ سے نکل جانے کے بعد پتہ چلتی ہے مال ہو کہ صحت ہو کہ وقت ہو کہ فراغت ہو کہ جوانی ہو اس لئے ان چیزوں کو غنیمت جان کر حقیقی وطن اور سفر آخرت کے لئے کچھ توشہ جو کہ اچھے اعمال ہیں جمع کر لینا چاہیے ورنہ افسوس اور پچھتاوا ہوگا اور اس کا فائدہ نہ ہوگا۔

بیمار کی عیادت کرنا:

حدیث میں ہے کہ ایک مسلمان اگر کسی دوسرے مسلمان مریض کی بیمار پرسی صبح کے وقت کرے تو شام تک اور شام کے وقت کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔

فائدہ: فرشتوں کی دعا تو مقبول ہوتی ہے اس لئے کہ وہ معصوم مخلوق ہے اس لئے یہ بہت بڑی دولت ہے۔

یہ تو ظاہری وہ اعمال ہے جن کا حکم ہے اب کچھ ظاہری ان اعمال کے بارے میں لکھا جاتا ہے جن سے منع کیا گیا ہے۔

بحمد اللہ

اللہ کے فضل سے اوصاف حمیدہ کے متعلق ضروری تفصیلات پایۂ تکمیل کو پہنچی۔

اب اوصاف رذیلہ کے متعلق لکھا جاتا ہے۔

مسئلہ جان کر عمل نہ کرنا

حدیث پاک میں ہے کہ جس قدر علم ہوتا وہ علم والے پر وبال ہوتا ہے سوائے اس شخص کے جو اس کے موافق عمل کرے۔

فائدہ: کبھی رشتہ داری کے خیال سے یا نفسانیت کی وجہ سے دین کو پیچھے نہیں کرنا چاہیئے۔

پیشاب سے احتیاط نہ کرنا:

حدیث پاک میں ہے کہ پیشاب سے خوب احتیاط رکھا کرو کیونکہ اکثر عذاب قبر اسی سے ہوتا ہے۔

فائدہ: اس لئے کہ اگر وہ چھینٹیں اتنی مقدار کو پہنچ جائیں جس سے نماز درست نہیں ہوتی تو عذاب کا ہونا ظاہر ہے۔

وضو میں اچھی طرح پانی نہ پہنچانا:

حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وضو کر چکے تھے مگر ایڑیاں خشک رہ گئیں تھیں تو فرمایا کہ بڑا عذاب ہے ایسی ایڑیوں کو دوزخ کا۔

فائدہ: سردی کے موسم میں خاص کر کے اہتمام سے پانی پہنچانا چاہیئے۔

خواتین کا نماز کے لئے باہر نکلنا

حدیث پاک میں ہے کہ عورتوں کے لئے سب سے اچھی مسجد ان کے گھروں کے اندر کا حصہ ہے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ مسجد میں یا کہیں تراویح کے لئے عورتوں کا جانا اچھا نہیں ہاں اگر مردوں اور خواتین کا الگ الگ راستہ ہو کہ بے پردگی کا ذرہ برابر بھی امکان نہ ہو تو جائز ہے مگر پھر بھی نہ نکلنا بہتر ہے حرم جیسی جگہ میں ان کو یہی حکم ہے۔

اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ جب نماز جیسی عبادت کے لئے گھر سے نکلنا اچھا نہیں تو فضول ملنے ملانے یا رسموں کو پورا کرنے کے لئے گھر سے نکلنا کتنا برا ہوگا۔

نمازی کے سامنے سے نکل جانا:

حدیث پاک میں ہے کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو اس کے گناہ کا علم ہوتا تو چالیس سال اس کے لئے کھڑا ہونا بہتر ہوتا سامنے سے نکلنے سے۔

فائدہ: لیکن اگر نمازی کے آگے ایک ہاتھ کے برابر یا اس سے زیادہ کوئی چیز کھڑی ہو تو اس چیز کے سامنے سے گزرنا درست ہے۔ جسکی تشریح مسائل متفرقہ کے تحت ہو چکی ہے۔

نمازی کا اِدھر اُدھر دیکھنا:

حدیث پاک میں ہے کہ تم نماز میں اوپر نہ دیکھا کرو کبھی تمہاری نگاہ چھین لی جائے۔

نماز کو جان بوجھ کر چھوڑ دینا:

حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص نماز کو چھوڑ دے وہ جب اللہ تعالیٰ کے پاس جائے گا تو وہ اس پر سخت ناراض ہونگے۔

اپنی جان کو یا اولاد کو بددعا دینا:

حدیث پاک میں ہے کہ نہ تو اپنے لئے بددعا کیا کرو نہ اپنی اولاد کے لئے نہ اپنی خدمت کرنے والے کے لئے اور نہ اپنے مال و متاع کے لئے کبھی ایسا نہ ہو کہ تمہاری بددعا دینے کا وقت دعا کی قبولیت کا وقت ہو کہ اس میں خدا سے جو مانگو اللہ تعالیٰ وہی کر دیں۔

حرام کمائی:

ا۔حدیث پاک میں ہے کہ جو گوشت اور خون حرام مال سے بڑھا ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا جہنم ہی اس کے لائق ہے۔

۲۔حدیث پاک میں ہے کہ جو کوئی کپڑا دس درہم کا خریدے اور اس میں ایک درہم حرام کا ہو تو جب تک وہ کپڑا اس کے بدن پر رہے گا اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہ فرمائینگے۔

دھوکا دینا:

حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص ہم لوگوں سے دھوکہ بازی کرے وہ ہم سے نہیں۔
فائدہ: دھوکا چاہے کسی چیز کے بیچنے میں ہو یا کسی اور معاملہ میں سب برا ہے۔

قرض ادا نہ کرنا:

ا۔حدیث پاک میں ہے کہ قرض دو طرح کا ہوتا ہے جو شخص مرجائے اور اس کی نیت ادا کرنے کی ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اس کا مددگار ہوں اور جو شخص مرجائے اور اس کی نیت ادا کرنے کی نہ ہو اس شخص کی نیکیوں سے لیا جائے گا اور اس روز دینار اور درہم کچھ نہ ہوگا۔

فائدہ: مددگار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ میں اس کا بدلہ اتار دونگا۔
۲۔حدیث پاک میں ہے کہ قدرت والے کا ٹالنا ظلم ہے۔
فائدہ: جیسے بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ قرض والے کو یا مزدور اور نوکر چاکر کو خواہ مخواہ دوڑاتے ہیں جھوٹے وعدے کرتے ہیں کہ کل آنا، پرسوں آنا بہت بڑا ظلم ہے۔

سود لینا، دینا:

سود لینے دینے والے کی مذمت قرآن وحدیث میں سے مختصراً عرض کی جاتی ہے۔
سورۃ بقرۃ آیت صفحہ ۲۷۵ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ سود کھاتے ہیں (یعنی لیتے ہیں) نہیں کھڑے ہونگے (قیامت میں قبروں سے) مگر جس طرح کھڑا ہوتا ہے ایسا شخص جس کو شیطان نے خبطی بنا دیا ہو لپٹ کر (یعنی حیران ومدہوش)۔
حدیث پاک میں ہے کہ کھڑے ہونے سے مراد محشر میں قبر سے اٹھنا ہے کہ سود خور جب قبر سے اٹھے گا تو اس پاگل ومجنوں کی طرح اٹھے گا جس کو کسی شیطان نے حیران و

مدہوش کر دیا ہو۔

یہاں یہ بات سمجھنے کی ہے کہ قرآن نے یہ نہیں فرمایا کہ سود خور محشر میں پاگل یا مجنوں ہو کر اٹھینگے بلکہ دیوانہ پن یا بے ہوشی کی ایک خاص صورت کا ذکر کیا ہے کہ جیسے کسی کو شیطان نے لپٹ کر مدہوش کر دیا ہو اشارہ اس طرف ہو سکتا ہے کہ مدہوش اور مجنوں تو بعض اوقات چپ چاپ پڑا ہی رہتا ہے ان کا یہ حال نہ ہوگا بلکہ شیطان کے مدہوش بنائے ہوؤں کی طرح بکواس کرتے اور دوسری مجنونانہ حرکتوں کی وجہ سے پہچانے جائینگے اور اس طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے کہ بیماری سے بے ہوش یا مجنون ہو جانے کے بعد چونکہ احساس بالکل ختم ہو جاتا ہے اس کو تکلیف یا عذاب کا احساس بھی نہیں رہتا اس کا یہ حال نہ ہوگا بلکہ جادو اور آسیب میں مبتلا شخص کی طرح تکلیف اور عذاب کو پوری طرح محسوس کرے گا۔

فائدہ: آیت میں سود کھانے کا ذکر ہے اور مراد سود لینا اور اس کا استعمال کرنا ہے خواہ کھانے میں استعمال کرے یا مکان اور اس کے فرنیچر میں۔ (معارف القرآن جلد نمبر ا صفحہ ۶۲۸)

اگلی آیت نمبر ۲۷۶ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتے ہیں کبھی تو دنیا میں ہی سب برباد ہو جاتا ہے ورنہ آخرت میں یقینی بربادی ہے کیونکہ وہاں اس پر عذاب ہوگا اور برخلاف اس کے صدقہ دینے میں گو فی الحال مال گھٹتا معلوم ہوتا ہے لیکن آخرکار اللہ تعالیٰ صدقات کو بڑھاتے ہیں کبھی تو دنیا میں ورنہ آخرت میں تو یقیناً بڑھتا ہے کیونکہ وہاں اس پر بہت سا ثواب ملے گا۔ (بیان القرآن)

یہاں یہ بات سمجھنی چاہئے کہ آیت میں سود کو مٹانے اور صدقات کو بڑھانے کا کیا مطلب ہے بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ بڑھانا اور گھٹانا آخرت کے متعلق ہے کہ سود خور کو اس کا مال آخرت میں کچھ کام نہ آئے گا بلکہ اس پر وبال بن جائے گا اور صدقہ وخیرات کرنے والوں کا مال آخرت میں ان کے لئے ابدی نعمتوں اور راحتوں کا ذریعہ بنے گا اس میں تو شک وشبہ کی گنجائش نہیں اور عام مفسرین نے فرمایا ہے کہ سود کا مٹانا اور صدقہ کا بڑھانا آخرت کے لئے تو ہے ہی مگر اس کے کچھ آثار دنیا میں شامل ہو جاتے ہیں بعض اوقات تو وہ

مال خود ہلاک و برباد ہوجاتا ہے اور پچھلے مال کو بھی ساتھ لے جاتا ہے جیسے کہ جوئے اور سٹے کے بازاروں میں اس کا ہمیشہ مشاہدہ ہوتا رہتا ہے کہ بڑے بڑے کروڑ پتی اور سرمایہ دار دیکھتے دیکھتے دیوالیہ اور فقیر بن جاتے ہیں بغیر سود کے تجارتوں میں بھی نفع ونقصان کے احتمالات رہتے ہیں اور بہت سے تاجروں کو نقصان بھی کسی تجارت میں ہوتا ہے لیکن ایسا نقصان کہ کل کروڑ پتی تھا آج ایک پیسہ کی بھیک کا محتاج ہے یہ صرف سود اور سٹے کے بازاروں میں ہوتا ہے اور تجربہ کاروں کے بے شمار بیانات اس بارے میں مشہور ومعروف ہیں کہ سود کا مال فوری طور پر کتنا ہی بڑھ جائے لیکن وہ عموماً پائیدار اور باقی نہیں رہتا جس کا فائدہ اولاد اور نسلوں میں چلے اکثر کوئی نہ کوئی آفت پیش آ کر اس کو برباد کردیتی ہے حضرت معمرؒ ایک بزرگ گزرے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہم نے بزرگوں سے سنا ہے کہ سود خور پر چالیس سال گزرنے نہیں پاتے کہ اس پر گھاٹا آجاتا ہے۔

سودی مال فوائد وثمرات سے محروم رہتا ہے:

اور اگر ظاہری طور پر مال ضائع اور برباد نہ بھی ہو تو اس کے فوائد وثمرات وبرکات سے محرومی تو یقینی بات ہے کہ مال ودولت کے فوائد وثمرات وہ راحت وعزت ہے کہ جسکو انسان چاہتا ہے کہ جس طرح مجھے حاصل ہوئی ہے میری اولاد اور متعلقین کو بھی حاصل ہو اور سود خور کا مال کتنا ہی بڑھ جائے افسوس کہ وہ راحت وعزت سے ہمیشہ محروم رہتا ہے وہ بڑھنا ایسا ہی کہ انسان کا بدن ورم وغیرہ سے بڑھ جائے ورم کا بڑھنا بھی تو بدن کا بڑھنا ہے مگر کوئی سمجھدار انسان اس بڑھنے کو پسند نہیں کرتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ زیادتی موت کا پیغام ہے۔

ایک شبہ کا ازالہ:

یہاں شاید کسی کو شبہ ہو کہ آج تو سود خوروں کو بڑی ہی بڑی راحت وعزت حاصل ہے کہ وہ کوٹھیوں بنگلوں کے مالک ہیں عیش وآرام کے سارے سامان مہیا ہیں کھانے پینے پہننے اور رہنے کی ضروریات بلکہ فضولیات بھی سب ان کو حاصل ہیں نوکر چاکر اور شان وشوکت کے تمام سامان موجود ہیں لیکن غور کیا جائے تو ہر شخص سمجھ لے گا کہ سامان راحت اور

راحت میں بڑا فرق ہے سامان راحت تو فیکٹریوں اور کارخانوں میں بنتا ہے اور بازاروں میں بکتا ہے وہ سونے چاندی کے بدلے حاصل ہو سکتا ہے لیکن جس کا نام راحت ہے وہ نہ کسی فیکٹری میں بنتی ہے نہ کسی منڈی میں بکتی ہے وہ ایک ایسی رحمت ہے جو براہ راست حق تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے وہ بعض اوقات ہزاروں سامان کے باوجود حاصل نہیں ہوگی۔

سود خوروں کے حالات کا جائزہ:

یہ بات سمجھ لینے کے بعد سود خوروں کے حالات کا جائزہ لیا جائے تو ان کے پاس سب کچھ نظر آئے گا مگر راحت نام کی چیز نہ ملے گی وہ اپنے کروڑ کو ڈیڑھ کروڑ اور ڈیڑھ کروڑ کو دو کروڑ بنانے میں ایسے مست نظر آئینگے کہ نہ ان کو اپنے کھانے پینے کا ہوش ہے نہ اپنے بیوی بچوں کا کئی کئی مل چل رہی ہیں دوسرے ملکوں سے جہاز آرہے ہیں اسی فکر میں صبح سے شام اور شام سے صبح ہو جاتی ہے افسوس ہے کہ ان دیوانوں نے سامان راحت کو راحت سمجھ لیا ہے اور حقیقت میں راحت سے وہ میلوں دور ہیں۔

صدقہ خیرات کرنے والوں کا جائزہ:

اس کے بالمقابل صدقہ خیرات کرنے والوں کو دیکھئے کہ ان کو کبھی اس طرح مال کے پیچھے حیران و سرگرداں نہ پائینگے ان کو راحت کے سامان اگرچہ کم حاصل ہوں مگر سامان والوں سے زیادہ اطمینان اور سکون قلب جو اصلی راحت ہے ان کو حاصل ہوگی دنیا میں ہر انسان ان کو عزت کی نظر سے دیکھتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اس آیت میں جو ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقہ کو بڑھاتا ہے یہ مضمون آخرت کے اعتبار سے تو بالکل صاف ہے دنیا کے اعتبار سے بھی اگر ذرا حقیقت سمجھنے کی کوشش کی جائے تو بالکل کھلا ہوا ہے یہی مطلب ہے اس حدیث کا جو مسند احمد اور ابن ماجہ میں مذکور ہے جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سود اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہو جائے مگر اسکا نتیجہ آخر کار کمی ہی ہے۔

سود اللہ تعالیٰ سے اعلانِ جنگ ہے:

اس کے بعد آیت ۲۷۹ سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ اس حکم کی مخالفت کرنے والوں کو سخت وعید سنا رہے ہیں جس کا مضمون یہ ہے کہ اگر تم نے سود کو نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان جنگ سن لو یہ ایسی سخت وعید ہے کہ کفر کے سوا اور کسی بڑے سے بڑے گناہ پر قرآن میں ایسی وعید نہیں آئی اسی طرح حدیث پاک میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے والے پر اور سود دینے والے پر اور سود کا کاغذ لکھنے والے پر اور اس کی گواہی دینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ اور انسان جب احکم الحاکمین سے اعلان جنگ کرلے اور اپنے کو اللہ تعالیٰ کے غضب وقہر کا مستحق بنا دے تو پھر کہاں سے حالات درست ہوں گے آج ساری امت مسلمہ سنگین حالات سے دوچار ہے آج ہم نے اس پر غور کیا ہے؟ ضرورت ہے اپنی عقلوں سے پردے ہٹانے کی دلوں کی قساوت اور سختی دور کرنے کی۔ اور آنکھوں سے آنسو بہا کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے کی۔ اور ہر گناہ خصوصاً سود کے گناہ سے توبہ کرنے کی اور آئندہ اپنے کو اور دوسرے مسلمانوں کو اس سے بچانے کی ورنہ مزید تباہی و بربادی اور حالات کے سنگین ہونے کا خطرہ بلکہ یقین ہے۔

آیئے! ہم عزم کریں ہم نے جس ذات سے اعلان جنگ کر رکھا ہے سود خوری کی وجہ اس سے خود بھی توبہ کرتے ہیں اور مسلمانوں کو بھی اس سے توبہ کراتے ہیں اللہ تعالیٰ ہماری توبہ کو قبول فرمائے (امین یارب العلمین)

کسی کی زمین دبالینا:

حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص ایک بالشت بھی زمین کسی کی ناحق دبالے یعنی اس کے مالک کی رضامندی کے بغیر اس سے کسی قسم کا فائدہ اٹھائے اس کے گلے میں ساتوں زمین کا طوق ڈالا جائے گا۔

مزدوری کا فوراً نہ دینا:

حدیث پاک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تین آدمیوں پر میں ... دعویٰ کروں گا

اس میں سے ایک وہ شخص بھی ہے کہ جس نے کسی مزدور کو کام پر لگایا اور اس کام پر پورا لے لیا اور اس کی مزدوری نہ دی۔

عورت کا باریک کپڑا پہننا:

حدیث میں ہے کہ بعض عورتیں نام کو تو کپڑا پہنتی ہیں اور واقع میں ننگی ہیں ایسی عورتیں جنت میں نہ جائینگی اور نہ اس کی خوشبو سونگھ پائینگی۔

غیر محرموں کے سامنے عورت کا عطر لگانا:

حدیث پاک میں ہے عورت اگر عطر لگا کر غیر مردوں کے پاس سے گزرے تو وہ ایسی ہے یعنی بدکار ہے۔

عورتوں کو مردوں کی سی وضع اور صورت بنانا:

حضور اکرم ﷺ نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں جیسا لباس پہنے۔
فائدہ: اس کے متعلق تفصیلی مضمون لباس اور پردے کے بیان میں ملاحظہ ہو۔

شان دکھلانے کے لئے کپڑا پہننا:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی دنیا میں نام ونمود کے لئے کپڑا پہنے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ذلت کا لباس پہنا کر پھر اس میں دوزخ میں آگ لگا دینگے۔
فائدہ: مطلب ہے کہ جو اس نیت سے کپڑا پہنے کہ میری خوب شان بڑھے سب کی نگاہ میرے ہی اوپر پڑے خاص کر خواتین میں یہ مرض بہت ہے۔

کسی پر ظلم کرنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس بیٹھنے والوں سے پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ مفلس کسے کہتے ہیں انہوں نے عرض کیا ہم میں مفلس وہ کہلاتا ہے جس کے پاس مال و متاع نہ ہو آپ نے فرمایا کہ میری امت میں بڑا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوٰۃ بہت لے کر آئے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی ہوگا کہ کسی کو برا بھلا کہا تھا اور کسی

کو تہمت لگائی تھی اور کسی کا مال کھالیا تھا اور کسی کا خون کیا تھا اور کسی کو مارا تھا بس اس کی کچھ نیکیاں ایک کو مل گئی کچھ دوسرے کو مل گئیں اور اگر ان حقوق کے بدلے ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو جائیگی تو ان حقداروں کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائینگے اور اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔

کسی کی دولت یا نقصان پر خوش ہونا:

حدیث پاک میں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت پر خوشی ظاہر مت کرو اللہ تعالی اس پر تو رحم کرینگے اور تم اس میں پھنس جاؤ گے۔

صغیرہ (چھوٹے چھوٹے) گناہ کرنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ چھوٹے گناہوں سے بھی اپنے کو بہت بچاؤ کیونکہ اللہ تعالی کی طرف سے ان کا مواخذہ اور گرفت کرنے والا بھی موجود ہے۔

فائدہ: یعنی فرشتہ ان کو بھی لکھتا ہے پھر قیامت میں حساب ہوگا اور عذاب کا ڈر ہے۔

رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنا:

حدیث میں کہ ہر جمعہ کی رات میں تمام آدمیوں کے عمل اور عبادت درگاہ الٰہی میں پیش ہوتے ہیں جو شخص رشتہ داروں سے بدسلوکی کرے اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوگا۔

پڑوسی کو تکلیف دینا:

حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے پڑوسی کو تکلیف دے اس نے مجھ کو تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے خدا تعالی کو تکلیف دی اور جو شخص اپنے پڑوسی سے لڑا وہ مجھ سے لڑا اور جو مجھ سے لڑا وہ اللہ تعالی سے لڑا۔

کسی کی باتوں کو چھپ کر سننا:

حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی کی باتوں کی طرف کان لگائے اور وہ لوگ ناگوار سمجھیں قیامت کے دن اس کے دونوں کانوں میں سیسہ چھوڑا جائے گا۔

غصہ کرنا:

ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھ کو کوئی ایسا عمل بتلا دیجئے جو مجھ کو جنت میں داخل کر دے آپ نے فرمایا غصہ مت کیا کرو اور تیرے لئے جنت ہے۔

فائدہ: نفس غصہ تو اچھی چیز ہے اگر موقع پر ہو جس شخص کو غصہ کی بات پر بھی غصہ نہ آئے وہ انسان نہیں ہو سکتا ہاں غصہ کو بلا موقع کرنا یا ضرورت سے زیادہ کر دینا آدمی کو دوزخ میں لے جاتا ہے۔

نوٹ: اور غصہ کی مزید مذمت اور اسکا علاج آگے آرہا ہے۔

کسی پر لعنت کرنا:

۱۔ حدیث پاک میں ہے کہ مسلمان پر لعنت کرنا ایسا ہے کہ جیسا اس کو قتل کر ڈالا۔

۲۔ اور فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو اولاً وہ لعنت آسمان کیطرف چڑھتی ہے آسمان کے دروازے بند کر لیئے جاتے ہیں پھر وہ زمین کی طرف آتی ہے وہ بھی بند کر لی جاتی ہے پھر وہ دائیں بائیں پھرتی ہے جب کہیں ٹھکانہ نہیں پاتی تب اس کے پاس جاتی ہے جس پر لعنت کی گئی تھی اگر وہ اس لائق ہو تو خیر ورنہ اس کہنے والے پر پڑتی ہے۔

فائدہ: خاص کر عورتوں کو یہ عادت ہوتی ہے کہ سب پر خدا کی مار خدا کی پھٹکار کیا کرتی ہیں کسی کو بے ایمان کہتی ہے بڑا گناہ ہے چاہے آدمی کو کہے یا جانور کو یا کسی چیز کو سب گناہ ہے۔

کسی مسلمان کو ڈرانا:

۱۔ حدیث پاک میں ہے کہ کسی مسلمان کے لئے دوسرے مسلمان کو ڈرانا حلال نہیں۔

۲۔ دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کی طرف نگاہ بھر کر دیکھے اس طرح کہ وہ ڈر جائے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کو ڈرائینگے۔

فائدہ: اگر کسی خطا اور قصور پر ہو تو ضرورت کے موافق درست ہے۔

غیبت کرنا:

حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص دنیا میں اپنے مسلمان بھائی کا گوشت کھائے گا یعنی غیبت کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مردار گوشت اس کے پاس لائینگے اور اس سے کہا جائے گا کہ جیسا تو نے زندہ کو کھایا تھا اب مردہ کو بھی کھا پھر وہ شخص اس کو کھائے گا اور منہ بنائے گا اور شور مچاتا جائے گا اور فرمایا کہ غیبت زنا سے بھی بڑا گناہ ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ غیبت کرنے والے کی ساری نیکیاں اس شخص کو اللہ تعالیٰ دے دینگے جس کی غیبت کی گئی ہے۔

فائدہ: آج کل ہمارے معاشرے میں یہ ایسی مصیبت پھیل گئی ہے کہ جہاں دو چار آدمی جمع ہوئے کسی کی برائی شروع ہوگئی اور اس کی وجہ فضول گوئی ہے کہ فضول باتیں کرتے ہیں پھر کسی کے بارے میں بات نکل آتی ہے اس لئے بزرگوں نے تو فرمایا کہ کسی کی تعرف بھی نہ کرو تعریف کرتے کرتے شیطان دل میں ڈالتا ہے کہ وہ بہت اچھا ہے مگر یہ بات اسکے اندر نہ ہوتو کتنا اچھا ہو اور مصیبت تو یہ ہے کہ اس کا گناہ ہونا بھی پتہ نہیں چلتا اور بڑے بڑے اللہ والوں کو شیطان اس میں مبتلا کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ تمام امت مسلمہ کو اس سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)۔

کسی پر بہتان لگانا:

حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص کسی مسلمان پر ایسی بات لگائے کہ اس میں نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کو جہنمیوں کے لہو اور پیپ کے جمع ہونے کی جگہ رہنے کو دینگے یہاں تک کہ اپنے کہنے سے باز آئے اور توبہ کرے۔

تکبر کرنا:

حدیث پاک میں ہے کہ جس کے دل میں رائی کے برابر بھی تکبر ہو وہ جنت میں نہ جائے گا۔

نوٹ: تکبر کی مزید مذمت اور اسکا علاج آگے آرہا ہے۔

جھوٹ بولنا:

حدیث پاک میں ہے کہ تم سچ بولنے کے پابند رہو کیونکہ سچ بولنا نیکی کی راہ دکھلاتا ہے اور سچ اور نیکی دونوں جنت میں لے جاتے ہیں اور جھوٹ بولنے سے بچا کرو کیونکہ جھوٹ بولنا بدی کا راستہ دکھلاتا ہے اور جھوٹ اور برائی دونوں جہنم میں لے جاتے ہیں۔

ہر ایک کے منہ پر اس کی سی بات کہنا:

حدیث پاک میں ہے کہ جس شخص کے دو منہ ہونگے اس کے منہ پر اس کی بات کہی اور اس کے منہ پر اس کی بات کہی تو قیامت میں اس کی آگ کی دو زبانیں ہونگی۔

وعدہ خلافی اور خیانت کرنا:

حدیث پاک میں ہے کہ جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں (یعنی یہ صورتیں شرک اور کفر کی بات ہے) اور جس کو وعدہ کا خیال نہیں اس میں دین نہیں۔

کتا پالنا یا تصویر رکھنا:

حدیث پاک میں ہے کہ جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

فائدہ: کھیتی کی حفاظت کے لئے کتا رکھنے کی اجازت ہے اسی طرح شکار کرنے کے لئے اسی طرح جانوروں کی حفاظت کے لئے باقی ویسے ہی کتا رکھنا اسی طرح تصویر والی کوئی بھی چیز چاہے وہ اخبار ہو یا کھلونے ہو یا سیڈیاں ہوں سب رحمت کے فرشتوں کو نکالنے والی چیزیں ہیں اور جب نعمت کے فرشتے نہیں ہونگے تو بیماریاں اور پریشانیاں لازمی چیز ہے اللہ تمام مسلمانوں کو اس سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

بلا اور مصیبت پر صبر کرنا:

حدیث پاک میں ہے کہ مسلمان کو جو دکھ مصیبت، بیماری اور رنج پہنچتا ہے یہاں تک کہ کسی فکر میں جو تھوڑی سی پریشانی ہوتی ہے ان سب میں اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔

توبہ اور اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کا طریقہ:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھ سے ڈرو اور خوف ایسی اچھی چیز ہے کہ آدمی اس کی وجہ سے گناہوں سے بچ جاتا ہے۔

طریقہ اس کے حاصل کرنے کا یہ ہے کہ قرآن و حدیث میں جو جو عذاب کے واقعات گناہوں پر آئے ہیں ان کو یاد کرے اور سوچے اس سے گناہ پر دل دکھے گا اس وقت چاہئے کہ زبان سے بھی توبہ کرے اور جو نماز روزہ وغیرہ قضا ہیں اس کی بھی قضا کرے اگر بندوں کے حقوق ضائع ہوئے ان سے معاف کرالے یا ادا کردے اور رونے کی شکل بنا کر خدائے تعالیٰ سے خوب معافی مانگے مگر گناہ پر ندامت، گناہوں کو چھوڑنا اور آئندہ نہ کرنے کا عزم کرنا یہی توبہ کی شرائط ہیں اور جو آدمی اپنی حالت پر غور کرے گا اور دیکھے گا کہ ہر وقت کوئی بات گناہ کی ہو جاتی تو ایسی توبہ کو ہر وقت ضروری سمجھے گا اللہ تعالیٰ تمام امت مسلمہ کو اپنا خوف اور گناہوں سے توبہ اور اس سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)۔

اللہ تعالیٰ سے امید رکھنا اور اس کا طریقہ:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہو اور امید ایسی اچھی چیز کہ اس سے نیک کاموں کے لئے دل بڑھتا ہے اور توبہ کرنے کی ہمت ہو جاتی ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ اللہ کی رحمت کو یاد کرے اور سوچا کرے۔

شکر اور اس کا طریقہ

شکر کا خلاصہ:

نعمت پر زبان سے الحمد اللہ کہنا اور اس کو اللہ کی طرف سے سمجھنا اور اللہ کی نعمتوں سے خوش ہو کر اس کی محبت دل میں پیدا ہونا اور اس محبت سے یہ شوق ہونا کہ جب وہ ہم کو ایسی ایسی نعمتیں دیتے ہیں تو ان کی خوب عبادت کی جائے اور ایسی نعمت دینے والے کی نافرمانی

بڑے شرم کی بات ہے باوجود اسکے کہ ہم اس کے مستحق بھی نہیں ہیں یہ شکر کا خلاصہ ہے اور یہ بہت عجیب نعمت ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں و قلیل من عبادی الشکور یعنی میرے شکر گزار بندے بہت کم ہیں اور یہ نعمت بہت سی بلاؤں سے انسان کو محفوظ رکھتی ہے حضرت عارف باللہ ڈاکٹر عبدالحی صاحب فرماتے ہیں کہ شکر گزار بندہ کبھی متکبر نہ ہوگا کیونکہ شکر اسی وقت ادا ہوتا ہے کہ حق سے زیادہ کوئی چیز دیدی اگر کوئی قرضہ واجب ادا کرے تو کوئی اس کا شکر ادا نہیں کرتا کیونکہ اس پر حق تھا لیکن اگر کوئی زیادہ دے تو اس پر شکر ادا کیا جاتا ہے تو شکر میں جب اپنے استحقاق کی نفی کر دی کہ میں مستحق نہ تھا تو تکبر ختم ہو گیا شیطان نے جنت سے نکالے جاتے وقت یہ بات کہی تھی لَاُغْوِيَنَّهُمْ یعنی میں ان کو گمراہ کرونگا آگے سے پیچھے سے دائیں سے بائیں سے اور آپ انمیں سے اکثروں کو شکر گزار نہیں پائینگے شیطان کا انسان پر بہت بڑا داؤ یہ ہے کہ ہم کو ناشکرا بنادے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وان تعدوا نعمة الله لاتحصوها اگر تم اللہ کی نعمتیں شمار کرنا چاہو تو بھی نہیں کر سکتے اور شکر پر بھی شکر کرنا چاہئے تاکہ اور مزید توفیق ہو اور ناشکری کرنے سے وہ نعمت سلب ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر شکر کروگے نعمت میں اضافہ کرونگا اور اگر ناشکری کروگے تو میرا عذاب بہت سخت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو شکر گزار بنائے اور ناشکری سے ہماری اور پوری امت مسلمہ کی حفاظت فرمائے۔ آمین یارب العلمین۔

اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا اور اس کا طریقہ:

ہر مسلمان جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور ارادے کے بغیر نہ کوئی نفع حاصل کرتا ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے جب بھی کوئی کام کرے نظر اللہ تعالیٰ پر ہونی چاہئے اپنی تدبیر پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے مگر تدبیر ضرور کرے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے مگر یہ سمجھنا چاہئے کہ کام پورا ہونا اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے اگر وہ چاہیں گے تو تدبیر اثر کرے گی ورنہ نہیں اور کسی مخلوق سے امید نہیں رکھنا چاہئے نہ کسی سے خوف رکھنا چاہئے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حکمت کا اور مخلوق کے فانی ہونے کا خوب تصور کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا اور اس کا طریقہ:

اللہ تعالیٰ کی طرف دل کا کھنچنا اور اللہ تعالیٰ کا کلام سننے اور اس کی قدرت کے کاموں کو دیکھ کر دل کو لطف آنے کا نام محبت ہے۔

طریقہ اس کا یہ ہے کہ اللہ کا ذکر کثرت سے کرے اور اس کی صفات اور خوبیوں کا تصور کرے اسی طرح اس بات کو سوچے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے سے محبت ہے۔

خدا تعالیٰ کے ہر حکم پر راضی رہنا اور اس کا طریقہ:

ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ جو کچھ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اس میں بندے کا فائدہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ انسان سے ماں سے بھی ستر گنا زیادہ محبت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انسان کا نقصان کیسے چاہیں گے نہ گھبرانا چاہیئے نہ کوئی شکوہ شکایت کرنی چاہیئے۔

طریقہ اس کا یہ ہے کہ یہ تصور کرے اور سوچے کہ جو کچھ ہوتا ہے سب سے بہتر ہے۔

اخلاص اور بد نیتی:

ایک شخص نے پکار کر پوچھا کہ یا رسول اللہ ایمان کیا چیز ہے آپ نے فرمایا کہ نیت کو خالص رکھنا یعنی جو کام کرے خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے کرے۔

حدیث پاک میں ہے کہ سارے کام نیت کے اعتبار سے ہیں اگر اچھی نیت ہے تو نیک کام پر ثواب ملتا ہے ورنہ نہیں ملتا ہے۔

حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص سنانے کے لئے کوئی کام کرے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کی عیب سنوائیں گے اور جو شخص دکھانے کے واسطے کوئی کام کرے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے عیب دکھلائیں گے اور فرمایا کہ تھوڑا سا دکھلاوا بھی ایک طرح کا شرک ہے۔

تواضع اور اس کا طریقہ:

حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص اللہ کے لئے تواضع اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے رتبے کو بڑھا دیتے ہیں اور جو شخص تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی گردن توڑ ڈالتے ہیں یعنی

ذلیل کرتے ہیں۔

طریقہ اس کا یہ ہے کہ یہ تصور کرے اور اپنی اصلیت پر غور کرے کہ میری پیدائش ناپاک قطرہ سے ہوئی ہے اور انجام مٹی میں ملنا ہے اور درمیانی زندگی میں گندگی پیٹ میں اٹھا کر گھومنا ہے۔

دنیا کی بے رغبتی:

حدیث پاک میں ہے کہ دنیا کی حرص نہ کرنے سے دل کو بھی چین ملتا ہے اور بدن کو بھی آرام ملتا ہے اور فرمایا اگر دو بھوکے خونی بھیڑیئے کسی بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں جو ان کو خوب چیریں پھاڑیں، کھائیں تو اتنی بربادی ان بھیڑیوں سے بھی نہیں پہنچتی جتنی بربادی آدمی کے دین کو اس بات سے ہوتی ہے کہ مال کی حرص کرے اور نام چاہے۔

بری عادات کی حرص اور اس سے بچنے کا طریقہ:

انسان کے بہت سے گناہ پیٹ کی وجہ سے ہوتے ہیں اس بارے میں ان باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔

ایک تو مزیدار کھانے کی زیادہ عادت نہ ڈالی جائے۔

اسی طرح حرام روزی سے بچنا چاہیئے۔

اور حد سے زیادہ پیٹ بھر کر نہ کھانا چاہیئے بلکہ دو چار لقمے کی بھوک رکھ کر کھانا چاہیئے اس میں بہت سے فائدے ہیں سب سے پہلے تو دل صاف رہتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی پہچان ہوتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے دوسرا دل میں رقت اور نرمی رہتی ہے جس سے دعا اور ذکر میں لذت معلوم ہوتی ہے تیسرا نفس میں بڑائی اور سرکشی نہیں ہونے پاتی چوتھے نفس کو تھوڑی سی تکلیف پہنچتی ہے اور تکلیف دیکھ کر خدا کا عذاب یاد آتا ہے اور اس وجہ سے نفس گناہوں سے بچتا ہے پانچویں گناہ کی رغبت کم ہوتی ہے چھٹے طبیعت ہلکی رہتی ہے نیند کم آتی ہے تہجد اور دوسری عبادتوں میں سستی نہیں ہوتی ساتویں بھوکے اور عاجزوں پر رحم آتا ہے بلکہ ہر ایک کے ساتھ رحمدلی پیدا ہوتی ہے۔

اپنے آپ کو اچھا سمجھنے اور اترانے کی مذمت اور اس کا علاج:

اگر کوئی اپنے آپ کو اچھا سمجھے یا عورت، کپڑا یا زیور پہن کر اترائے اگرچہ دوسروں کو بھی برا اور کم نہ سمجھا جائے یہ بات بھی بری ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ عادت دین کو برباد کرتی ہے اور جب اپنے ظاہر کو خوبصورت بنانے کی فکر اور دھن لگ جاتی ہے تو اپنے باطن اور دل کو سنوارنے کی فکر نہیں رہتی کیونکہ جب وہ اپنے کو اچھا سمجھتا ہے تو اس کو اپنی برائیاں کبھی نظر نہ آئینگی ہاں کبھی کبھی شریعت کی حدود میں رہ کر اس طرح کرنے میں کوئی برائی نہیں ہے اور اس کا علاج یہ کہ اپنے عیبوں کو سوچا اور دیکھا کرے اور یہ سمجھے کہ جو باتیں میرے اندر اچھی ہیں یا جو کمال میرے اندر اچھا ہے خدا تعالیٰ کی نعمت ہے میرا کوئی کمال نہیں اور یہ سوچ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور یہ تصور کرے کہ کچھ پتہ نہیں یہ کب میرے پاس سے ختم ہو جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ کبھی اپنے کو اچھا نہیں سمجھے گا۔

تکبر کی مذمت اور اس کا علاج:

تکبر اور غرور اس کو کہتے ہیں کہ آدمی اپنے کو علم میں یا عبادت میں یا دینداری میں یا حسب و نسب میں یا مال اور ساز و سامان میں یا عزت میں یا عقل میں یا کسی بھی بات میں اوروں سے بڑا سمجھے اور دوسروں کو اپنے سے کم اور حقیر جانے یہ بڑا گناہ ہے حدیث پاک میں ہے کہ جس کے دل میں رائی کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہ جائے گا اور دنیا والے ایسے آدمی سے دل میں نفرت کرتے ہیں اور اس کے دشمن ہو جاتے ہیں اگرچہ ڈر کے مارے ظاہر میں عزت کرتے ہیں اور ایسا شخص کسی کی نصیحت کو قبول نہیں کرتا بلکہ برا ہی مانتا ہے۔

علاج اس کا یہ ہے کہ اپنی حقیقت میں غور کرے اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی کو مانے اس وقت اپنی بڑائی دل میں نہ آئے گی اور جس کو حقیر سمجھتا ہے اس کے سامنے عاجزی سے پیش آئے اور اس کی تعظیم کرے تکبر دل سے نکل جائے گا اور جب کوئی چھوٹا آدمی ملے تو اس کو پہلے خود سلام کرے۔

نام اور تعریف چاہنے کی مذمت اور اس کا علاج:

جب انسان کے دل میں اس کی خواہش ہوتی ہے تو دوسرے شخص کی تعریف سے جلتا ہے اور حسد کرتا ہے اور حسد کی مذمت آگے آتی ہے اور دوسرے شخص کی برائی اور ذلت سن کر جی خوش ہوتا ہے یہ بھی بڑے گناہ کی بات ہے کہ آدمی دوسرے کا برا چاہے اور اس جذبہ کی وجہ سے کبھی آدمی ناجائز طریقوں سے نام پیدا کرتا ہے جیسے نام کے واسطے شادی بیاہ میں خوب مال اڑانا، فضول خرچی کرنا اور مال کو رشوت سے سودی قرض سے جمع کرنا اس تعریف چاہنے کی وجہ سے سارے گناہ ہوتے ہیں۔

اور دنیا کے نقصانات بھی بہت ہیں کہ ایسے شخص کے دشمن اور حاسد بہت ہوتے ہیں اور ہمیشہ اس کو ذلیل اور بدنام کرنے اور اس کو نقصان اور تکلیف پہنچانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔

علاج اس کا یہ ہے کہ یہ سوچے کہ جن لوگوں کی نگاہ میں آنے اور تعریف کروانے کے لئے کام کر رہا ہے نہ وہ رہینگے نہ میں رہونگا تھوڑے دنوں کے بعد کوئی پوچھے گا بھی نہیں پھر ایسی بے بنیاد چیز پر خوش ہونا نادانی کی بات ہے اور یہ تصور کرے کہ لوگوں کا کیا اعتبار آج تعریف کرتے ہیں کل برائی کرینگے اصل تو یہ ہے کہ اوپر والا خوش ہو جائے اور خوش ہو کر اپنی رحمت اور دائمی انعامات نصیب فرمائے۔

بخل کی مذمت اور اس کا علاج:

بخل اور کنجوسی سے دین کا بھی نقصان ہوتا ہے اور دنیا کا بھی۔

دین کا اس طرح کہ بہت سے ایسے حق جو واجب ہیں جیسے زکوۃ، قربانی کسی محتاج کی مدد کرنا اپنے غریب رشتے داروں کا تعاون کرنا وغیرہ ادا نہیں ہو سکتے۔

اور دنیا کا نقصان یہ ہے کہ ایسا آدمی سب کی نگاہ میں ذلیل اور بے قدر ہو جاتا ہے۔

علاج اس کا یہ کہ دنیا اور مال کی محبت دل سے نکالی جائے کیونکہ جب تک مال کی محبت ہے کنجوسی دل سے نہ نکلے گی۔

دوسرا علاج یہ ہے کہ جو چیز اپنی ضرورت سے زیادہ ہو اپنی طبیعت پر زور ڈال کر اس کو کسی کو دے دینا چاہیئے اگر چہ نفس کو تکلیف ہو مگر ہمت کر کے اس تکلیف کو برداشت کرے جب تک کہ کنجوسی کا اثر بالکل دل سے نکل نہ جائے اس طرح کرے۔

دنیا کی محبت کی مذمت اور اس کا علاج:

دنیا کی محبت کی وجہ سے کئی خرابیاں وجود میں آتی ہیں ایک یہ ہے کہ جب تک دل میں رہتی ہیں اللہ تعالیٰ کی یاد اور محبت دل میں نہیں سماتی کیونکہ ایسے شخص کو تو ہر وقت یہی فکر لگی رہتی ہے کہ روپیہ، پیسہ کس طرح سے جمع ہو جائے، زیورات، برتن چیزیں گھر دوکان، مکان ایسے ایسے ہونے چاہیئے جب رات دن اسی فکر میں لگے رہے گا تو خدا تعالیٰ کو یاد کرنے کی فرصت کہاں سے ملے گی۔

دوسری خرابی یہ ہے کہ جب محبت دل میں جم جاتی ہے تو مر کر خدا تعالیٰ کے پاس جانا اس کو برا معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ خیال رہتا ہے کہ مرتے ہی یہ سارا عیش ختم ہو جائے گا اور کبھی خاص مرتے وقت دنیا کا چھوٹنا اس کو برا معلوم ہوتا ہے اور جب اس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا سے چھوڑا رہیں تو اللہ تعالیٰ سے دشمنی ہو جاتی ہے اور خاتمہ کفر پر ہوتا ہے۔

تیسری خرابی یہ ہے کہ جب آدمی دنیا سمیٹنے کی فکر میں لگ جاتا ہے پھر اس کو حلال و حرام کا خیال نہیں رہتا نہ اپنا نہ پرایا حق سوچتا ہے نہ جھوٹ اور دھوکہ کی پرواہ ہوتی ہے بس یہی جذبہ ہوتا ہے کہ کہیں سے مال آجائے یہ سارے گناہوں کی جڑ ہے اسی طرح اور بھی خرابیاں اس سے پیدا ہوتی ہے جب یہ ایسی بری چیز ہے تو ہر مسلمان کو اس بلا سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اور علاج اس کا ایک تو یہ ہے کہ موت کو کثرت سے یاد کرنا چاہیئے اور ہر وقت یہ سوچنا چاہیئے کہ یہ سب سامان ایک دن چھوڑنا ہے پھر اس میں جی لگانا کیا۔ جتنا زیادہ جی لگے گا اتنی ہی چھوڑتے وقت حسرت ہوگی۔

دوسرا علاج یہ ہے کہ یہاں لوگوں سے لینا دینا نہ بڑھانا چاہیئے ان چیزوں کو ضرورت اور آرام تک رکھنا چاہیئے غرض سب سامان مختصر رکھنا چاہیئے۔

تیسرا علاج یہ ہے کہ فضول خرچی نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ فضول خرچی سے آدمی کی حرص بڑھتی ہے اور اس کی حرص سے سب خرابیاں پیدا ہوتی ہے۔

چوتھا یہ ہے کہ غریبوں میں زیادہ بیٹھنا چاہیئے اور امیروں مالداروں سے بہت کم ملنا چاہیئے کیونکہ امیروں سے ملنے میں ہر چیز کی لالچ پیدا ہوتی ہے۔

پانچویں جو لوگ دنیا سے چلے گئے ہیں ان کو یاد کرنا چاہیئے۔

چھٹا یہ کہ جس چیز سے زیادہ دل لگا ہو اس کو خیرات کر ڈالنا چاہیئے یا بیچ ڈالنا چاہیئے۔

انشاء اللہ تعالیٰ ان تدبیروں سے دنیا کی محبت اور لمبی لمبی امیدیں سب ختم ہو جائینگی۔

حسد کی مذمت اور اس کا علاج:

حسد کہتے ہیں کہ کسی کو کھاتا پیتا، پھلتا پھولتا دیکھ کر دل میں جلنا اور رنج کرنا اور اس کے زوال سے خوش ہونا۔

اس کی وعید یہ ہے کہ یہ نیکی کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا لیتی ہے اور دنیوی نقصان یہ ہے کہ ایسا شخص ساری زندگی رنج والم کا شکار رہتا ہے غرض اس کی دنیا اور دین دونوں بدمزہ ہو جاتے ہیں اس لئے اس مصیبت سے اپنے کو محفوظ رکھنے کی بہت ضرورت ہے۔

علاج اس کا یہ ہے کہ یہ سوچنا چاہیئے کہ میرے حسد سے مجھ کو نقصان اور تکلیف ہوگی اس کا کیا نقصان ہے میری ہی نیکیاں ضائع ہو رہی ہیں اور وجہ اس کی یہ ہے کہ حسد کرنے والا گویا اللہ تعالیٰ پر اعتراض کر رہا ہے کہ فلاں شخص اس نعمت کا مستحق اور لائق نہیں اس کو نعمت کیوں دی تو گویا اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کر رہا ہے اور یہ بہت بڑا گناہ ہے اور رنج والم الگ اور جس پر حسد کیا ہے اس کا کوئی نقصان نہیں کیونکہ حسد کرنے سے وہ نعمت ختم نہ ہوگی بلکہ اس کا نفع ہے کہ حسد کرنے والے کی ساری نیکیاں اس کے پاس چلی جائینگی ان باتوں کو سوچنے کے بعد جس پر حسد کیا ہے دل پر جبر کر کے لوگوں کے سامنے اس کی تعریف اور بھلائی بیان کرنی چاہیئے اور یوں کہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس کے پاس ایسی نعمتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس میں ترقی عطا فرمائے اور ملاقات کے وقت اس کی تعظیم کی جائے اور اس کے

ساتھ عاجزی سے پیش آنا چاہئے شروع میں کرنے سے نفس کو بہت تکلیف ہوگی مگر آہستہ آہستہ آسانی ہوجائے گی اور حسد ختم ہوجائے گا۔

غصے کی مذمت اور اس کا علاج:

غصہ میں عقل ٹھکانے نہیں رہتی اور زبان سے بھی الٹی سیدھی باتیں نکل جاتی ہیں اور ہاتھ سے بھی زیادتی ہوجاتی ہیں اس لئے اس کو بہت روکنا چاہیئے۔

طریقہ اس کے روکنے کا یہ ہے کہ جس پر غصہ آیا ہے فوراً اس کو اپنے سامنے سے ہٹادے اگر وہ نہ ہٹے تو خود اس جگہ سے ہٹ جائے پھر یہ سوچے کہ یہ جتنا میرا قصوروار ہے اس سے زیادہ میں اللہ تعالیٰ کا قصوروار ہوں اور جیسا میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرا قصور معاف کردے اسی طرح مجھے بھی اس کا قصور معاف کردینا چاہیئے۔ اور اعوذ باللہ کئی دفعہ پڑھ لینا چاہیئے اور پانی پی لینا چاہیئے۔ اور وضو کرلینا چاہیئے اس سے ان شاء اللہ غصہ ختم ہوجائے گا۔ اور عقل ٹھکانے ہونے کے بعد اگر اس کے قصور پر سزا دینا مناسب ہو مثلاً سزا دینے میں اس کی بھلائی ہو جیسے اپنی اولاد ہے یا سزا دینے میں دوسرے کی بھلائی ہو جیسے اس شخص نے کسی پر ظلم کیا اب مظلوم کی مدد کرنا اور اس کے واسطے بدلہ لینا ضروری ہے تو سزا پہلے ہی سوچ لینا چاہیئے کہ اتنی خطا کی کتنی سزا ہونی چاہیئے جتنی شریعت میں اجازت ہو اتنی ہی سزا دے تھوڑے دن میں اس طرح کرنے سے خودبخود غصہ قابو میں آجائے گا۔

اللہ کے فضل سے اخلاقیات کے متعلق ضروری تفصیلات پایۂ تکمیل کو پہنچی۔

اب دعاؤں کے متعلق لکھا جاتا ہے۔

امت مسلمہ کی پریشانیوں کا حل

آج امت مسلمہ کی شدید پریشانیوں اور بے چینیوں کی ایک بڑی وجہ مخلوق کا اپنے خالق سے لاتعلقی اور انقطاع ہے۔ اور عبادات میں سب سے زیادہ جس عبادت سے بندے کا اپنے محبوب حقیقی سے تعلق مضبوط ہوتا ہے وہ عبادتوں کا مغز ہے جس میں بندہ براہ راست اپنے معبود حقیقی سے ہم کلام ہوتا ہے اور وہ دعائیں ہیں۔ امت مسلمہ کے روحانی والد نبی آخر الزماں ﷺ کے عظیم احسانات میں سے ایک ہر موقعے کی مسنون دعاؤں کی تعلیم ہے یقیناً جو ان کا اہتمام کرے گا فلاح دارین پائے گا۔ اسی سلسلہ میں کچھ لکھا جاتا ہے۔

دعاؤں کا بیان

دُعا کی فضیلت اور اہمیت

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَیْءٌ اَكْرَمَ عَلَی اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ

(رواه الترمذی و قال حديث حسن غريب)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ حضور فخر عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز دعا سے بڑھ کر بزرگ و برتر نہیں۔

(مشکوٰۃ ص ۱۹۴ بحوالہ ترمذی)

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَا مُخُّ الْعِبَادَةِ (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت انس ﷛ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۹۴ بحوالہ ترمذی)

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَسْاَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ

(رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ حضور پر نور سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا' اللہ تعالیٰ جل شانہ اس پر غصہ ہوتے ہیں۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۹۵ بحوالہ ترمذی)

تشریح: ان احادیث شریفہ میں دعا کی فضیلت و اہمیت بیان فرمائی ہے حدیث نمبر ۱۰۶ میں فرمایا کہ عبادات میں اللہ کے نزدیک دعا سے بڑھ کر کوئی چیز بزرگ و برتر نہیں ہے اور حدیث نمبر ۱۰۷ میں فرمایا کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ چھلکے کے اندر جو اصل چیز ہوتی ہے اسکو

مغز کہتے ہیں اور اسی مغز کے دام ہوتے ہیں۔ بادام کو اگر پھوڑ و تو اس میں گری نکلے گی اسی گری کی قیمت ہوتی ہے اور اسی کے لئے بادام خریدے جاتے ہیں۔ عبادتیں بہت ساری ہیں اور دعا بھی ایک عبادت ہے یعنی یہ عبادت بہت بڑی عبادت ہے۔ عبادت ہی نہیں عبادت کا مغز ہے اور اصل عبادت ہے کیونکہ عبادت کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ جل شانہ کے حضور میں بندہ اپنی عاجزی اور ذلت پیش کرے اور خشوع وخضوع یعنی ظاہر و باطن کے جھکانے کے ساتھ بارگاہ بے نیاز میں نیاز مندی کے ساتھ حاضر ہو چونکہ یہ عاجزی والی حضوری دعا میں سب عبادتوں سے زیادہ پائی جاتی ہے اس لئے دعا کو عبادت کا مغز فرمانا بالکل صحیح ہے۔ جب بندہ اپنے کو عاجز محض جان کر یہ یقین کرتے ہوئے دست بدعا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ غنی اور بے نیاز ہیں ان کو کسی چیز کی حاجت اور ضرورت نہیں ہے وہ کریم ہیں خوب دینے والے ہیں جس قدر چاہیں دے سکتے ہیں ان کو روکنے میں اپنا کوئی نفع نہیں تو اس یقین کی وجہ سے حضوری بارگاہ میں محو ہو جاتا ہے اور اس طرح سے اس کا یہ شغل سراپا عبادت بن جاتا ہے اور اس کو عبادات کا مغز نصیب ہو جاتا ہے۔

حدیث نمبر ۱۰۰ میں فرمایا کہ جو شخص اللہ سے سوال نہیں کرتا اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے چونکہ دعا میں بندہ کی عاجزی اور حاجت مندی کا اقرار ہوتا ہے اور اس یقین کا اظہار ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی دینے والا ہے اور وہ بڑا داتا ہے اس لئے دعا اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا سبب بنتی ہے اور جب کوئی بندہ دعا سے گریز کرتا ہے اور اپنی حاجت مندی کے اقرار کو اپنی شان کے خلاف سمجھتا ہے تو اللہ تعالیٰ شانہ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں کیونکہ بندہ کے اس طرز عمل میں تکبر ہے اور ایک طرح سے اپنے لئے بے نیازی کا دعویٰ ہے (حالانکہ بے نیازی اللہ جل شانہ کی خاص صفت ہے) اس لئے دعا نہ کرنے والے پر اللہ جل شانہ غصہ ہو جاتے ہیں۔

بندہ کا کام ہے کہ اپنے پروردگار سے مانگا کرے اور مانگتا ہی رہے ایک حدیث میں ہے کہ سرور دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھل گیا اس کیلئے رحمت کے دروازے کھل گئے (پھر فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں طلب کی جاتی

ہیں ان میں اللہ کو سب سے زیادہ محبوب یہ ہے کہ اس سے عافیت کا سوال کیا جائے۔

(ترمذی)

ہر مومن مرد عورت کو دعا کا ذوق ہونا چاہئے' اللہ ہی سے مانگے' اسی سے لو لگائے' اسی سے امید رکھے۔

دعا کے آداب

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا یَقُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اِنْ شِئْتَ وَلٰكِنْ لیعزم ولیعظم الرغبة فان الله لایتعاظمه شیی اعطاه

(رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو یوں نہ کہے کہ اے اللہ! تو چاہے تو بخش دے بلکہ مضبوطی اور پختگی کے ساتھ سوال کرے اور (جو کچھ مانگ رہا ہو) پوری رغبت سے مانگے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کسی بھی چیز کا عطا فرما دینا مشکل نہیں ہے۔ (مشکوۃ المصابیح ص ۱۹۴ بحوالہ مسلم)

تشریح: یہ بات کہنا کہ اے اللہ تو چاہے تو مغفرت فرما دے اور تو چاہے تو دے دے بالکل بے جا بات ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جو کچھ دے گا اپنی مشیت اور ارادہ ہی سے دے گا اس کے ارادہ کے بغیر کچھ ہو ہی نہیں سکتا' ہر چیز کا وجود اس کے ارادہ سے ہے' وہ جو چاہے کرے اس کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے' دعا کرنے والے کو تو اپنی رغبت پوری طرح ظاہر کرنا چاہئے اور مضبوطی سے سوال کرنا چاہئے کہ اے اللہ! مجھے ضرور دے میرا مقصد پورا فرما دے یہ کہنا کہ تو چاہے تو دیدے اس بات کو واضح کرتا ہے کہ مانگنے والا اپنے کو واقعی محتاج نہیں سمجھتا' اللہ سے مانگنے میں بھی بے نیازی برت رہا ہے جو تکبر کی شان ہے' حالانکہ دعا میں ظاہر و باطن سے عاجزی اور حاجت مندی اور ذلت ظاہر کرنے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہیں سب کچھ کر سکتے ہیں آسمان وزمین اور ان کے اندر کے سب خزانے اور ان کے باہر کے سب خزانے اسی کے ہیں اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے پل بھر میں سب کچھ ہو سکتا ہے صرف کن (ہوجا) فرمادینے سے سب کچھ ہوجاتا ہے اس کیلئے کسی چیز کا دینا اور کسی بھی چیز کا پیدا کردینا کوئی بھاری چیز نہیں ہے لہذا پوری رغبت اور اس یقین کے ساتھ دعا کرو کہ میرا مقصد ضرور پورا ہوگا اور وہ جب دے گا اپنی مشیت اور ارادہ ہی سے دے گا اس سے زبردستی کوئی کچھ نہیں لے سکتا۔ کما ورد فی روایۃ اخری انہ یفعل مایشاء ولا مکرہ لہ (رواہ البخاری)

وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اَنْ يَّرُدَّهُمَا صِفْرًا (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی ﷛ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ تمہارا رب شرم کرنے والا ہے کریم ہے جب اس کا بندہ دعا مانگنے کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے تو انکو خالی واپس کرتا ہوا شرماتا ہے۔
(مشکوۃ المصابیح ص ۱۹۵ بحوالہ ترمذی)

وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت عمر ﷛ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ جب دعا میں ہاتھ اٹھاتے تو ان کو جب تک (ختم دعا کے بعد) چہرہ پر نہ پھیر لیتے تھے (نیچے) نہیں گراتے تھے۔ (مشکوۃ المصابیح ص ۱۹۵ بحوالہ ترمذی)

تشریح: ان دونوں احادیث میں دعا کا ایک اہم ادب بتایا جاتا ہے وہ یہ کہ دعا کے لے دونوں ہاتھ اٹھائے جائیں اور ختم دعا کے بعد دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لئے جائیں دونوں ہاتھوں کا اٹھانا سوال کرنے والے کی صورت بنانے کے لئے ہے تاکہ باطنی طور پر دل سے جو دعا ہو رہی ہے اس کے ساتھ ظاہری اعضاء بھی سوال میں شریک ہو جائیں، دونوں ہاتھ

پھیلانا فقیر کی جھولی کی طرح ہے جس میں حاجت مندی کا پورا اظہار ہے اور ہاتھوں کو اٹھاتے ہیں تو ان کا رخ آسمان کی طرف ہو جاتا ہے جس طرح کعبہ نماز کا قبلہ ہے اسی طرح آسمان دعا کا قبلہ ہے ہاتھ اٹھانے کے بعد دعا کے ختم پر ہاتھوں کو منہ پر پھیرنا گویا دعا کی قبولیت اور رحمت خداوندی کے نازل ہونے کی طرف اشارہ ہے کہ رحمت خداوندی میرے چہرے سے شروع ہو کر مجھے مکمل طریقہ سے گھیر رہی ہے۔

مذکورا احادیث شریفہ سے دعا کے بعض آداب معلوم ہوئے ہیں۔ تفصیل کے ساتھ علامہ جزری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب الحصن الحصین میں بہت سے آداب جمع کئے جو مختلف احادیث میں وارد ہوئے ہیں ہم اُن کو تفصیل کے ساتھ لکھتے ہیں۔

(۱) غسل کی حاجت نہ ہونا (۲) پہلے اللہ کی حمد وثنا کرنا اور اس کے اسماء حسنیٰ اور صفات کاملہ کا واسطہ دینا (۳) پھر درود شریف پڑھنا (۴) قبلہ رخ ہونا (۵) خلوص دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہونا اور یہ یقین رکھنا کہ صرف اللہ جل شانہ ہی دعا قبول کر سکتا ہے (۶) پاک وصاف ہونا (۷) باوضو ہونا (۸) کوئی نیک عمل دعا سے پہلے کرنا یا دو چار رکعت نماز پڑھ کر دعا کرنا (۹) دعا کے لئے دوزانو ہو کر بیٹھنا (۱۰) دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا (دونوں ہاتھ معمولی کھلے ہوئے ہوں) (۱۱) خشوع وخضوع کے ساتھ باادب ہو کر دعا کرنا (پورے جسم سے ادب ظاہر ہو) اور سارا جسم سراپا دعا کرنے والا بن جائے۔ (۱۲) دعا کرتے وقت عاجزی اور تذلل ظاہر کرنا دعا کرتے وقت حال اور قال سے (یعنی جسم اور جان سے اور زبان سے) مسکینی ظاہر کرنا اور آواز میں پستی ہونا (۱۳) آسمان کی طرف نظر نہ اٹھانا (۱۴) شاعرانہ قافیہ بندی سے اور گانے کے طرز سے بچنا (۱۵) حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام وصالحین کرام کے وسیلہ سے دعا کرنا (۱۶) گناہوں کا اقرار کرنا (۱۷) خوب رغبت اور امید اور مضبوطی کیساتھ جم کر اس یقین کے ساتھ دعا کرنا کہ ضرور قبول ہوگی (۱۸) دل حاضر کر کے دل کی گہرائی سے دعا کرنا (۱۹) کسی چیز کا بار بار سوال کرنا جو کم از کم تین بار ہو (۲۰) خوب الحاح کے ساتھ دعا کرے یعنی لِلپا کر اصرار کے ساتھ اللہ سے مانگے (۲۱) کسی امر محال کی دعا نہ کرے

(۲۲) جب کسی کے لئے دعا کرے تو پہلے اپنے لئے دعا کرے پھر دوسرے کے لئے (۲۳) ایسی دعا کو اختیار کرے جس کے الفاظ کم ہوں لیکن الفاظ کا معنوی عموم زیادہ ہو یعنی ایک دو لفظ میں یا چند الفاظ میں دنیا و آخرت کی بہت سی حاجتوں کا سوال ہو جائے (۲۴) قرآن و حدیث میں جو دعائیں آئی ہیں انکے ذریعہ دعائیں کرے' ان کے الفاظ جامع بھی ہیں اور مبارک بھی (۲۵) اپنی ہر حاجت کا اللہ سے سوال کرے' اگر نمک کی ضرورت ہو تو وہ بھی اللہ سے مانگے اور جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اس کے لئے اللہ سے سوال کرے (۲۶) امام ہو تو صرف اپنے ہی لئے دعا نہ کرے' بلکہ مقتدیوں کو بھی دعا میں شریک کرے (واحد کے لفظ کے بجائے جمع کے الفاظ سے دعا کرے) (۲۷) دعا کے ختم سے پہلے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرے اور رسول اکرم ﷺ پر درود بھیجے اور ختم پر آمین کہے اور بالکل آخر میں منہ پر ہاتھ پھیر لے۔

ان آداب سے جس قدر ہو سکے رعایت کرے یوں اللہ کی بڑی شان ہے وہ بغیر رعایت آداب کے قبول فرما سکتا ہے۔

مختلف اوقات کی مختلف دعائیں

حضور اقدس ﷺ سے تقریباً ہر موقعہ اور ہر مقام کی دعائیں منقول ہیں' ان میں سے تقریباً سو دعائیں لکھی جاتی ہیں' ان دعاؤں کا خاص اہتمام کرنا چاہیے' ان کو موقع بموقع پڑھنے سے کثرت ذکر کی دولت نصیب ہو جاتی ہے' اس سلسلہ میں ہم نے ایک کتاب مسنون دعائیں لکھی ہے' اسی کتاب میں سے منتخب کر کے یہ دعائیں لکھ رہے ہیں کسی کو زیادہ رغبت اور شوق ہو تو مذکورہ کتاب حاصل کر کے مزید دعائیں سیکھ لے ان دعاؤں کے ساتھ "مناجات مقبول" "الحزب الاعظم" کی بھی روزانہ ایک ایک منزل پڑھا کریں۔ ان دونوں کتابوں میں حضور اقدس ﷺ کی وہ دعائیں جمع کر دی ہیں جو اوقات کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں اور ان کو سات منزلوں پر تقسیم کر دیا ہے تا کہ ایک منزل روزانہ پڑھ لی جائے۔

جب صبح ہو تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ (ترمذی)

ترجمہ: اے اللہ! تیری قدرت سے ہم صبح کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری قدرت سے ہم شام کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری قدرت سے ہم جیتے اور مرتے ہیں اور تیری ہی طرف جانا ہے۔

جب سورج نکلے تو یہ پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا (مسلم)

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جس نے آج کے دن ہمیں معاف رکھا اور گناہوں کے سبب ہمیں ہلاک نہ فرمایا۔

جب شام ہو تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ (ترمذی)

ترجمہ: ''اے اللہ! ہم تیری قدرت سے شام کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری قدرت سے صبح کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری قدرت سے جیتے اور مرتے ہیں اور مرنے کے بعد اٹھ کر تیری طرف جانا ہے۔''

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو بندہ ہر صبح و شام تین مرتبہ یہ کلمات کہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

ترجمہ: ''اللہ کے نام سے (ہم نے صبح کی یا شام کی) جس کے نام کے ساتھ

آسمان یا زمین میں کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔"

جو پڑھ لیا کرے تو اسے کوئی چیز ضرر نہ پہنچا سکے گی۔ (ترمذی)

نیز فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص صبح کو یہ پڑھ لیوے۔

اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ (ابو داؤد)

ترجمہ: "اے اللہ اس صبح کے وقت جو بھی کوئی نعمت مجھ پر یا کسی بھی دوسری مخلوق پر ہے وہ صرف تیری ہی طرف سے ہے تو تنہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں تیرے ہی لئے حمد ہے اور تیرے ہی لئے شکر ہے۔"

تو اس نے اس دن کے انعامات خداوندی کا شکریہ ادا کر دیا، اور اگر شام کو کہہ لے تو اس رات کے انعامات خداوندی کا شکریہ ادا کر دیا۔ (ابوداؤد ونسائی وغیرہ)

فائدہ: اگر شام کو پڑھے تو مَا اَصْبَحَ بِيْ کی جگہ مَا اَمْسٰى بِيْ کہے۔

اور حضرت ثوبان ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان بندہ صبح وشام تین مرتبہ یہ کلمات۔

پڑھ لے تو اللہ کے ذمے ہوگا کہ قیامت کے دن اسے راضی کرے۔

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا (ترمذی)

ترجمہ: "میں اللہ تعالیٰ کو رب ماننے پر اور اسلام کو دین ماننے پر اور محمد ﷺ کو نبی ماننے پر راضی ہوں۔"

رات کو پڑھنے کی چیزیں

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہر رات میں سورۂ واقعہ (پ ۲۷) پڑھ لیا کرے اسے فاقہ نہ ہوگا۔

(بیہقی فی شعب الایمان)

(۲) حضرت عثمان ﷛ فرماتے ہیں کہ جو شخص آل عمران کی آخری دس آیات اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے آخر سورت تک کسی رات کو پڑھ لے تو اسے رات بھر نماز پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ (مشکوٰۃ)

(۳) حضرت جابر ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو جب تک سورہ الٓم سجدہ (جو اکیسویں پارہ میں ہے) اور سورہ تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ نہ پڑھ لیتے تھے اس وقت تک نہ سوتے تھے۔

(۴) حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورت تک جو شخص کسی رات کو پڑھ لے گا تو یہ دونوں آیتیں اس کیلئے کافی ہوں گی یعنی وہ ہر شر اور مکروہ سے محفوظ رہے گا۔ (بخاری و مسلم)

سوتے وقت پڑھنے کی چیزیں

جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کرلے اور اپنے بستر کو تین بار جھاڑ لیوے، پھر داہنی کروٹ پر لیٹ جائے اور سر یا رخسار کے نیچے داہنا ہاتھ رکھ کر تین بار پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ (مشکوۃ شریف)

ترجمہ: "اے اللہ! تو مجھے اپنے عذاب سے بچائیو جس روز تو اپنے بندوں کو جمع کریگا۔"

یا یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی (بخاری و مسلم)

ترجمہ: "اے اللہ! میں تیرا نام لے کر مرتا اور جیتا ہوں۔"

حضرت انس ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تو نے اپنے بستر پر پہلو رکھا اور سورہ فاتحہ اور سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھ لی تو موت کے علاوہ تو

ہر چیز سے محفوظ ہو گیا۔

(حصن حصین البزار)

ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو کچھ بتایئے جسے (سوتے وقت) پڑھ لوں جب کہ اپنے بستر پر لیٹوں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ سورہ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھو کیونکہ اس میں شرک سے بیزاری ((کا اعلان)) ہے۔ (مشکوٰۃ عن الترمذی)

بعض احادیث میں ہے کہ اس کو پڑھ کر سو جائے یعنی اس کو پڑھنے کے بعد کسی سے نہ بولے۔ (حصن حصین)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر رات کو جب (سونے کے لئے) بستر پر تشریف لاتے تو سورہ قل ھو اللہ احد اور سورہ قل اعوذ برب الفلق اور سورہ قل اعوذ برب الناس پڑھ کر ہاتھ کی دونوں ہتھیلیوں پر اس طرح دم کرتے کہ کچھ تھوک کے ذرات بھی نکل جاتے' اس کے بعد جہاں تک ممکن ہو سکتا' پورے بدن پر دونوں ہاتھوں کو پھیرتے تھے' تین مرتبہ ایسا ہی کرتے تھے اور ہاتھ پھیرتے وقت سر اور چہرہ اور سامنے کے حصہ سے شروع فرماتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

اس کے علاوہ ۳۳ بار سبحان اللہ' ۳۳ بار الحمد للہ ۳۴ بار اللہ اکبر بھی پڑھے۔ (مشکوٰۃ)

اور آیۃ الکرسی بھی پڑھے۔ اس کے پڑھنے والے کے لئے اللہ کی جانب سے رات بھر ایک محافظ فرشتہ مقرر رہے گا اور کوئی شیطان اس کے پاس نہ آئے گا۔ (بخاری)

نیز یہ بھی تین بار پڑھے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ اس کی فضیلت یہ ہے کہ رات کو سوتے وقت پڑھنے والے کے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ (بخاری)

جب سونے لگے اور نیند نہ آئے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدَاَتِ الْعُيُوْنُ وَاَنْتَ حَیٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ يَاحَیُّ يَاقَيُّوْمُ اَهْدِئْ لَيْلِیْ وَاَنِمْ عَيْنِیْ

(حصن حصین)

ترجمہ: ''اے اللہ ستارے دور چلے گئے اور آنکھوں نے آرام لیا اور تو زندہ ہے اور قائم رکھنے والا ہے تجھے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند اے زندہ اور قائم رکھنے والے اس رات کو مجھے آرام دے اور میری آنکھ کو سلادے۔''

جب سوتے سوتے ڈر جائے یا گھبراہٹ ہو جائے یا نیند اچٹ جائے تو یہ دعا پڑھے۔

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ (حصن حصین)

''اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے واسطے سے میں اللہ کے غضب سے اور اس کے عذاب اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے وسوسے سے اور میرے پاس انکے آنے سے پناہ چاہتا ہوں۔''

فائدہ: جب خواب میں اچھی بات دیکھے تو الحمدللہ کہے اور اسے بیان کردے مگر اس سے کہے جس سے اچھے تعلقات ہوں اور آدمی سمجھدار ہو (تاکہ بری تعبیر نہ دے) اور اگر برا خواب دیکھے تو اپنی بائیں طرف تین دفعہ تھتکار دے اور کروٹ بدل دیوے یا کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگے اور تین مرتبہ یوں بھی کہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَمِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرُّؤْیَا (حصن حصین)

''میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے اور اس خواب کی برائی سے۔''

برے خواب کو کسی سے ذکر نہ کرے یہ سب عمل کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ وہ خواب اسے کچھ ضرر نہ پہنچائے گا۔ (مشکوٰۃ و حصن حصین)

انتباہ: اپنی طرف سے بنا کر جھوٹا خواب بیان کرنا سخت گناہ ہے۔ (بخاری)

جب سو کر اٹھے تو یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ

(بخاری و مسلم)

ترجمہ: ''سب تعریفیں خدا ہی کے لئے ہیں جس نے ہمیں مار کر زندگی بخشی اور ہم کو اسی طرف اٹھ کر جانا ہے۔'' (بخاری و مسلم)

یا یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُحْیِ الْمَوْتٰی وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

(حصن)

ترجمہ: ''سب تعریف اللہ ہی کیلئے ہے، جو مردوں کو زندہ فرماتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

بیت الخلا میں داخل ہونے سے پہلے پڑھنے کی دعا

جب بیت الخلا جائے تو داخل ہونے سے پہلے بسم اللہ کہے، حدیث شریف میں ہے کہ شیطان کی آنکھوں اور انسان کی شرم گاہوں کے درمیان بسم اللہ آڑ بن جاتی ہے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت۔''

(مشکوٰۃ حصن حصین)

جب بیت الخلاء سے نکلے تو غُفْرَانَكَ (اے اللہ میں تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں) کہے اور یہ دعا پڑھے۔''

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ (مشکوۃ)

''سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے چین دیا۔''

جب وضو کرنا شروع کرے تو پہلے

بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے (حدیث شریف میں وضو کے شروع میں اللہ کا نام

لینا آیا ہے اس کے الفاظ متعین طور پر نہیں آئے بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لے)۔

وضو کے درمیان یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ

(حصن عن النسائی)

ترجمہ: ''اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میری گھر کو وسیع فرما اور رزق میں برکت دے۔ جب وضو کر چکے تو آسمان کی طرف منہ کر کے یہ دعا پڑھے۔''

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اس کو وضو کے بعد پڑھنے سے پڑھنے والے کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ (مشکوۃ)

بعض روایات میں اس کو وضو کے بعد تین بار پڑھنا آیا ہے۔ (حصن حصین)

پھر یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ (حصن)

ترجمہ: اے اللہ! مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں اور بہت پاک رہنے والوں میں شامل فرما (حصن)

اور یہ دعا بھی پڑھے

سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ (حصن عن المستدرک)

ترجمہ: اے اللہ! تو پاک ہے اور میں تیری تعریف بیان کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ صرف تو ہی معبود ہے اور میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

جب مسجد میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (مشکوۃ)

ترجمہ: اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

خارج نماز مسجد میں یہ پڑھے

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ (مشکوۃ باب المساجد)

ترجمہ: اللہ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

مسجد سے نکلے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں (مسلم شریف)

جب اذان کی آواز سنے تو یہ پڑھے

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا

ترجمہ: "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور میں انکو رسول ماننے پر اور اسلام کو دین ماننے پر راضی ہوں۔"

حدیث شریف میں ہے کہ اذان کی آواز سن کر جو شخص اس کو پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (مسلم)

اور حدیث شریف میں ہے جو شخص موذن کا جواب دے اس کے لئے جنت ہے (حصن) لہٰذا موذن کا جواب دیوے یعنی جو موذن کہے وہی کہتا جائے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے۔ (مشکوۃ) اور بعینہٖ یہی کلمات بھی کہے سکتا ہے۔

جب مغرب کی اذان ہو تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ وَاِدْبَارُ نَھَارِکَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِکَ فَاغْفِرْ لِیْ (مشکوۃ)

ترجمہ: ”اے اللہ! یہ تیری رات کے آنے اور تیرے دن کے جانے کا وقت ہے تیرے پکارنے والے موذن حضرات کی آوازیں ہیں سو مجھے بخش دے۔“

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ نے مجھے یہ دعا اذان مغرب کے پڑھنے کے لئے تعلیم فرمائی تھی۔ (ابوداؤد)

اذان ختم ہونے کے بعد درود شریف پڑھ کر یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَاتُخْلِفُ الْمِیْعَادَ (مشکوۃ)

ترجمہ: ”اے اللہ! اس پوری پکار کے رب اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد (ﷺ) کو وسیلہ عطا فرما (جو جنت کا ایک درجہ ہے) اور ان کو فضیلت عطا فرما اور ان کو مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے بیشک تو وعدہ خلافی نہیں فرماتا ہے۔“

اذان کی دعا میں لفظ وعدتہ تک بخاری وغیرہ کی روایت ہے اور اس کے بعد جو لفظ ہیں

وہ بیہقی کی سنن کبریٰ میں ہیں۔ (حصن)

تنبیہ: اذان کی دعا میں لفظ والدرجۃ الرفیعۃ جو مشہور ہے وہ حدیث شریف سے ثابت نہیں ہے۔

اس کے پڑھ لینے سے رسول اللہ ﷺ کی شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

جب گھر میں داخل ہو تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ط

ترجمہ: "اے اللہ میں تجھ سے اچھا داخل ہونا اور اچھا باہر جانا مانگتا ہوں ہم اللہ کا نام لیکر داخل ہوئے اور ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا جو ہمارا رب ہے۔"

اس کے بعد اپنے گھر والوں کو سلام کرے۔ (مشکوٰۃ)

جب گھر سے نکلے تو یہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

ترجمہ: میں اللہ کا نام لے کر نکلا میں نے اللہ پر بھروسہ کیا' گناہوں سے بچانا اور نیکیوں کی قوت دینا اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص گھر سے نکل کر اس کو پڑھے تو اس کو (غائبانہ) ندا دی جاتی ہے کہ تیری ضرورتیں پوری ہوں گی اور وہ (ضرر اور نقصان سے) محفوظ رہے گا۔ اور ان کلمات کو سن کر شیطان وہاں سے ہٹ جاتا ہے یعنی اس کے بہکانے اور ایذا دینے سے باز رہتا ہے۔ (ترمذی)

اور آسمان کی طرف منہ اٹھا کر یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَیَّ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: "اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ گمراہ ہو جاؤں

یا گمراہ کر دیا جاؤں یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے یا جہالت کروں یا مجھ پر جہالت کی جائے۔"

یہ دعا حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے' وہ فرماتی ہیں کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ حضور اقدس ﷺ میرے گھر سے نکلے ہوں اور یہ دعا نہ پڑھی ہو۔

جب بازار میں داخل ہو تو یہ پڑھے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ترجمہ: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے' وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے' اسے موت نہ آئے گی' اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے' وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

حدیث شریف میں ہے کہ بازار میں اس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ دس لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے اور دس لاکھ گناہ معاف فرما دیں گے اور دس لاکھ درجے بلند فرما دیں گے اور اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیں گے۔ (رواہ الترمذی وابن ماجہ)

اور یہ بھی پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً (حصن)

ترجمہ: "میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوا' اے اللہ! میں تجھ سے اس بازار کی اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کی خیر طلب کرتا ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں' اس بازار کے شر سے اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کے شر سے' اے اللہ

! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ یہاں جھوٹی قسم کھاؤں یا معاملہ میں ٹوٹا اٹھاؤں۔"

فائدہ: بازار سے واپس آنے کے بعد قرآن شریف کی دس آیات کہیں سے پڑھے۔ (حسن ابن الطبرانی)

جب کھانا شروع کرے تو پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ (حصن)

ترجمہ: میں نے اللہ کے نام سے اور اللہ کی برکت پر کھانا شروع کیا۔

اگر شروع میں بسم اللہ بھول جائے تو یاد آنے پر یہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ (ترمذی)

ترجمہ: میں نے اس کے اول و آخر میں اللہ کا نام لیا۔

فائدہ: کھانے پر بسم اللہ پڑھی جائے تو شیطان کو اس میں کھانے کا موقع مل جاتا ہے۔ (مشکوۃ)

جب کھانا کھا چکے تو یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (حصن حصین)

ترجمہ: سب تعریفیں خدا کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا۔

یا یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ (ترمذی)

ترجمہ: اے اللہ تو ہمیں اس میں برکت عنایت فرما اور اس سے بہتر نصیب فرما۔

یا یہ پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ

ترجمہ: ''سب تعریفیں خدا ہی کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے نصیب کیا بغیر میری قوت اور کوشش کے۔''

کھانے کے بعد اس کے پڑھ لینے سے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(مشکوٰۃ کتاب اللباس)

جب دستر خوان سے اٹھنے لگے تو یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا

ترجمہ: ''سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ایسی تعریف جو بہت ہو اور پاکیزہ ہو اور بابرکت ہو اے ہمارے رب! ہم اس کھانے کو کافی سمجھ کر یا بالکل رخصت کر کے یا اس سے غیر محتاج ہو کر نہیں اٹھ رہے ہیں۔'' (بخاری)

دودھ پی کر یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ (ترمذی)

''اے اللہ! تو اس میں ہمیں برکت دے اور ہم کو اور زیادہ دے۔''

جب کسی کے یہاں دعوت کھائے تو یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ (مسلم)

ترجمہ: ''اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا تو اسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اسے پلا۔''

یا یہ پڑھے:

اَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَاَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّآئِمُوْنَ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: ''نیک بندے تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تم پر رحمت بھیجیں اور روزہ دار تمہارے پاس افطار کریں۔''

اور ان کے ساتھ وہ دعائیں بھی جو پہلے گزر چکی ہیں جن میں اللہ کا شکر اور حمد ہے جب میزبان کے گھر سے چلنے لگے تو اسے یہ دعا دے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: ''اے اللہ! ان کے رزق میں برکت دے اور ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما۔''

پانی یا اور کوئی پینے کی چیز بیٹھ کر پئے اور اونٹ کی طرح ایک سانس میں نہ پئے بلکہ دو یا تین سانسوں سے پئے اور برتن میں سانس نہ لے اور نہ پھونک مارے اور جب پینے لگے تو بسم اللہ پڑھ لے اور جب پی چکے تو الحمد للہ کہے۔ (مشکوٰۃ)

جب روزہ افطار کرنے لگے تو یہ پڑھے

☆ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: ''اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیے ہوئے رزق سے روزہ کھولا۔''

ذَهَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ (ابو داود)

اگر کسی کے یہاں افطار کرے تو ان کو یہ دعا دے:

اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ (حصن)

ترجمہ: ''تمہارے پاس روزہ دار افطار کریں اور نیک بندے تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تم پر رحمت بھیجیں۔''

جب کپڑا پہنے تو یہ پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ كَسَانِىْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّىْ وَلَا قُوَّةٍ

ترجمہ: ''سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے یہ کپڑا مجھے پہنایا اور نصیب

کیا، بغیر میری کوشش اور قوت کے۔"

کپڑا پہن کر اس کو پڑھ لینے سے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

جب نیا کپڑا پہنے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيْهِ اَسْئَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: "اے اللہ! تیرے ہی لیے سب تعریف ہے جیسا کہ تو نے یہ کپڑا مجھے پہنایا، میں تجھ سے اسکی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے۔"

نیا کپڑا پہننے کی دوسری دعا

حضرت عمر ﷛ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نیا کپڑا پہنے تو یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ

ترجمہ: "سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے کپڑا پہنایا جس سے میں اپنی شرم کی جگہ چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس کے ذریعہ خوبصورتی حاصل کرتا ہوں۔"

اور پھر پرانے کپڑے کو صدقہ کر دے تو زندگی میں اور مرنے کے بعد خدا کی حفاظت اور خدا کی ستاری میں رہے گا (یعنی خدا اسے مصیبتوں سے محفوظ رکھے گا اور اس کے گناہوں کو پوشیدہ رکھے گا)۔ (مشکوٰۃ)

فائدہ: جب کپڑا اتارے تو بسم اللہ کہہ کر اتارے کیونکہ بسم اللہ کی وجہ سے شیطان اس کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھ سکے گا۔ (حصن)

جب کسی مسلمان کو نیا کپڑا پہنے دیکھے تو یوں دعا دے:

تُبْلِیْ وَیُخْلِفُ اللّٰہُ (حصن حصین)

ترجمہ: ''تم اس کپڑے کو پرانا کرو اور اس کے بعد خدا تمہیں اور کپڑا دے۔''

(یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری عمر میں برکت دے' اور اس کپڑے کو پہننا اور استعمال کرنا اور بوسیدہ کرنا اور اسکے بعد دوسرا کپڑا پہننا نصیب فرمائے)

یہ الفاظ مردوں کو اور لڑکوں کو دعا دینے کے لیے ہیں' اگر کسی عورت کو نیا کپڑا پہنے دیکھے تو یہ الفاظ کہے:

اَبْلِیْ وَاَخْلِقِیْ ثُمَّ اَبْلِیْ وَاَخْلِقِیْ

ترجمہ: ''یعنی اسے پرانا کرو پھر پرانا کرو۔''

حضور اکرم ﷺ نے حضرات ام خالد ؓ کو یہ دعا دی تھی' حضرت ام خالدؓ بیان فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں کچھ کپڑے لائے گئے' جن میں ایک چھوٹی سی سیاہ رنگ کی چادر اچھی قسم کی تھی۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس ام خالد کو لے آؤ (یہ اس وقت چھوٹی سی تھیں) چنانچہ مجھ کو (گود میں) اٹھا کر لایا گیا۔ پس آپ نے اپنے مبارک ہاتھ میں وہ چادر لے کر مجھے اوڑھا دی اور دعا دیتے ہوئے یہ فرمایا: اَبْلِیْ وَاَخْلِقِیْ ثُمَّ اَبْلِیْ وَاَخْلِقِیْ (اسے پرانا کرے پھر تو اسے پرانا کرے)

حضرت ام خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اس چادر میں سبز رنگ یا پیلے رنگ کے نشان (گوٹ یا جھالر یا کڑھائی کے کام) تھے' آپ نے فرمایا: اے ام خالد! یہ اچھا ہے (جیسے بچوں سے دل خوش کرنے کے لیے باتیں کیا کرتے ہیں) حضرت ام خالد نے فرمایا کہ اس کے بعد میں آپ کی پشت کے پیچھے جا کر خاتم النبوۃ سے کھیلنے لگی تو میرے والد نے مجھے جھڑک دیا' اس پر حضور اقدس ﷺ نے فرمایا چھوڑ دو اسے (یعنی کچھ نہ کہو)

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۷۵ بحوالہ بخاری)

جب آئینہ دیکھے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ (حصن حصین)

ترجمہ: ''اے اللہ جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی میرے اخلاق بھی اچھے کر دے۔''

دولہا کو یہ مبارک بادی دے

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ

(احمد و ترمذی)

ترجمہ: ''اللہ تجھے برکت دے اور تم دونوں پر برکت نازل کرے اور تم دونوں کا خوب نباہ کرے۔''

جب چاند پر نظر پڑے تو یہ پڑھے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا (ترمذی)

ترجمہ: ''میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس کے شر سے۔''

نیا چاند دیکھے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ (حصن)

ترجمہ: ''اے اللہ! اس چاند کو ہمارے اوپر برکت اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور ان اعمال کی توفیق کے ساتھ نکلا ہوا رکھ جو تجھے پسند ہیں اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔''

جب کسی کو رخصت کرے تو یہ پڑھے

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ (ترمذی)

ترجمہ: ''اللہ کے سپرد کرتا ہوں تیرا دین اور تیری امانت داری کی صفت اور

تیرے عمل کا انجام۔''

اور اگر وہ سفر کو جا رہا ہے تو یہ دعا بھی اس کو دے

زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ ذَنْبَكَ يَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ. (ترمذی)

ترجمہ: ''خدا پرہیزگاری کو تیرے سفر کا سامان بنائے اور تیرے گناہ بخشے اور جہاں تو جائے وہاں تیرے لیے خیر آسان فرمائے۔''

پھر جب وہ روانہ ہو جائے تو یہ دعا دے

اَللّٰهُمَّ اطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ (ترمذی)

ترجمہ: ''اے اللہ اس کے سفر کا راستہ جلدی سے طے کرا دے اور اس پر سفر آسان فرما دے۔''

جو رخصت ہو رہا ہو وہ رخصت کرنے والے سے یوں کہے

اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهٗ (حصن)

ترجمہ: ''تم کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کی حفاظت میں دی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں۔''

جب سفر کا ارادہ کرے تو یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بِكَ اُصُوْلُ وَبِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَسِيْرُ (حصن)

ترجمہ: ''اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے (دشمنوں پر) حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے ان کے دفع کرنے کی تدبیر کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے چلتا ہوں۔''

جب سوار ہونے لگے اور رکاب یا پائدان پر قدم رکھے تو بسم اللہ کہے اور جب جانور کی پشت یا سیٹ پر بیٹھ جائے تو الحمد للہ کہے پھر یہ آیت پڑھے

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ (سورہ زخرف پارہ ۲۵)

ترجمہ: ''اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے قبضہ میں دے دیا اور اس کی قدرت کے بغیر ہم اسے قبضہ میں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم کو اپنے رب کی طرف جانا ہے۔''

اس کے بعد تین مرتبہ الحمد للہ تین بار اللہ اکبر کہے' پھر یہ دعا پڑھے

سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ (من المشکوٰۃ)

ترجمہ: ''اے اللہ تو پاک ہے' بے شک میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے کیونکہ گناہوں کو صرف تو ہی بخش سکتا ہے۔''

جب سفر کو روانہ ہونے لگے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی' اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِلَنَا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ (مشکوٰۃ از مسلم)

ترجمہ: ''اے اللہ! ہم تجھ سے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری کا سوال کرتے ہیں اور ان اعمال کا سوال کرتے ہیں جن سے آپ راضی رہیں' اے اللہ! ہمارے اس سفر کو ہم پر آسان فرما دے اور اس کا راستہ جلدی طے کرا دے' اے اللہ تو سفر میں ہمارا ساتھی ہے اور ہمارے پیچھے گھربار کا کارساز ہے' اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں سفر کی مشقت اور گھربار میں بری

واپسی سے اور بری حالت کے دیکھنے سے اور بننے کے بعد بگڑنے سے اور مظلوم کی بد دعا سے۔"

فائدہ: سفر کو روانہ ہونے سے قبل اپنے گھر میں دو رکعت نماز نفل پڑھنا بھی مستحب ہے۔ (کتاب الاذکار للنووی)

فائدہ: جب بلندی پر چڑھے تو اللہ اکبر پڑھے اور بلندی سے نیچے اترے تو سبحان اللہ کہے اور جب کسی پانی بہنے کے نشیب میں گزرے تو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھے اگر سواری کا پیر پھسل جائے (یا ایکسیڈنٹ ہو جائے تو) بسم اللہ کہے۔ (حصن)

بحری جہاز یا کشتی میں سوار ہو تو یہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِيهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

ترجمہ: "اللہ کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے بے شک میرا پروردگار ضرور بخشنے والا مہربان ہے اور کافروں نے خدا کو نہ پہچانا جیسا کہ اسے پہچاننا چاہیے حالانکہ قیامت کے دن ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے وہ پاک ہے اور اس عقیدہ سے برتر ہے جو مشرک شرکیہ عقیدے رکھتے ہیں۔" (حصن حصین)

جب کسی منزل یا ریلوے اسٹیشن یا موٹر اسٹینڈ پر اترے تو یہ پڑھے

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (مسلم)

ترجمہ: "اللہ کے پورے کلمات کے واسطے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے۔"

اس کے پڑھ لینے سے کوئی چیز وہاں سے روانہ ہونے تک ان شاء اللہ ضرر نہ پہنچائے گی جب وہ بستی نظر آئے جس میں جانا ہے تو یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرْضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ فَاِنَّا نَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ اَهْلِهَا وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا

ترجمہ: ''اے اللہ! جو ساتوں آسمانوں اور ان سب چیزوں کا رب ہے جو آسمانوں کے نیچے ہیں اور جو ساتوں زمینوں کا اور ان سب چیزوں کا رب ہے جو ان کے اوپر ہیں اور جو شیطانوں کا اور ان سب کا رب ہے جن کو شیطانوں نے گمراہ کیا ہے اور جو ہواؤں کا اور ان چیزوں کا رب ہے جنہیں ہواؤں نے اڑایا ہے سو ہم تجھ سے اس آبادی کی اور اس کے باشندوں کی خیر کا سوال کرتے ہیں اور اس کے شر سے اور اس کی آبادی کے شر سے پناہ چاہتے ہیں جو اس کے اندر ہیں۔''

جب کسی شہر یا بستی میں داخل ہونے لگے تو تین بار یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا (حصن)

ترجمہ: ''اے اللہ! تو ہمیں اس میں برکت دے۔''

پھر یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا

(حصن عن الطبرانی)

ترجمہ: ''اے اللہ! تو ہمیں اس کے میوے نصیب فرما اور یہاں کے باشندوں کے دلوں میں ہماری محبت اور یہاں کے نیک لوگوں کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا فرما۔''

جب سفر میں رات ہو جائے تو یہ پڑھے

يَا أَرْضُ رَبِّي وَرَبُّكِ اللّٰهُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدُبُّ مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِي الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ (حصن)

ترجمہ: ''اے زمین! میرا اور تیرا رب اللہ ہے میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں تیرے شر سے اور ان چیزوں کے شر سے جو تجھ میں پیدا کی گئی ہیں اور جو تجھ پر چلتی ہیں اور اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیر سے اور اژدہے سے اور سانپ سے اور بچھو سے اور اس شہر کے رہنے والوں سے اور باپ سے اور اولاد سے۔''

سفر میں جب سحر کا وقت ہو تو یہ پڑھے

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَنِعْمَتِهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ (مسلم)

ترجمہ: ''سننے والے نے (ہم سے) اللہ کی تعریف بیان کرنا سنا اور اسکی نعمت کا اور ہم کو اچھے حال میں رکھنے کا اقرار جو ہم نے کیا وہ بھی سنا' اے ہمارے رب! تو ہمارے ساتھ رہ اور ہم پر فضل فرما' یہ دعا کرتے ہوئے دوزخ کی پناہ چاہتا ہوں۔''

بعض روایات میں آیا ہے کہ اس کو بلند آواز سے تین بار پڑھے: (حصن عن المستدرک)

فائدہ: حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو سوار اپنے سفر میں دنیاوی باتوں سے دل ہٹا کر اللہ کی طرف دھیان رکھے اور اسکی یاد میں لگا رہے تو اس کے ساتھ فرشتہ رہتا ہے' اور جو شخص واہیات شعروں یا کسی اور بیہودہ شغل میں لگا رہتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان رہتا ہے۔ (حصن)

اگر سفر میں دشمن کا خوف ہو تو سورۃ لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ پڑھے' بعض بزرگوں نے اس کو مجرب بتایا ہے۔ (حصن)

سفر سے واپس ہونے کے آداب

جب سفر سے واپس ہونے لگے تو سواری پر بیٹھ کر سواری کی دعا پڑھنے کے بعد وہ دعا پڑھے جو سفر کو روانہ ہوتے وقت پڑھی تھی یعنی اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی (آخر تک) اور جب روانہ ہو جائے تو سفری و دیگر دعاؤں اور مسنون آداب کا خیال رکھتے ہوئے ہر بلندی پر اللہ اکبر تین بار کہے اور پھر یہ پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: ''کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کیلئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں (اللہ کی) بندگی کرنیوالے ہیں اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں سجدہ کرنیوالے ہیں اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا ہے اپنے بندہ کی مدد فرمائی اور مخالف لشکروں کو شکست دی۔''

سفر سے واپس ہو کر اپنے شہر یا بستی میں داخل ہوتے ہوئے پڑھے

☆ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ (مسلم کتاب الحج)

ترجمہ: ''ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں (اللہ کی) بندگی کرنیوالے ہیں اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔''

فائدہ: حضور اکرم ﷺ جمعرات کے دن سفر کے لیے روانہ ہونے کو پسند فرماتے تھے۔ (بخاری)

سفر سے واپس ہو کر جب گھر میں داخل ہو تو یہ پڑھے

اَوْبًا اَوْبًا لِرَبِّنَا تَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا (حصن)

ترجمہ: ''میں واپس آیا ہوں میں واپس آیا ہوں اپنے رب کے سامنے ایسی توبہ کرتا ہوں جو ہم پر کوئی گناہ نہ چھوڑے۔''

جب کسی کو مصیبت یا پریشانی یا برے حال میں دیکھے تو یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ عَافَانِىْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِىْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا

ترجمہ: ''سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے اس حال سے بچایا جس میں تجھے مبتلا فرمایا اور اس نے اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت دی۔''

اس کی فضیلت یہ ہے کہ اس کے پڑھ لینے سے وہ مصیبت یا پریشانی پڑھنے والے کو نہ پہنچے گی جس میں وہ مبتلا تھا جسے دیکھ کر یہ دعا پڑھی گئی۔ (مشکوۃ شریف)

فائدہ: اگر وہ شخص مصیبت میں مبتلا ہو تو اس دعا کو آہستہ پڑھے تاکہ اسے رنج نہ ہو اور اگر وہ گناہ میں مبتلا ہو تو زور سے پڑھے تاکہ اسے عبرت ہو۔

جب کسی مسلمان کو ہنستا دیکھے تو یوں دعا دے

اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: ''خدا تجھے ہنساتا رہے۔''

جب دشمنوں کا خوف ہو تو یوں پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِىْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

(ابوداؤد)

ترجمہ: ''اے اللہ! ہم تجھے ان (دشمنوں) کے سینوں میں (تصرف کرنیوالا) بناتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔''

اگر دشمن گھیر لیں تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا (حصن)

ترجمہ: ''اے اللہ! ہماری آبرو کی حفاظت فرما اور خوف ہٹا کر ہمیں امن سے رکھ۔''

مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ پڑھے

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

ترجمہ: ''اے اللہ تو پاک ہے اور میں تیری حمد بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔''

اگر مجلس میں اچھی باتیں کی ہوں گی تو یہ کلمات ان پر مہر بن جائیں گے اور اگر فضول اور لغو باتیں کی ہوں گی تو یہ کلمات ان کا کفارہ بن جائیں گے۔ (ابوداؤد وغیرہ)

بعض روایات میں ہے کہ ان کلمات کو تین بار کہے۔ (ترغیب)

جب کوئی پریشان ہو تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (حصن)

ترجمہ: ''اے اللہ! میں تیری رحمت کی امید کرتا ہوں، مجھے پل بھر بھی میرے سپرد نہ فرما اور میرا سارا حال درست فرما دے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

یا یہ پڑھے

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ (سورۃ آل عمران پارہ ۴)

ترجمہ: ''اللہ ہمیں کافی ہے اور وہ بہتر کارساز ہے۔''

یا یہ پڑھے:

اَللّٰہُ اللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْأً (حصن)

ترجمہ: "اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہیں بناتا۔"

یا یہ پڑھے:

یَا حَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ (مستدرک حاکم)

ترجمہ: "اے زندہ اور اے قائم رکھنے والے! میں تیری رحمت کے واسطہ سے فریاد کرتا ہوں۔"

یا یہ پڑھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ

ترجمہ: "اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بیشک میں (گناہ کر کے) اپنی جان پر ظلم کرنیوالوں میں سے ہوں۔"

قرآن شریف میں ہے کہ ان الفاظ کے ذریعے حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں اللہ کو پکارا تھا۔

(سورۃ الانبیاء ع ۶)

اور حدیث شریف میں ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کبھی کوئی مسلمان ان الفاظ کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور اسکی دعا قبول فرمائیں گے۔ (ترمذی)

جس کے پاس صدقہ کرنے کے لئے مال نہ ہو تو وہ یہ درود پڑھا کرے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ (الترغیب عن ابن حبان)

ترجمہ: "اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد (ﷺ) پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور تمام مومنین، مومنات، مسلمین و مسلمات پر (بھی) رحمت نازل فرما۔"

شب قدر کی یہ دعا ہے

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ (ترمذی)

ترجمہ: "اے اللہ! بے شک تو معاف فرمانیوالا ہے۔ معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے۔ لہٰذا تو مجھے معاف فرمادے۔"

اپنے ساتھ احسان کرنے والے کو یہ دعا دے

جَزَاكَ اللّٰهُ خَیْرًا (مشکوۃ)

ترجمہ: "تجھے اللہ (اس) کی جزائے خیر دے۔"

جب قرضہ ادا کر دے تو اس کو یوں دعا دے

اَوْفَیْتَنِیْ اَوْفَی اللّٰهُ بِكَ (حصن)

ترجمہ: "تو نے میرا قرضہ ادا کر دیا۔ اللہ تجھے (دنیا و آخرت) میں بہت دے۔"

جب اپنی کوئی محبوب چیز دیکھے تو یہ پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ (حصن)

ترجمہ: "سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔ جس کی نعمت سے اچھی چیزیں مکمل ہوتی ہیں۔"

اور جب کبھی دل برا کر دینے والی چیز پیش آئے تو یوں کہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ

ترجمہ: "ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہی تعریف کا مستحق ہے۔"

جب کوئی چیز گم ہو جائے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ رَادَّ الضَّآلَّةِ وَهَادِيَ الضَّآلَّةِ اَنْتَ تَهْدِيْ مِنَ الضَّلَالَةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَآلَّتِيْ بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ (حصن حصين)

ترجمہ: ''اے اللہ! اے گم شدہ کو واپس کرنے والے اور راہ بھٹکے ہوئے کو راہ دکھانیوالے تو ہی گمشدہ کو راہ دکھاتا ہے۔ اپنی قدرت اور غالبیت کے ذریعہ میری گم شدہ چیز کو واپس فرمادے کیونکہ وہ بے شک تیری عطا اور تیرے فضل سے مجھے ملی تھی۔''

جب نیا پھل پاس آئے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا

ترجمہ: ''اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت دے اور ہمیں ہمارے شہر میں برکت دے اور غلہ ناپنے کے پیمانوں میں برکت دے۔''

اس کے بعد اس پھل کو اپنے سب سے چھوٹے بچے کو دے دے۔ (مسلم)

یا اس وقت اس مجلس میں جو سب سے چھوٹا بچہ ہو اسکو دے دے۔ (حصن)

بارش کے لئے تین بار یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا (مسلم)

ترجمہ: ''اے اللہ! ہماری فریاد رسی فرما۔''

یا یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلٰى اَرْضِنَا زِيْنَتَهَا وَسَكَنَهَا (حصن)

ترجمہ: ''اے اللہ! ہماری زمین میں زینت (یعنی پھول بوٹے) اور اس

کا آرام نازل فرما۔"

فائدہ: اللہ کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کرنے کو بارش ہونے میں بڑا دخل ہے۔

جب بادل آتا ہوا نظر پڑے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَ بِهٖ اَللّٰهُمَّ سَيْبًا نَافِعًا

(حصن حصین)

ترجمہ: "اے اللہ! ہم اس چیز کی برائی سے تیری پناہ چاہتے ہیں جسے لے کر یہ بادل بھیجا گیا' اے اللہ! نفع دینے والی بارش برسا۔"

اگر بادل برسے بغیر کھل جاتے تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرے کہ اللہ پاک نے اس کو کسی مصیبت کا ذریعہ نہیں بنایا۔

جب بارش ہونے لگے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ طَيِّبًا نَافِعًا (بخاری)

ترجمہ: "اے اللہ! اس کو بہت برسنے والا اور نفع بخش بنا۔"

اور جب بارش حد سے زیادہ ہونے لگے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالْاٰجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ

ترجمہ: "اے اللہ! ہمارے آس پاس اس کو برسا اور ہم پر نہ برسا۔ اے اللہ ٹیلوں پر بنوں پر اور پہاڑوں پر اور نالوں پر اور درخت پیدا ہونے کی جگہوں میں برسا۔" (حصن)

جب کڑکنے اور گرجنے کی آواز سنے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ (ترمذی)

ترجمہ: ''اے اللہ! ہم کو اپنے غضب سے قتل نہ فرما اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ فرما اور اس سے پہلے ہمیں عافیت نصیب فرما۔''

اور جب آندھی آئے تو اس کی طرف منہ کرے اور دو زانو ہو کر عین حالت تشہد کی طرح بیٹھ کر یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْھَا عَذَابًا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رِیْحًا وَّلَا تَجْعَلْھَا رِیْحًا (حصن)

ترجمہ: ''اے اللہ! اسے رحمت بنا اور اسے عذاب نہ بنا اے اللہ اسے نفع والی بنا اور نقصان والی ہوا نہ بنا۔''

اگر آندھی کے ساتھ اندھیرا بھی ہو۔ (جسے کالی آندھی کہتے ہیں) تو سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے۔ (مشکوۃ)

ادائیگی قرض کے لئے یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

ترجمہ: ''اے اللہ! حرام سے بچاتے ہوئے حلال کے ذریعہ تو میری کفایت فرما اور اپنے فضل کے ذریعے مجھے اپنے غیر سے بے نیاز فرما دے۔''

ایک شخص نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اپنی مالی مجبوریوں کا ذکر کیا تو فرمایا کہ میں تم کو وہ کلمات نہ بتا دوں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائے تھے۔ اگر بڑے پہاڑ کے برابر بھی تم پر قرض ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ادا فرما دیں گے۔ اس کے بعد یہی دعا بتائی جو اوپر لکھی ہے۔ (ترمذی)

ادائیگی قرض کی دوسری دعا

حضرت ابو سعید خدری ﷜ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بڑے بڑے تفکرات نے اور بڑے بڑے قرضوں نے پکڑ لیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا! کہ تم کو ایسے الفاظ نہ بتاؤں جن کے کہنے سے اللہ تعالیٰ تمہارے تفکرات دور فرمادے اور تمہارے قرض کو ادا فرمادے۔ اس شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ضرور ارشاد فرمائیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ صبح و شام یہ پڑھا کرو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ

ترجمہ: ''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ فکر مندی سے اور رنج سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بس ہو جانے سے اور سستی کے آنے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں کنجوسی سے اور بزدلی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں قرض کے غلبہ سے اور لوگوں کی زورآوری سے۔''

اس شخص کا بیان ہے کہ میں نے اس پر عمل کیا تو اللہ پاک نے میری فکرمندی بھی دور فرمادی اور قرض بھی ادا فرمادیا۔ (ابوداؤد)

جب قربانی کرے تو جانور کو قبلہ رخ لٹا کر یہ دعا پڑھے

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ

میں نے اس ذات کی طرف اپنا رخ موڑا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا

فرمایا۔ (اس حال میں کہ میں ابراہیم حنیف کے دین پر ہوں) اور مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور مرنا سب اللہ کیلئے ہے جو رب العالمین ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں اے اللہ! یہ قربانی تیری توفیق سے ہے اور تیرے ہی لئے ہے۔"

اس کے بعد اس کا نام لے جس کی طرف سے ذبح کر رہا ہو اور اگر اپنی طرف سے ذبح کر رہا ہو تو اپنا نام لے۔ اس کے بعد بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے۔ (مشکوٰۃ)

جب کسی مسلمان سے ملاقات ہو تو یوں سلام کرے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

ترجمہ: "تم پر سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔"

اس کے جواب میں دوسرا مسلمان یوں کہے

وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

ترجمہ: "اور تم پر بھی سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔"

اگر لفظ ورحمۃ اللہ نہ بڑھایا جائے تو سلام اور جواب سلام ادا ہو جاتا ہے مگر جب مناسب الفاظ بڑھا دئے جائیں تو ثواب بھی بڑھ جائے گا۔ (من مشکوٰۃ باب الضیافۃ)

اگر کوئی مسلمان سلام بھیجے تو جواب میں یوں کہے

وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ (حصن)

ترجمہ: "اس پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔"

یا سلام لانے والے کو خطاب کر کے یوں کہے

وَعَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ (حصن)

ترجمہ: "تم پر اور اس پر سلامتی ہو۔"

جب چھینک آئے تو یوں کہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

ترجمہ: "سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔"

اس کو سن کر دوسرا مسلمان یوں کہے

یَرْحَمُكَ اللّٰہُ

ترجمہ: "اللہ تم پر رحم فرمائے۔"

اس کے جواب میں چھینکنے والا یوں کہے

یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ

ترجمہ: "اللہ تم کو ہدایت پر رکھے اور تمہارا حال سنوار دے۔" (مشکوٰۃ عن البخاری)

فائدہ: چھینک جسے آئی ہو اگر وہ عورت ہو تو جواب دینے والا "یَرْحَمُكِ اللّٰہُ" کاف کے زیر کے ساتھ کہے۔

فائدہ: اگر چھینکنے والا الحمد للہ نہ کہے تو سننے والے کے لیے یرحمک اللہ کہنا واجب نہیں اور اگر الحمد للہ کہے تو جواب دینا واجب ہے۔

فائدہ: چھینکنے والے کو زکام ہو یا اور کوئی تکلیف ہو، جسے چھینکیں آتی ہی چلی جائیں تو تین دفعہ کے بعد جواب دینا ضروری نہیں ہے۔ (مرقات و عمل الیوم واللیلۃ ابن السنی)

بدفالی لینا: کسی چیز یا کسی حالت کو دیکھ کر ہرگز بدفالی نہ لے۔ اس کو حدیث شریف میں شرک فرمایا گیا

ہے۔ اگر خواہ مخواہ بلا اختیار بدفالی کا خیال آوے تو یہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَذْھَبُ بِالسَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِكَ (حصن)

ترجمہ: ''اے اللہ! بھلائیوں کو آپ ہی وجود میں دیتے ہیں اور بدحالیوں کو صرف آپ ہی دور فرماتے ہیں برائی سے بچانے اور نیکی پر لگانے کی طاقت صرف آپ ہی کو ہے۔''

جب آگ لگتی دیکھے تو اللہ اکبر کے ذریعہ بجھائے۔ یعنی اللہ اکبر پڑھے۔ جس سے وہ اللہ تعالیٰ بجھ جائیگی۔ صاحب حصن حصین فرماتے ہیں کہ یہ مجرب ہے۔

جب کسی مریض کی مزاج پرسی کو جائے تو یوں کہے۔

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ (مشکوۃ)

ترجمہ: ''کچھ حرج نہیں۔ انشاء اللہ یہ بیماری تم کو گناہوں سے پاک کرنے والی ہے۔''

اور سات مرتبہ اس کے شفایاب ہونے کی یوں دعا کرے

اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ

ترجمہ: ''میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جو بڑا ہے۔ اور بڑے عرش کا رب ہے کہ تجھے شفا دے۔''

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سات مرتبہ اسکے پڑھنے سے مریض کو ضرور شفا ہوگی' ہاں اگر اس کی موت ہی آگئی ہو تو دوسری بات ہے۔ (مشکوۃ)

جب کوئی مصیبت پہنچے۔ (اگرچہ کانٹا ہی لگ جائے) تو یہ پڑھے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا (مسلم)

ترجمہ: ''بیشک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! میری مصیبت میں اجر دے۔ اور اس کے عوض مجھے اس سے اچھا بدل عنایت فرما۔''

جب بدن میں کسی جگہ زخم ہو یا پھوڑا پھنسی ہو تو شہادت کی انگلی کو منہ کے لعاب میں بھر کر زمین پر رکھ دے اور پھر اٹھا کر تکلیف کی جگہ پر پھیرتے ہوئے یہ پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''میں اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں یہ ہماری زمین کی مٹی ہے جو ہم میں سے کسی کے تھوک میں ملی ہوئی ہے تاکہ ہمارے رب کے حکم سے شفا ہو۔''

اگر کوئی چوپایہ (بیل بھینس وغیرہ) مریض ہو تو یہ پڑھے

لَا بَاْسَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا يَكْشِفُ الضُّرَّ اِلَّا اَنْتَ (حصن)

ترجمہ: ''کچھ ڈر نہیں ہے۔ اے لوگوں کے رب! دور فرما (اور) شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے سوا کوئی تکلیف دور نہیں کرسکتا۔''

اس کو پڑھ کر چار مرتبہ چوپایہ کے داہنے نتھنے میں اور تین مرتبہ اس کے بائیں نتھنے میں دم کرے۔ (حصن حصین عن ابن ابی شیبہ موقوفا علی ابن مسعود)

جس کی آنکھ میں درد یا تکلیف ہو تو یہ پڑھ کر دم کرے

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا

ترجمہ: ''میں اللہ کا نام لے کر دم کرتا ہوں۔ اے اللہ اس کی گرمی اور اس کی ٹھنڈک اور مرض کو دور فرما۔''

اس کے بعد یوں کہے۔ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ (اللہ کے حکم سے کھڑا ہو)۔

(حصن عن النسائی وغیرہ)

بعض عاملوں نے فرمایا ہے کہ نظر بد لگ جانے پر اس کو پڑھ کر دم کرے۔

آنکھ دکھنے آجائے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَارِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ

ترجمہ: ''اے اللہ! میری بینائی سے مجھے نفع پہنچا اور میرے مرتے دم تک اسے باقی رکھ اور دشمن میں میرا انتقام مجھے دکھلا اور جس نے مجھ پر ظلم کیا اسکے مقابلہ میں میری مدد فرما۔'' (حصن)

جب اپنے جسم میں کوئی تکلیف ہو یا کوئی دوسرا مسلمان تکلیف میں مبتلا ہو یہ پڑھے

رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِی الْاَرْضِ اِغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ اَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِّنْ شِفَائِكَ عَلٰی هٰذَا الْوَجَعِ. (مشکوٰۃ)

ترجمہ: ''ہمارا رب وہ اللہ ہے جو آسمان میں (تصرف) کرنیوالا ہے۔ تیرا نام پاک ہے۔ تیرا حکم آسمان اور زمین میں جاری ہے جیسا کہ تیری رحمت آسمان میں ہے سو تو زمین میں بھی اپنی رحمت بھیج اور ہمارے گناہ اور ہماری خطائیں بخش دے تو پاکیزہ لوگوں کا رب ہے سو تو اپنی رحمتوں میں سے ایک رحمت اور اپنی شفاؤں میں سے ایک شفا اس درد پر نازل کر دے''

فائدہ: جب کسی کو زہر یا جانور ڈس لے تو سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرے۔ (حصن)

فائدہ: جب کسی کی عقل ٹھکانے نہ ہو تین روز تک سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس پر تھتکار دے۔ (حصن)

جسے بخار چڑھ آئے اسی طرح کہیں درد ہو تو یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ (ترمذی)

ترجمہ: "اللہ کا نام لیکر شفا چاہتا ہوں جو بڑا ہے میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جو عظیم ہے جوش مارتی ہوئی رگ کے شر سے اور آگ کی گرمی کے شر سے۔"

بچھو کا زہر اتارنے کے لئے: حضور اقدس ﷺ کو بحالت نماز ایک مرتبہ بچھو نے ڈس لیا۔ آپ نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: بچھو پر اللہ کی لعنت ہو وہ نماز پڑھنے والے کو چھوڑتا ہے نہ کسی دوسرے کو۔ اسکے بعد پانی اور نمک منگایا اور نمک کو پانی میں گھول کر ڈنے کی جگہ پر پھیرتے رہے اور سورۃ قل یایھا الکافرون اور سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھتے رہے۔ (حصن حصین)

جلے ہوئے پر یہ پڑھ کر دم کرے۔

اِذْهَبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَاشَافِيَ اِلَّا اَنْتَ (حصن)

ترجمہ: "اے سب انسانوں کے رب! تکلیف کو دور فرما، تو شفا دینے والا ہے۔ (کیونکہ) تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔"

دم کرنیکا مطلب یہ ہے کہ دونوں ہونٹوں کو ملا کر ذرا قریب کر کے اس طرح پھونک مارے کہ تھوک کے کچھ ذرات نکل جائیں، جہاں دم کرنے کا ذکر ہے۔ یہی مطلب سمجھنا چاہئے۔

اگر بدن میں کسی جگہ درد ہو یا تکلیف ہو تو تکلیف کی جگہ داہنا ہاتھ رکھ کر تین بار بسم اللہ کہے پھر سات بار یہ پڑھے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ (مسلم)

ترجمہ: "اللہ کی ذات اور اس کی قدرت کی پناہ لیتا ہوں۔ اس چیز کے شر

سے جس کی تکلیف پا رہا ہوں۔ اور جس سے ڈر رہا ہوں۔"

ہر مرض کو دور کرنے کے لئے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ہم میں سے کسی کو جب کوئی تکلیف ہوتی تھی تو حضور اقدس ﷺ تکلیف کی جگہ پر اپنا ہاتھ پھیرتے ہوئے یہ پڑھتے تھے۔

اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُ كَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا (مشکوٰۃ)

ترجمہ: "اے لوگوں کے رب! تکلیف دور فرما اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں ہے۔ ایسی شفا دے جو ذرا مرض نہ چھوڑے۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب علیل ہوتے تھے۔ معوذات پڑھ کر اپنے ہاتھ پر دم فرماتے۔ پھر سارے بدن پر ہاتھ پھیرتے تھے۔ اور جس مرض میں آپ کی وفات ہوئی ہے۔ اس میں معوذ تین (چاروں قل یعنی سورۃ الکفرون، سورۃ الاخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ الناس کو معوذات کہا جاتا ہے) پڑھ کر میں آپ کے ہاتھ پر دم کرتی تھی۔ پھر آپ کے (تمام بدن) پر پھیرتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت ﷺ کے گھر میں جب کوئی بیمار ہوتا تھا تو آپ اس پر معوذات پڑھ کر دم فرماتے تھے۔ (مشکوٰۃ)

بچہ کو مرض یا کسی شر سے بچانے کے لئے

اُعِيْذُكَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ (بخاری)

ترجمہ: "میں اللہ کے پورے کلموں کے واسطے سے ہر شیطان اور زہریلے جانور اور ضرر پہنچانے والی ہر آنکھ کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔"

مریض کے پڑھنے کے لئے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان مرض کی حالت میں (اللہ تعالیٰ کو ان الفاظ میں) چالیس مرتبہ پکارے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔

ترجمہ: ''تیرے سوا کوئی معبود نہیں'' (اے اللہ) میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں۔ بے شک میں (گناہ کر کے اپنی جان پر) ظلم کرنے والوں میں سے ہوں'' اور پھر اسی مرض میں مرجائے تو اسے شہید کا ثواب دیا جائیگا اور اگر اچھا ہو گیا تو اس حال میں اچھا ہوگا کہ اسکے سب گناہ معاف ہو چکے ہونگے۔''

(مستدرک)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنے مرض میں یہ پڑھا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهٗ وَحْدَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ

وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

ترجمہ: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ تنہا ہے۔ اسکا کوئی شریک نہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گناہوں سے بچانے اور نیکیوں پر لگانے کی طاقت اللہ ہی کو ہے اور اسی مرض میں اس کو موت آگئی تو دوزخ کی آگ اسے نہ جلائیگی۔''

(حصن حصین عن الترمذی)

اگر زندگی سے عاجز آ جائے اور تکلیف کی وجہ سے جینا برا معلوم ہو تو موت کی تمنا اور دعا ہرگز نہ کرے اگر دعا مانگنا ہے تو یوں مانگے۔

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِیْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ مَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّیْ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: ''اے اللہ تو مجھے زندہ رکھ جب تک کہ زندگی میرے لئے بہتر ہو اور جب میرے لئے موت بہتر ہو تو مجھے اٹھا لیجیو۔''

جب موت قریب ہونے لگے تو یوں دعا کرے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰی (حصن حصین)

ترجمہ: ''اے اللہ! موت کی سختیوں کے مقابلہ میں میری مدد فرما۔''

فائدہ: موت کے وقت مرنے والے کا چہرہ قبلہ کی طرف کر دیا جائے اور جو مسلمان وہاں موجود ہو مرنے والے کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرلے، یعنی اس کے سامنے بلند آواز سے کلمہ پڑھے تاکہ وہ سن کر کلمہ پڑھ لے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو وہ داخل جنت ہوگا۔ (حصن حصین)

جاں کنی کے وقت حاضرین میں سے کوئی شخص سورۃ یٰسین پڑھ دے۔ (اس سے جاں کنی میں آسانی ہو جاتی ہے)۔ (حصن حصین مع الحاشیہ)

روح نکل جانے کے بعد میت کی آنکھیں بند کر کے یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْلَنَا وَلَهٗ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ

ترجمہ: ''اے اللہ اس کو بخش دے اور ہدایت یافتہ بندوں (میں شامل

کر) اس کا درجہ بلند فرما' انکے پسماندگان میں تو اس کا خلیفہ ہو جا اور اے رب العالمین ہمیں اور اسے بخش دے اور اس کی قبر کو کشادہ اور منور فرما۔''

یہ دعا حضور اقدس ﷺ نے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی موت کے بعد ان کی آنکھیں بند فرما کر پڑھی تھی اور فلاں کی جگہ ان کا نام لیا تھا۔ (مشکوٰۃ عن المسلم)

جب کوئی شخص کسی مسلمان کیلئے یہ دعا پڑھے تو فلاں کی جگہ اس کا نام لے اور نام سے پہلے زیر والا لام لگا دے۔

میت کے گھرانے کا ہر آدمی اپنے لئے یوں دعا کرے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً (حصن)

ترجمہ: ''اے اللہ! مجھے اور اسے بخش دے اور مجھے اس کا نعم البدل عطا فرما۔''

میت کو تختہ پر رکھتے ہوئے یا جنازہ اٹھاتے ہوئے بسم اللہ کہے۔

(ابن ابی شیبۃ موقوفاً عن ابن عمر رضی اللہ عنہ (حصن)

جب کسی کا بچہ فوت ہو جائے تو الحمد للہ اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو (حصن عن الترمذی)

جب کسی کی تعزیت کرے تو سلام کے بعد یوں سمجھائے

اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ

ترجمہ: ''بے شک جو اللہ نے لے لیا' وہ اسی کا ہے۔ اور جو اس نے دیا وہ اسی کا ہے۔ اور ہر ایک کا اسی کے پاس وقت مقرر ہے۔ (جو بے صبری یا کسی تدبیر سے بدل نہیں سکتا)۔ لہٰذا صبر کرنا چاہئے اور ثواب کی امید رکھنی چاہئے۔''

ان الفاظ کے ذریعہ حضور اقدس ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تسلی دی۔ (بخاری)

تمام اموات مسلمین و مسلمات کے لئے اور خاص کر اپنے والدین کے لئے دعاء مغفرت کیا کرے اس سے ان کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔

سفر کی ایک دعا

جب سفر پر روانہ ہو تو یہ دعا مانگے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ، وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ۔ اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا ھٰذَا السَّفَرَ وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَہٗ۔

ترجمہ: ”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اے اللہ! آپ ہی ہمارے سفر میں ہمارے ساتھی ہیں، اور آپ ہی ہمارے پیچھے ہمارے گھر والوں اور مال واولاد کے محافظ ہیں۔ اے اللہ! ہم آپ سے اپنے سفر میں نیکی اور تقویٰ کی توفیق مانگتے ہیں، اور ایسے عمل کی جس سے آپ راضی ہوں۔ اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقت سے، اور غم میں ڈالنے والے منظر سے، اور بری حالت میں گھر والوں اور مال واولاد کے پاس واپس لوٹنے سے۔ اے اللہ! ہمارے لئے اس سفر کو آسان کر دیجئے اور اس دوری کو ہمارے لئے لپیٹ دیجئے۔“

بُری عادات سے چھٹکارے کی دُعا

رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔ (القرآن)

فائدہ: ہر نماز کے بعد اس دعاء کو پڑھنے سے انشاء اللہ بُری عادات سے چھٹکارا مل جائے گا۔

عظمت اور جاہ و مرتبہ حاصل ہو

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ شَکُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَّفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ کَبِیْرًا۔ (مسند بزار)

فائدہ: اس دعا کے پڑھنے والے کو عظمت حاصل ہوگی اور انشاء اللہ اچھا جاہ و مرتبہ نصیب ہوگا۔

بخار اور سر درد کے لئے

بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔ (کتاب الدعاء)

فائدہ: حضور ﷺ صحابہ کرام ؓ کو بخار اور تمام قسم کے دردوں کے لئے مذکورہ دعا بتایا کرتے تھے۔

آنکھوں کی وبائی امراض سے نجات کے لئے

اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَارِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ۔ (الطبرانی)

فائدہ: حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی آنکھ دُکھتی ہو اس کو یہ دُعا پڑھنی چاہیے۔

ہدایت اور تقویٰ کے حصول کے لئے

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِالْھُدٰی وَنَقِّنِیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْ لِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی۔

فائدہ: ہدایت اور تقویٰ کے حصول کے لئے اتنی اہم دعا ہے کہ آپ ﷺ نے میدان عرفات میں مانگی تھی۔

نظر بد سے نجات کے لئے

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ حَرَّھَا وَبَرْدَھَا وَوَصَبَھَا۔

فائدہ: حضور ﷺ نے فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ بڑوں اور بچوں پر مذکورہ مسنون دعا پڑھ کر دم کریں تو انشاء اللہ نظر بد کے اثرات سے محفوظ رہیں گے۔

جو بچہ ہر وقت روتا رہتا ہے

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّۃٍ۔

فائدہ: جو بچہ کھانا پینا چھوڑ دے اور ہر وقت روتا رہے تو سات مرتبہ یہ دعا پڑھ کر دم کریں۔

سوتے میں بُرا خواب دیکھنے پر عمل

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنَ۔ (ابوداؤد)

فائدہ: جو شخص بُرا خواب دیکھے تو اپنی بائیں طرف تین مرتبہ ہلکا سا تھوک پھینکے اور کروٹ

بدل کر تین مرتبہ یہ دُعا پڑھ لے۔

اہل و عیال اور مال و متاع کی حفاظت کے لئے

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى دِيْنِيْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِيْ وَوَلَدِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ۔

فائدہ: حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے آنحضرت ﷺ سے نقل فرمایا ہے کہ مذکورہ دعا صبح و شام پڑھا کریں، تمام آفات اور مصائب سے محفوظ رہیں گے۔

دُعا کی قبولیت کے لئے عمل

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔

فائدہ: آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ آیت کریمہ پڑھے گا اس کی دُعا ضرور قبول ہوگی۔

خوشحالی نصیب ہو، تنگدستی دُور ہو

سُوْرَةُ الْحَمْدِ شَرِيْف۔

فائدہ: حضرت ابوہریرہؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص پڑھے گا اس سے تنگدستی دُور ہو جائے گی اور فراوانی اور خوشحالی آجائے گی یہاں تک کہ پڑوسیوں پر بھی خرچ کرے گا۔

ہر قسم کے امتحان میں کامیابی حاصل ہو

يَا عَلِيْمُ عَلِّمْنِيْ يَا خَبِيْرُ اَخْبِرْنِيْ۔

فائدہ: ہر قسم کے امتحانات میں کامیابی کے لئے فجر کی نماز کے بعد ۷۰ مرتبہ یہ دعا پڑھیں یہ مشائخ کا مجرب عمل ہے۔

محبت میں کامیابی کے لئے عمل

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ.

فائدہ: جو شخص دو رکعت نفل پڑھ کر یہ دعا مانگے گا اللہ تعالیٰ اُس کو جائز محبت میں کامیاب فرمائیں گے۔

برص، جنون اور کوڑھ سے حفاظت کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ۔ (جواھر البخاری)

فائدہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ (ان امراض سے نجات کے لئے) یہ دُعا مانگتے تھے۔

جملہ امراض قلب کے لئے

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ قُلُوْبًا اَوَّاهَةً مُّخْبِتَةً مُّنِيْبَةً فِیْ سَبِيْلِكَ.

(مستدرک حاکم)

فائدہ: دل کی روحانی اور جسمانی بیماریوں سے نجات کے لئے اس دُعا کا پڑھنا اکسیر ہے۔

گھر والوں کی نیک بختی کے لئے

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔ (القرآن)

فائدہ: گھر والوں کی نیک بختی اور اُن کے ساتھ خوشگوار تعلقات کے لئے یہ قرآنی دعا مانگا

کریں نیز اولاد کی اصلاح کے لئے مجرب عمل ہے۔

جب کوئی چیز گم ہو جائے

اَللّٰهُمَّ رَآدَّ الضَّآلَّةِ وَهَادِيَ الضَّلَالَةِ اَنْتَ تَهْدِيْ مِنَ الضَّلَالَةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَآلَّتِيْ بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَآئِكَ وَفَضْلِكَ۔

فائدہ: اگر کوئی چیز گم ہو جائے تو یہ دُعا مانگنا مسنون ہے۔ (حصن حصین)

حادثات سے بچنے کی مسنون دُعا

اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْا فَلَا تَكِلْنِيْٓ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ۔ (حصن حصین)

فائدہ: جب کسی حادثے کا خطرہ درپیش ہو تو یہ دُعا بار بار مانگنی چاہیے۔

جسمانی کمزوری سے نجات کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّ فِيْ رِضَاكَ ضَعْفِيْ وَخُذْ اِلَى الْخَيْرِ بِنَاصِيَتِيْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰى رِضَايَ۔ (کنز العمال)

فائدہ: حضرت بریدہؓ کو حضور ﷺ نے کمزوری سے نجات کے لئے یہ دُعا سکھلائی تھی۔

دودھ کی کمی ختم ہو جائے

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ۔ (القرآن)

فائدہ: آیت مبارکہ کو ۷ مرتبہ پڑھ کر نمک پر دم کریں اور ماش کی دال میں ملا کر کھائیں۔

فحش گوئی سے بچنے کی مسنون دُعا

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ۔ (الترمذی)

فائدہ: فحش گو آدمی استغفار کی کثرت کرے کیونکہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو فحش گوئی سے بچنے کے لئے استغفار کرنے کو فرمایا۔

قیامت کی رسوائی سے بچنے کی دعاء

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔ (القرآن)

فائدہ: قیامت کی رسوائی سے بچنے کی یہ مسنون دعاء ہے ہر نماز کے بعد مانگنی چاہیے۔

اسقاط حمل سے بچنے کی دُعا

أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ مَا فِيْ بَطْنِكِ۔ (ابن جوزی)

فائدہ: جس عورت کا حمل ساقط ہو جاتا ہو تو اس کا شوہر جب بھی اپنی بیوی سے جدا ہو تو یہ دعا پڑھا کرے۔

چار بلاؤں سے حفاظت کے لئے

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

فائدہ: حضور ﷺ نے فرمایا (اے قبیصہ) فجر کی نماز کے بعد تین مرتبہ یہ کلمات کہہ لیا کرو اللہ

تعالیٰ تمہیں جذام، جنون، اندھاپن اور فالج سے محفوظ رکھیں گے۔

ہر موذی مرض سے نجات کے لئے

اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ۔

(بخاری، مسلم، ترمذی)

فائدہ: آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ دعا سات مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کرے گا اللہ تعالیٰ اسے شفاء عطا فرمائیں گے۔

ذہنی خلفشار کو دور کرنے کے لئے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِیْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِیْ وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِیْ۔ (الدر المنثور)

فائدہ: اگر کسی کا ذہن ہر وقت سوچوں میں مصروف رہتا ہو اور اسے ذہنی پریشانی اور گھبراہٹ ہو تو اسے یہ دُعا پڑھنی چاہیے۔

ہدایت کی بقاء اور گمراہی سے بچنے کے لئے دُعا

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔

فائدہ: یہ دُعا ہدایت کی بقاء اور گمراہی سے بچنے کے لئے مانگتے رہنا چاہیے اور اس کے پڑھنے سے ایمان پر خاتمہ ہوگا۔

رات کی بے چینی سے بچنے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدَاَتِ الْعُيُوْنُ وَاَنْتَ حَیٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَاْخُذُكَ

سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَهْدِئْ لَيْلِيْ وَاَنِمْ عَيْنِيْ۔

فائدہ: حضرت زیدؓ کی طبیعت بے چینی کی وجہ سے پریشان رہتی تھی جس پر آپ ﷺ نے اُن کو یہ دعا سکھائی۔ جس سے بے خوابی دور ہوگئی۔ (ابن السنی)

ادائیگی قرض کی نبوی دعا

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

فائدہ: حضرت علیؓ نے ایک غلام کو یہ دعا سکھا کر فرمایا کہ یہ دعا آپ ﷺ نے ہمیں سکھائی تھی اگر جبل صبیر (پہاڑ) کے برابر بھی قرض ہوگا تو اللہ پاک ادا فرمادیں گے۔

مقدمات میں کامیابی کے لئے

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ۔

فائدہ: جو شخص چاہے کہ مقدمات کا فیصلہ اس کے حق میں ہو تو پیشی سے پہلے دو رکعت نفل پڑھ کر ۱۰ مرتبہ یہ دعا کرے۔

رہائی کے لئے حضرت جبرائیلؑ کی بتلائی ہوئی دعا

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ .... الخ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ (سورۃ التوبہ)

فائدہ: حضرت عوف بن مالکؓ کے صاحبزادے جو کہ قید میں تھے۔ آپ ﷺ نے اُن کو یہ دعا بتلائی وہ پڑھا کرتے چنانچہ ایک دن بیڑی ٹوٹ گئی اور وہ بھاگ آئے۔

دشمنان اسلام پر فتح حاصل ہو

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

فائدہ: اسلامی افواج لڑائی اور جنگ میں دشمنان اسلام پر فتح کے لئے اس دعا کا اہتمام رکھیں۔

غصہ دفع کرنے کی دعا

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

فائدہ: جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر کوئی غصہ کے وقت پڑھ لے تو اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔ (وہ یہی مذکورہ بالا دعا ہے)

سفر کی مسنون دُعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ۔ (مسلم، ترمذی)

فائدہ: سفر پر روانگی کے وقت یہ دعا پڑھنا مسنون ہے۔

حسن خاتمہ کے لئے مسنون دُعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ خَیْرَ عُمُرِیْ اٰخِرَہٗ وَخَیْرَ عَمَلِیْ خَوَاتِمَہٗ وَخَیْرَ اَیَّامِیْ یَوْمَ اَلْقَاكَ فِیْهِ یَا وَلِیَّ الْاِسْلَامِ وَاَھْلِهٖ ثَبِّتْنِیْ بِهٖ حَتّٰی اَلْقَاكَ۔

فائدہ: حسن خاتمہ جو کہ ہر چیز سے اہم ہے اس کے لئے یہ دعا بہترین دُعا ہے۔ (حصن حصین)

بینائی حاصل کرنے کی دعا

فَکَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ۔

فائدہ: نظر کو تیز کرنے کے لئے ہر نماز کے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھ کر انگلیوں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لے۔

کام کی درست سمت کا الہام ہوگا

اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ۔

فائدہ: جب کسی کام میں شک اور تردد ہو تو یہ دعا پڑھیں انشاء اللہ صحیح سمت کے تعین کا خیال دل میں ڈال دیا جائے گا۔

عافیت برائے اہل وعیال و مال متاع

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ۔

فائدہ: سب سے زیادہ پسندیدہ دعا عافیت کی دعا ہے حدیث پاک میں ایمان کے بعد سب سے بڑی چیز عافیت کو بتایا گیا ہے۔

عورتوں کے جملہ امراض کے لئے

اَللّٰھُمَّ اشْفِنِیْ بِشِفَآئِکَ وَدَاوِنِیْ بِدَوَآئِکَ وَعَافِنِیْ مِنْ بَلَآئِکَ۔

فائدہ: ہر قسم کے امراض کے لئے ہر وقت ورد کرتے رہیں انشاء اللہ ضرور شفاء ملے گی۔

نشہ آور اشیاء اور نفسانی خواہشات سے بچنے کے لئے

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّہٗ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ۔ (نسائی وحاکم)

فائدہ: حضور ﷺ بذات خود یہ دعاء بکثرت سے فرمایا کرتے تھے۔ لہٰذا موجودہ دور میں اس دعا کی کثرت کی جائے تاکہ ان اشیاء سے بچت ہو سکے۔

بخشش اور توبہ کے لئے مسنون دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔

فائدہ: رات سونے سے پہلے سات مرتبہ یہ دُعا پڑھ کر سونا چاہیے سارے دن کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

ظالم حکمرانوں اور دشمنوں سے نجات کے لئے

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا۔ (حصن حصین)

فائدہ: جس شخص کو کسی حکمران سے تکلیف پہنچے اور وہ خود کچھ نہ کر سکتا ہو تو یہ دُعا صبح و شام پڑھے انشاء اللہ راحت نصیب ہوگی اور ظالم دشمن برباد ہوگا۔

گھر بار میں راحت، سکون اور خوشی میسر آئے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ۔ (ابوداؤد و نسائی)

فائدہ: جس کسی کو گھر بار کی طرف سے پریشانیاں ہوں اُسے چاہیے کہ یہ دُعا پڑھے۔

اگر کسی کی سفارش کرے تو قبول ہو

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِمَّنْ تَوَكَّلَ عَلَيْكَ فَكَفَيْتَهٗ وَاسْتَهْدَاكَ فَهَدَيْتَهٗ وَاسْتَنْصَرَكَ فَنَصَرْتَهٗ۔ (کنز العمال)

فائدہ: اگر کسی کی سفارش کے لئے جانا پڑے تو دو نفل پڑھ کر یہ دُعا مانگ کر جائے انشاء اللہ سفارش قبول ہوگی۔

تجارت میں برکت کے لئے عمل

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ سُوْرَةُ النَّصْرِ سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ سُوْرَةُ الْفَلَقِ سُوْرَةُ النَّاسِ

فائدہ: آنحضرت ﷺ نے حضرت جبیرؓ کو یہ عمل تجارت میں برکت کے لئے بتایا تھا اور حضرت جبیرؓ فرماتے ہیں ان سورتوں کی برکت سے میں بہت مال دار ہو گیا۔ (مسند ابو یعلیٰ)

ملازمت اور عہدے میں بھلائی نصیب ہو

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ۔

فائدہ: حضرت عثمانؓ سے مروی ہے کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اپنے گھر سے کسی ارادے سے نکلے اور نکلتے وقت یہ دعا پڑھے تو اُسے بھلائی سے نہ نوازا جاتا ہو۔

ابلیس اور اس کے لشکر سے حفاظت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ ذِی الشَّاْنِ الْعَظِیْمِ الْبُرْهَانِ شَدِیْدِ السُّلْطَانِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ۔

فائدہ: حضور ﷺ سے مروی ہے کہ جو شخص دن رات کے شروع حصہ میں یہ دعا پڑھ لے اللہ تعالیٰ اس کو ابلیس اور اس کے لشکر سے حفاظت میں رکھے گا۔

آپس کی رنجشوں کو دور کرنے کے لئے

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔

فائدہ: ہر نماز کے بعد کم از کم تین مرتبہ یہ دعا ضرور مانگنی چاہیے اس سے گھر میں آپس کی رنجشیں دور ہو جاتی ہیں۔

مالی فراوانی کے لئے

اَللّٰهُمَّ اَغْنِنَا بِفَضْلِكَ عَنْ مَّنْ سِوَاكَ ۔ (ترمذی)

فائدہ: صبح و شام ۱۰۰ مرتبہ پڑھنے سے مالی تنگی ختم ہو جائے گی اور فراوانی نصیب ہوگی۔

بیوی سے محبت بڑھانے کے لئے

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ قَلِّبْ قَلْبَهَا عَلٰی مُحَبَّتِیْ ۔

فائدہ: مشائخ کا مجرب عمل ہے کہ بیوی سے محبت بڑھانے کے لئے اس دعا کو بکثرت پڑھیں۔

تمام نقصان دہ اشیاء سے حفاظت کے لئے

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔

فائدہ: آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح و شام ۳،۳ مرتبہ مذکورہ بالا دعا پڑھے گا اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

تمام اندرونی بیماریوں کے لئے مسنون دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِیْ خَیْرًا مِّنْ عَلَانِیَتِیْ وَاجْعَلْ عَلَانِیَتِیْ صَالِحَةً ۔

فائدہ: پیٹ کی ہر قسم کی بیماری کے لئے بلکہ ظاہر و باطن کی جملہ بیماریوں کے لئے بہترین دعا ہے ہر نماز کے بعد پڑھیں۔

اہم معاملہ پیش آنے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عمل

اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

فائدہ: حضرت عمر فاروقؓ کو جب کوئی اہم معاملہ پیش آتا تو درج بالا دعا فرماتے جس سے معاملہ حل ہو جاتا۔ (الدعاء)

غم ورنج سے محفوظ رہنے کی مسنون دعا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْقٰى وَيَفْنٰى كُلُّ شَيْءٍ۔ (مجمع)

فائدہ: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ دعا پڑھے گا غم ورنج سے محفوظ رہے گا۔ (مجمع)

عمر صحت وعافیت اور برکت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضٰى بِالْقَدَرِ۔ (ترمذی شریف)

فائدہ: ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگنی چاہیے ان شاء اللہ تمام عمر صحت وعافیت سے گزرے گی اور عمر میں برکت نصیب ہوگی۔

مختصر دعائے استخارہ

اَللّٰھُمَّ خِرْ لِیْ وَاخْتَرْ لِیْ۔

فائدہ: اچانک کسی کام میں فیصلہ کرنے کا موقع آجائے کہ دو رکعت پڑھنے کا وقت بھی نہ ہو تو ایسے موقع پر آپ ﷺ نے یہ دعا تلقین فرمائی ہے۔

فضائل وفوائدِ منزل

نقش وتعویذات کے مقابلہ میں آیات قرآنیہ اور وہ دعائیں جو حدیث پاک میں وارد ہوئی ہیں یقیناً بہت زیادہ مفید اور موثر ہیں۔ عملیات میں انہیں چیزوں کا اہتمام کرنا چاہئے۔

فخر الرسل ﷺ نے دینی یا دنیاوی کوئی حاجت اور غرض ایسی نہیں چھوڑی جس کے لئے دعا کا طریقہ نہ تعلیم فرمایا ہو۔ اسی طرح بعض مخصوص آیات کا مخصوص مقاصد کے لئے پڑھنا مشائخ کے تجربات سے ثابت ہے۔

یہ "منزل" آسیب، سحر اور بعض دوسرے خطرات سے حفاظت کے لئے ایک مجرب عمل ہے۔ یہ آیات کسی قدر کمی بیشی کے ساتھ "القول الجمیل" اور "بہشتی زیور" میں بھی لکھی ہیں۔ "القول الجمیل" میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ ۳۳ آیات ہیں جو جادو کے اثر کو دفع کرتی ہیں اور شیاطین اور چوروں اور درندے جانوروں سے پناہ ہو جاتی ہے۔"

"اور بہشتی زیور" میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ

"اگر کسی پر آسیب کا شبہ ہو تو آیات ذیل لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں اور پانی پر دم کر کے مریض پر چھڑک دیں اور اگر گھر میں اثر ہو تو ان آیات کو پانی پر پڑھ کر گھر کے چاروں گوشوں میں چھڑک دیں۔"

ہمارے گھر کی مستورات کو یہ مشکل پیش آتی کہ جب وہ کسی مریضہ کے لئے اس منزل کو تجویز کرتیں تو اصل کتاب میں نشان لگا کر یا نقل کرا کر دینی پڑتی تھیں اس لئے خیال ہوا کہ اگر اس کو علیحدہ مستقل طبع کرا دیا جائے تو سہولت ہو جائے گی۔ یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ عملیات اور دعاؤں میں زیادہ دخل پڑھنے والے کی توجہ اور یکسوئی کو ہوتا ہے۔ جتنی توجہ

اور عقیدت سے دعا پڑھی جائے اتنی ہی مؤثر ہوتی ہے۔ اللہ کے نام اور اس کے پاک کلام میں بڑی برکت ہے۔ واللہ الموفق۔ فقط

بندہ محمد طلحہ کاندھلوی

ابن حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث

مَنْزِل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿۳﴾ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ﴿۴﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ؕ﴿۷﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۚۖۛ فِيْهِ ۚۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ﴿۳﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ؕ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾

وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۳﴾

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ

اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا

يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾ لَآ

اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ

بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى

لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ

اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ

اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ

الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ

بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ

مِّنْ رُّسُلِهٖ ۚ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۚ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ۗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۖ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۗ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۗ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ ۖ وَتُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَىِّ ۖ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ۗ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ

وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۵۴ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝۵۵ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ

اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ

الْمُحْسِنِيْنَ ۝۵۶

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۭ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاۗءُ

الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ

سَبِيْلًا ۝۱۱۰ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ

فِى الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝۱۱۱

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝۱۱۵

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ

الْكَرِيْمِ ۝۱۱۶ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ

بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝۱۱۷

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝۱۱۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالصّٰۗفّٰتِ صَفًّا ۝۱ۙ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝۲ۙ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝۳ۙ

اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝۴ۭ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ

الْمَشَارِقِ ۝۵ۭ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِۨ الْكَوَاكِبِ ۝۶ۙ وَحِفْظًا

مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿٧﴾ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ
مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿٨﴾ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿٩﴾ اِلَّا مَنْ خَطِفَ
الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿١٠﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ
مَّنْ خَلَقْنَا ۗ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ﴿١١﴾

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۗ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿٣٣﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٤﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ
فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿٣٥﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٦﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ
السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٨﴾
فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿٣٩﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٠﴾

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا
مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۗ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿٢٢﴾
هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ
الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۗ سُبْحٰنَ اللّٰهِ

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ اُوْحِىَ اِلَىَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿۱﴾ يَّهْدِىْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ﴿۲﴾ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ﴿۳﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿۴﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱﴾ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲﴾ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿۳﴾ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ﴿۴﴾ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿۵﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِىَ دِيْنِ ﴿۶﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿۲﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا

وَقَبَ ﴿٣﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ﴿٤﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ﴿٥﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿١﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿٢﴾ إِلٰهِ النَّاسِ ﴿٣﴾
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۥ الْخَنَّاسِ ﴿٤﴾ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ
صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿٥﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿٦﴾

آیاتِ منجیات

علامہ ابن سیرینؒ کے ذریعے سے تجربہ کے ساتھ مصیبت و غم کو دور کرنے والی سات آیتیں جو منجیات کے نام سے معروف ہیں، وہ یہ ہیں:

ہر آیت مع بسم اللہ پڑھنی چاہئے۔

قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَآ اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰـنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ

وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ یُّرِدْكَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ یُصِیْبُ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ

اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّیْ وَرَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

وَكَاَیِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اَللّٰهُ یَرْزُقُهَا وَاِیَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا

يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ ۚ

قُلْ أَفَرَءَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللّٰهُ

بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ

مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهِ ۚ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ

جنات سے حفاظت کی دعا

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝

آیت الکرسی شیاطین اور جنات سے بچنے کے لئے بہت مفید ہے جو شخص روزانہ ہر نماز کے بعد ایک بار پڑھے وہ انشاء اللہ ہمیشہ شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔ جس جگہ یا مکان پر جنات کا بسیرا ہو تو وہاں سے ان کو خارج کرنے کے لئے اس کا ورد ۳۱۰۰ مرتبہ بہت مفید ہے انشاء اللہ تعداد پوری ہوتے ہی جنات چلے جائیں گے اس کے علاوہ جنات کے حملے سے بچنے کے لئے اس کا کثرت سے ورد بہت مفید ہے۔ جب کوئی شخص کسی جنگل یا ویرانے سے گزرے اور اس کی تلاوت کرتا جائے تو انشاء اللہ باہر کی ناری مخلوق اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ حصولِ روحانیت کے لئے بھی اس کا پڑھنا بہت مفید ہے۔ کیونکہ ستر ہزار ملائکہ اس کے پیچھے پابند ہیں۔

آسیب دُور کرنے کی دُعا

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ

ناری مخلوق بعض اوقات انسانوں کو اپنے غلبے میں لے لیتی ہے یعنی کسی بچے یا لڑکی یا شخص کو اپنا آپ دکھا کر ڈراتے ہیں۔ جسے آسیب کہا جاتا ہے۔ آسیب کے اثرات بہت بُرے ہوتے ہیں۔ ناری مخلوق انسان کو ذہنی طور پر مفلوج کرنے کی کوشش کرتی ہے، لہٰذا ایسے حالات میں اگر اللہ تعالیٰ کا کلام پڑھا جائے تو انشاء اللہ اس کے اثرات ختم ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ آسیب دور کرنے کے لئے مندرجہ ذیل آیت بہت اکسیر ہے۔ ان آیات کا عمل کوئی نیک شخص کر سکتا ہے۔ سات مرتبہ ان آیات کو پڑھ کر آسیب زدہ شخص کا نام لے کر اللہ کے حضور آسیب دور کرنے کی دعا کر دی جائے تو انشاء اللہ آسیب اسی وقت دور ہو جائے گا۔

جادُو سے بچنے کی دُعا

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝

چند اہم ہدایات

صبح صادق کا جو وقت نقشہ میں دیا گیا ہے سحری کھانا تو اس پر ختم کر دیں، البتہ اذان فجر اس کے دس منٹ بعد دینے میں احتیاط ہے۔

◎ ابر کی حالت میں اوقاتِ نماز میں چند منٹ کی احتیاط مناسب ہے۔ ◎ مسافر اگر ظہر، عصر اور عشاء اکیلا پڑھے تو دو رکعت ادا کرے، اگر مقیم امام کے پیچھے پڑھے تو امام کی اتباع میں مکمل نماز ادا کرے۔ فجر، مغرب اور وتر کی نماز میں کوئی کمی نہیں ہے، مکمل ادا کرے۔ مسافر کے لئے سنتوں کا یہ حکم ہے کہ اگر جلدی ہو تو فجر کی سنتوں کے سوا دوسری سنتیں چھوڑنا درست ہے۔ اگر جلدی نہ ہو اور نہ ساتھیوں سے رہ جانے کا ڈر ہو تو نہ چھوڑے اور سنتیں سفر میں پوری پوری پڑھے۔ ان میں کمی نہیں۔ عشاء کا وقت صبح صادق تک ہے جیسا کہ نقشہ میں لکھا گیا، لیکن بلا عذر آدھی رات کے بعد عشاء کی نماز ادا کرنے سے مکروہ ہو جاتی ہے اور ثواب کم ملتا ہے، گو نماز ادا ہو جاتی ہے، قضا نہیں ہوتی۔ (در مختار و شامیہ)

پسند فرمودہ

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف ہالیجوی صاحب
(مفتی واستاذ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن)

حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل
(مفتی وامام جامعہ فاروقیہ کراچی)

حضرت مولانا زکریا صاحب زید مجدھم
(مہتمم مدرسہ عربیہ مریم مسجد آدم جی نگر کراچی)

حضرت مولانا مفتی عبدالباری صاحب
(رفیق دارالافتاء جامعہ فاروقیہ)

حضرت مولانا عبدالستار صاحب
(خطیب بیت السلام مسجد ڈیفنس کراچی)

مکتبہ الیاس 0321-2069945